خاتمہ کتاب

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب تک جس قدر مسائل میں دیو بندی اختلاف کرتے ہیں ان کی تحقیق کردی گئی۔ لیکن ان مسائل مذکورہ میں بہت سے مسائل وہ ہیں جن پر ایمان کا دارومدار نہیں صرف کراہت اور استحباب میں ہی اختلاف ہے جن مسائل کی بناء پر عرب وعجم کے علماء نے دیو بندیوں کو کافر کہا وہ ان کے خلاف اسلامی عقائد ہیں۔ ہم مسلمانوں کی واقفیت کے لئے ان عقائد کی فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی بیان کرتے ہیں۔ اور ہم نے اس فہرست میں اُن کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں چھپا ہوا موجود ہے اگر کوئی صاحب غلط ثابت کریں تو وہ انعام کے مستحق ہیں بعض صاحبوں کا اسرار تھا کہ ان عقائد باطلہ کی تردید بھی کردی جاوے مگر اس وقت کاغذ دستیاب نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہم ان شاء اللہ عزّ وجل اس کتاب کی دوسری جلد تیار کریں گے جس میں ان عقائد سے ہی بحث ہوگی۔ فی الحال صرف فہرست پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (مسئلہ امکان کذب) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی جہد المقل مصنفہ محمود حسن صاحب۔	جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا (قرآن کریم) نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن لہٰذا خدا کے لئے سکنا کہنا بے دینی ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرلے۔ کسی ولی نبی جن فرشتے بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی)	خدائے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے اس کا علم اسکی صفت ہے اور واجب ہے جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے یہ کفر ہے خدا کے صفات خدا کے اختیار میں نہیں وہ واجب ہیں نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کیئے۔ (قرآن کریم)
(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیّت سے پاک ماننا بدعت ہے۔ (ایضاح الحق مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی)	خدائے قدوس جگہ اور زمانہ اور ترکیب وماہیت سے پاک ہے نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے نہ اس کی عمر ہے نہ وہ اجزاء سے بنا ہے اُس کو دیو بندیوں نے بھی بےخبری میں کفر لکھ دیا (کتب علم کلام)
(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔ جب بندے اچھے یا برے کام کرلیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔ بلغۃ الحیر ان صفحہ ۵۷ زیر آیت اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا كُلٌّ " فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (مصنفہ مولوی حسین علی صاحب بچھرانوالہ شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کے لئے کسی چیز سے اس کو بے علم مانے بے دین ہے۔ (عام کتب عقائد) دیو بندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے۔
(۵) خاتم النّبیین کے معنیٰ یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں لیکن یہ معنیٰ ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی لہٰذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجاویں تو بھی خاتمیّت میں فرق نہ آویگا۔ (تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیو بند)	خاتم النّبیین کے یہی معنیٰ ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، مراقی، مذاقی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنیٰ پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی معنیٰ حدیث نے بیان فرمائے جو اس معنیٰ کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے قادیانی اور دیو بندی)

(۶) اعمال میں بظاہر اُمتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیو بند)	کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی وعملی میں نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جَو خیرات کرنا ہمارے صدہا من سونا خیرات کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حدیث)
(۷) حضور علیہ السلام کا مثل ونظیر ممکن ہے۔ (یکروزی مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)	رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اور اُس کے محبوب بے مثل بندے وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ ہیں۔ ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی)
(۸) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی)	حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اور اگر بہ نیت حقارت ہو تو کفر ہے۔ (قرآن کریم) یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔ نسبت خود بہ سگت کردم وبس منفعلم زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی است
(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)	جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔ (دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الٰہی میں بڑے عالم ہیں۔
(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں، جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)	حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو ادنےٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا اُن کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔
(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیو بند سے آ گیا۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)	رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔
(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب)	رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا پھر فرماتا ہے اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار سے ذلیل ہے۔
(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی)	جن نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نا مقبول ہے اسی لیئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔ وہ بھی کوئی نماز ہے یا رب نہ ہو نماز ہو۔ (دیکھو بحث حاضر وناظر)

یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسے القابات سے نوازا گیا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو حکومت کا طلب کار اور غلطی پر لکھا ہے۔
(رشید ابن رشید، مصنف ابو یزید محمد دین دیوبندی مطبوعہ لاہور)

نوٹ:۔ بانی جماعت اسلامی مولانا مودودی سمیت بڑے بڑے وہابی دیوبندی مولویوں نے رسوائے زمانہ کتاب کی تصدیق کی ہے اور اس کتاب پر ان کے دستخط موجود ہیں۔

حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو پانچ لاکھ نقد اور عمرہ کا ٹکٹ دیا جائے گا۔

یہ چند گستاخانہ عقائد بطور نمونہ آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے علمائے اہلسنت کی مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ ضرور کریں۔ (۱) زلزلہ، (۲) تبلیغی جماعت، (۳) وھابی مذہب، (۴) دیوبندی مذہب، (۵) جاء الحق۔

''اے غیرت ایمانی رکھنے والے مسلمان بھائیو! تھوڑی دیر کیلئے اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ اپنے ضمیر سے پوچھو کہ جو لوگ ''اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ جیسے قبیح فعل کی نسبت کرتے نہ شرمائیں، نماز میں نبی پاک ﷺ کی طرف توجہ کو بیل گدھے کے خیال سے بھی برا بتائیں، نبی پاک ﷺ کے علم کو جانوروں جیسا اور ان کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہیں، تمام نبیوں، ولیوں کو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر سمجھیں، یزید پلید کو حق پر اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلطی پر کہیں ایسے لوگ لاکھ کلمہ پڑھیں، تبلیغ کریں، کیا مسلمانوں کے راہنما بن سکتے ہیں؟ اس وقت تک کوئی چیز قابل قبول نہیں ہوگی۔ جب تک ایسے گندے عقیدے سے توبہ نہ کریں اور مذکورہ گستاخ مولویوں سے اپنی براۃ ظاہر نہ کریں۔ اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ایسے لوگ کون ہو سکتے ہیں تو ملاحظہ ہوں عقائد باطلہ رکھنے والے لوگوں کے معروف گروہ **(۱) وہابی اہلحدیث، (۲) جماعۃ الدعوہ، (۳) دیوبندی تبلیغی جماعت (۴) جمیعت علمائے اسلام، (۵) ملت اسلامیہ (سابقہ سپاہ صحابہ) (۷) تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار) (۸) جماعت المسلمین۔**

اب اگر آپ یہ سمجھیں کہ یہ لوگ تو ایسا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ یہ ہی تو اسلام کے بڑے نام لیوا ہیں تو پھر ان مذکورہ بالا جماعتوں کے کسی معتبر فرد سے پوچھیں کہ پیچھے بیان کئے گئے گستاخانہ عقائد والی کتابوں میں مذکورہ عقائد کو کفریہ سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر وہ ان کو عمدہ اور اپنی کتابیں قرار دیں تو پھر ان سے بچنا اور اپنا ایمان بچانا ضروری ہے۔

ہے مگر کوئی ملقب ہوتا ہے تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ ملقب ہوتا ہے۔
مرزا جان جاناں صاحبؒ، اور غلام علی صاحبؒ، اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ
اور شاہ عبدالعزیز صاحبؒ چاروں صاحب جامع بین الفقر والعلم تھے
پر مرزا صاحبؒ اور شاہ غلام علی صاحبؒ تو فقیری میں مشہور ہوئے۔ اور شاہ
ولی اللہ صاحبؒ اور شاہ عبدالعزیز صاحبؒ علم میں۔ وجہ اس کی یہی ہوئی
کہ ان کے علم پر ان کی فقیری غالب تھی اور ان کی فقیری پر ان کا علم اگرچہ
ان کے علم سے ان کا علم، یا ان کی فقیری سے ان کی فقیری کم نہ ہو سو انبیاء
میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ ان کا عمل اور ہمت اور قوت اوروں
کے عمل، قوت اور ہمت سے غالب ہو، بہر حال علم میں انبیاء اوروں سے
ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہی ہے جیسا کہ مصداق
صدیقیت بھی وہ کمال علمی ہے۔ چنانچہ لفظ نبأ اور صدق بھی جو ماخذ
اوصاف مذکور ہے اس بات پر شاہد ہے نبأ خود خبر کو کہتے ہیں جو اقسام
علوم یا معلوم میں سے ہے۔ اور صدق اوصاف علم میں سے۔ پر نبوت
اور صدیقیت میں وہی فرق فاعلیت و قابلیت ہے جو آفتاب و آئینہ میں
وقت تقابل معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ حدیث مرفوع قولی جس کا یہ

اور صالحین کو مجمع العمل اور قابل خیال فرمایئے۔ دلیل اس دعوے کی یہ ہے
کہ انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات
بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور اگر قوت عملی اور
ہمت میں انبیاء امتیوں سے زیادہ بھی ہوں تو یہ معنی ہوئے کہ مقام شہادت
اور وصف شہادت بھی ان کو حاصل ہے مگر کوئی ملقب ہوتا ہے تو اپنے
اوصاف غالبہ کے ساتھ ملقب ہوتا ہے۔ مرزا جان جاناں صاحبؒ، اور غلام
علی صاحبؒ، اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور شاہ عبدالعزیز صاحبؒ چاروں
صاحب جامع بین الفقر والعلم تھے پر مرزا صاحبؒ اور شاہ غلام علیؒ صاحب
تو فقیری میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز
صاحب علم میں۔ وجہ اس کی یہی ہوئی کہ ان کے علم پر ان کی فقیری غالب
تھی اور ان کی فقیری پر ان کا علم اگرچہ ان کے علم سے ان کا علم، یا ان کی
فقیری سے ان کی فقیری کم نہ ہو سو انبیاء میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگر
چہ ان کا عمل اور ہمت اور قوت اوروں کے عمل، قوت اور ہمت سے غالب
ہو، بہر حال علم میں انبیاء اوروں سے ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ

باب چہارم

’’ولادت باسعادت‘‘

تاریخ ولادت

حضرت والا کی ولادت باسعادت ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ کو چہار شنبہ کے دن بوقت صبح صادق واقع ہوئی حسن اتفاق سے امسال دوران تحریر سوانح ہذا بھی ۵۔ ربیع الثانی چہار شنبہ ہی کے دن واقع ہوئی ہے اور تاریخ مذکور میں سن شریف کے ۷۳ سال بحمد اللہ پورے ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب سوانح کو غیر معمولی طویل عمر باایں ہمہ فیوض و برکات ظاہری و باطنی بصحت و عافیت دائمی عطا فرمائے۔ اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ پر سایہ عاطفت کو تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

مادۂ تاریخ

کسی نے مادہ تاریخ ’’کرم عظیم‘‘ ’’۱۲۸۰‘‘ خوب نکالا ہے جو بالکل مطابق واقع کے ہے کیونکہ حضرت حکیم الامت کی ذات بابرکات کا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ کے لیے اللہ تعالیٰ کا کرم عظیم ہونا اظہر من الشمس ہے۔

جائے پیدائش

حضرت والا کی ولادت باسعادت ننہال کے اس مکان میں ہوئی جو محلہ خیل میں ہے اور جواب پیر جی شوکت علی صاحب مرحوم کی اولاد کے حصہ میں ہے۔

ولادت مبارکہ کا واقعہ

حضرت والا کی ولادت باسعادت کا واقعہ نہایت عجیب و غریب ہے جو خاندان میں اسی وقت سے مشہور چلا آ رہا ہے اور جس کو خود حضرت والا نے اپنے بزرگوں اور حاضرین واقعہ

سے سن کر قلمبند بھی فرمالیا ہے۔ (ملاحظہ ہو مقدمہ حسام عبرت) وہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت والا کے والد ماجد کو مرض خارشت ہو گیا تھا اور اس قدر شدید تھا کہ کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ کسی ڈاکٹر نے کہا کہ اس مرض کی ایک دوا اکسیر ہے مگر وہ قاطع النسل ہے چونکہ والد صاحب مرض سے بہت تنگ آ گئے تھے اس لیے انہوں نے اس دوا کا استعمال یہ کہہ کر کرلیا کہ بلا سے اولاد نہ ہو بقاء نوعی سے بقاء شخصی مقدم ہے۔ والدہ صاحبہ کو جب یہ معلوم ہوا تو بہت پریشان ہوئیں کیونکہ اس وقت تک کوئی نرینہ اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ شدہ شدہ یہ خبر نانی صاحبہ کو بھی پہنچ گئی ان کو بھی بڑی پریشانی ہوئی۔ انہوں نے حضرت حافظ غلام مرتضٰی صاحب مجذوب پانی پتیؒ سے (جو اتفاق سے نانا صاحب کے تعلقات سابقہ کی وجہ سے تشریف لائے ہوئے تھے) شکایت کی کہ حضرت میری اس لڑکی کے لڑکے زندہ نہیں رہتے۔ حافظ صاحب نے بطریق معما فرمایا کہ عمر و علی کی کشاکشی میں مرجاتے ہیں۔ اب کی بار علی کے سپرد کر دینا زندہ رہے گا۔ اس مجذوبانہ معما کو کوئی نہ سمجھا لیکن والدہ صاحبہ نے اپنی فہم خداداد اور نور فراست سے اس کو حل کیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ لڑکوں کے باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی اور اب تک جو نام رکھے گئے وہ باپ کے نام پر رکھے گئے یعنی فضل حق وغیرہ اب کی بار جو لڑکا ہو اس کا نام ننہال کے ناموں کے مطابق رکھا جائے۔ جس کے آخر میں علی ہو۔ حافظ صاحبؒ یہ سن کر ہنسے اور فرمایا کہ واقعی میرا یہی مطلب ہے یہ لڑکی بڑی عقلمند معلوم ہوتی ہے۔ پھر فرمایا کہ انشاء اللہ اس کے دو لڑکے ہوں گے اور زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا دوسرے کا اکبر علی خاں۔ نام لیتے وقت خاں اپنی طرف سے جوش میں آ کر بڑھا دیا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت کیا وہ پٹھان ہوں گے؟ فرمایا نہیں اشرف علی اور اکبر علی نام رکھنا۔ یہ بھی فرمایا کہ دونوں صاحب نصیب ہوں گے۔ یہ بھی فرمایا کہ ایک میرا ہوگا وہ مولوی ہوگا اور حافظ ہوگا اور دوسرا دنیادار ہوگا۔ چنانچہ یہ سب پیشین گوئیاں حرف بحرف راست نکلیں۔ حضرت والا فرمایا کرتے ہیں کہ یہ جو میں کبھی اکھڑی اکھڑی باتیں کرنے لگتا ہوں ان ہی مجذوب صاحب کی روحانی توجہ کا اثر ہے جن کی دعا سے میں پیدا ہوا ہوں کیونکہ طبیعت مجذوبوں کی طرح آزاد ہے الجھی ہوئی باتوں کی متحمل نہیں۔

اور اگر یہ شخص آپ کی تجویز کی لِم (علت) بھی نہ سمجھیگا تب بھی جیسا کہ لوازم اعتقاد سے ہے . یہ کہیگا ؎

آنکہ از حق یابد او وحی و خطاب	ہر چہ فرماید بود عین صواب
آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست	نائب است و دست او دست خداست
ہمچو اسمٰعیل پیشش سر بنہ	شاد و خنداں پیش تیغش جان بدہ

سلہ جو بات ہمارے دل میں ہے آپ اسکو بیان کرنیوالے ہیں اور مصیبت زدہ کے آپ دستگیر ہیں
سٹہ آپ کو مرحبا! اے برگزیدہ و پسندیدہ! اگر آپ غائب ہوں تو موت آجائے اور دنیا تنگ و تاریک ہوجائے سٹہ آپ لوگوں کے مددگار و خیر خواہ ہیں. جو آپ کی طرف رغبت نہیں کرتا ۔ وہ ہلاک ہوجائیگا سٹہ جس ذات کو حق تعالیٰ کی جانب سے وحی و خطاب ہوتا ہے وہ جو کچھ فرمائے بالکل ٹھیک ہوگا ہے سٹہ جو جان دینے والا ہے. وہ اگر مار ڈالے تو جائز ہے جب اللہ تعالیٰ کیلئے یہ فعل جائز ہے یا در فعل جائز کو کبھی خود کیا کرتے ہیں کبھی نائب سے کراتے ہیں) اور آپ نائب ہیں خدا کے سو آپ کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے سٹہ اسمٰعیل کیطرح آپکے

حیوٰۃ المسلمین

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

جو کوئی نیک کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ صاحب ایمان ہو
تو ہم اُس شخص کو دُنیا میں بالُطف زندگی دینگے

حیوٰۃ المسلمین

مُصنّفہ

حکیم الامت مجدد الملۃ مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مکتبہ تحفظ ختم نبوت بندر روڈ کراچی

حتمی فیصلے تک پہنچنے کیلئے یہ غور فرمائیں ۔ کہ اگر آپ کو معلوم ہو کہ فلاں دودھ فروش بہت خالص دودھ بیچتا ہے تو یقیناً آپ اسی سے دودھ خریدیں گے لیکن اگر آپ وہاں دیکھیں کہ دودھ فروش اپنے شاندار دودھ میں چند قطرے پلیدی کے بھی ڈال رہا ہے ۔ تو یقیناً آپ اس سے دودھ ہرگز نہیں خریدیں گے ۔۔ تو یوں ہی سمجھیں کہ یہ لوگ بے شک نام قرآن وحدیث کی تبلیغ اور خدمت دین کا لیتے ہیں لیکن اس میں گستاخیوں کی نجاست بھی ڈال دیتے ہیں ۔ لہٰذا ایمان کی حفاظت کیلئے ان سے بچنا ضروری ہے اور ایسے ایمان کے چوروں کو اپنا امام بنانا اور ان کی تقریریں اور تبلیغیں سننا ہرگز جائز نہیں ۔

خصوصاً منافقین ۔ گروہ **تبلیغی جماعت** کو اپنی مساجد میں ہرگز ہرگز ٹھہرنے کی اجازت نہ دیں اور نہ ہی ان کے ساتھ چلہ لگانے کا ارادہ کریں ۔ حقیقت میں تبلیغی جماعت والے مذکورہ عقائد باطلہ کو عام کر رہے ہیں ۔

تبلیغی جماعت کا دھوکہ اور فریب تبلیغی جماعت والے آپ کو پھنسانے کیلئے کہہ دیتے ہیں ۔ کہ ہم سنی ہیں یا رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں ۔ غوث پاک کو مانتے ہیں ۔ درباروں پر جاتے ہیں ۔ محفل میلاد کرتے ہیں اور مذکورہ گستاخ مولویوں کے بارے میں بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں جانتے حقیقت میں ان کو سب علم ہوتا ہے صرف اپنی منافقت چھپانے کیلئے جھوٹ بول دیتے ہیں ۔

جھوٹ کا علاج ان سے کہیں کہ اگر تم جھوٹ بولو تو تمہاری بیوی کو طلاق : دیکھنا پھر جھوٹ نہیں بولیں گے ۔

اے اہل سنت اہل محبت آؤ ہمارے ساتھ چلو
دل میں لیکر شوق شہادت آؤ ہمارے ساتھ چلو

مطالبہ

اگر آپ کے ضمیر نے ایمان کے چوروں کو سمجھ لیا ہے تو آیئے مل کر حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان گندے عقیدے والی کتابوں کی اشاعت پر پابندی لگائے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائد باطلہ سے محفوظ فرمائے ۔ (آمین)

الداعی الی حفاظۃ الایمان

"سنی تحریک" لاہور سٹی

گستاخی نمبر 5

انبیاء واولیاء ذرہ ناچیز سے بھی کم تر۔

(سب انبیاء واولیاء اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص 56، در مطبع فاروقی، دہلی)

گستاخی نمبر 6

نبی علیہ السلام کو پاگلوں اور جانوروں جیسا علم ہے۔

"کل علم تو آپ ﷺ کو ہے ہی نہیں؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے (یعنی اس میں آپ کی کون سی شان ہے) ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی ص 13 قدیمی کتب خانہ، کراچی)

گستاخی نمبر 7

نبی کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔

شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین (ساری زمین کا علم) کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کا یہ علم وسعت نص (قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ فخر عالم ﷺ کے علم کیلئے کوئی ثبوت نہیں۔

(براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ورشید احمد گنگوہی ص 55 دار الاشاعت کراچی)

گستاخی نمبر 8

ذکر شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محرم کی سبیل حرام ہے۔

"محرم میں ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا، دودھ پلانا، سب نادرست اور تشبہ روافض (شیعہ) کی وجہ سے حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ مولوی رشید گنگوہی دیوبندی ص 139 مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

گستاخی نمبر 9

شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ غلطی پر تھے۔

"رشید ابن رشید (نامی کتاب) میں یزید پلید کو (امیر المؤمنین حضرت سیدنا

حفظ الایمان

مع

بسط البنان وتغییر العنوان

(مصنفہ)

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحبؒ

(ناشر)

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ - کراچی ۱

تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہو گا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنیٰ مالک اور معبود بمعنیٰ مطاع کہنا بھی درست ہو گا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویلِ خاص سے جائز ہو گا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہو گی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں۔ پس اگر اپنے ذہن میں معنیٰ ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ، عالم الغیب نہیں۔ (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے؟ اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام تر بے ہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شریعت کیا ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا [پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے] کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبویہ سے کب ہو سکتا ہے۔ اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید احمد شہیدؒ

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ

ترجمہ

مولانا محمد اکرم بی اے جامعی

اسلامی اکیڈمی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

قال صلی اللہ علیہ وسلم - اذا آخی الرجلُ الرجلَ فلیسأله عن اسمه و اسم ابیه
و ممن هو فانه اوصل للمودة - رواہ الترمذی

چوں حدیث موصوف دال است بر مدخلیت معرفت احوال
مومن محبوب بہ استحکام تعلقات قلوب - و جماعتے از صلحاء وقت منجمع
بودند بہ محبت حضرت حکیم الامت مجدد الملت قطب الارشاد
شیخ المشائخ مرشد العالم مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی حنفی چشتی
صابری، امدادی سلمہ اللہ علام الغیوب - بنا بر مصلحت مذکورہ رسالہ
ملقب بلقب تاریخی سیرت اشرف زمانہ ۱۳۵۲ھ

مسمّٰی بہ

حصّہ سوم

کہ مضاف ترکیبش مشیر ست مضاف الیہ او

بقلم احقر عزیز الحسن و افقر عبد الحق فرج اللہ عنہما الکروب - و اماط عنہما العیوب
و غفر لہما الذنوب - برعایت اختصار در ۱۳۵۲ھ نگاشتہ شد

ناشر

ایم ثناء اللہ خاں اینڈ سنز ۲۶ ریلوے روڈ لاہور

(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پُل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جا رہے ہیں تو میں نے حضور علیہ السلام کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ الحیران، بشرات مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	حضور علیہ السلام کے بعض غلام پُل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ اور پُل صراط پر پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کے مدد سے سنبھل سکیں گے آپ دُعا فرمائیں گے رَبِّ سَلِّمْ (حدیث) جو کہے میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان ہے۔
(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔ اس نکاح سے پہلے اُن کے کسی مُرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضور عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کمسن عورت میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضور عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا۔ تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ ہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڈھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔ (رسالہ مدار) مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب ماہ صفر ۱۳۳۵ھ	حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جورو سے تعبیر نہ دے گا۔ یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہو سکتی ہے کہ ماں کو جورو سے تعبیر دی جاوے۔

عقائد دیوبند کا یہ ایک نمونہ ہے اگر تمام عقائد بیان کئے جاویں تو اس کے لئے دفتر چاہیئے حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تبرّا کیا۔ مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات سب کی اہانت کی گئی اور اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا ہم اُن کے غلامانِ غلام اپنی صدیقہ ماں کے لئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔ صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لیے مسلمانوں کو مطلع کر دیتے ہیں تا کہ مسلمان اُن سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔

میرے شاگرد و صاحبزادہٗ بلند اقبال عزیزی مولوی سیّد محمود شاہ صاحب سلمہ، کا اسرار تھا کہ امکان کذب، امکان نظیر، دیوبندیوں کی عبارات کی توضیحون پر بھی ہم کچھ گفتگو کریں مگر چونکہ اب کاغذ بالکل نہیں ملتا۔ اس لیئے دیوبندیوں کے صرف عقائد پیش کر دیئے اور انشاء اللہ اسی کتاب کی دوسری جلد میں ان مذکورہ مسائل کی معرکۃ الآرا تحقیق کریں گے جس سے علمائے دیوبند کی منطق دانی کا بھی انشاء اللہ پتہ چل جائیگا اور مولوی حسین احمد صاحب و مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے جو کچھ توجیہات عبارات کی ہیں ان کی حقیقت بھی معلوم ہو جاوے گی ان شاء اللہ ہم اہلِ سنّت پر الزام ہے کہ ہم لوگ پیر پرست ہیں۔ نبی علیہ السلام کو اور اپنے پیروں کو خدا سے ملا دیتے ہیں۔ لہٰذا مشرک ہیں ہم دکھاتے ہیں کہ دیوبندی کس وجہ کے پیر پرست ہیں اور یہ حضرات اپنے پیروں کو کیا سمجھتے ہیں۔ مولوی محمود حسن صاحب نے اپنے شیخ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے مرثیہ میں لکھا ہے۔

شعر تمہاری تربت انور کو دیکر طور سے تشبیہ ۔۔۔ کہوں ہوں بار بار اَرِنی مری دیکھی بھی نادانی

مولوی رشید احمد صاحب کی قبر تو طور ہوئی اور مولوی محمود حسن صاحب ارنی فرمانے والے موسےٰ ہوئے تو مولوی رشید احمد صاحب رب ہی ہوں گے؟ اس میں شیخ کو رب بنایا۔ اسی مرثیہ میں فرماتے ہیں۔

شعر زبان پر اہل اُہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبَلْ شاید ۔۔۔ اٹھا دُنیا سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

اس میں مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہا گیا پھر فرماتے ہیں۔

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیئے عجب کیا ہے ۔۔۔ شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی

اس میں ان کو صدیق اور فاروق بھی بنایا۔ پھر فرماتے ہیں

شعر قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں ۔۔۔ عبیدِ سود کا اُن کا لقب ہے یوسفِ ثانی

مولوی رشید احمد صاحب کے کالے بندے ماشاء اللہ ایسے حسین ہیں کہ اُن کو یوسفِ ثانی کا لقب دیا گیا۔ ناظرین غور فرمائیں کہ از خدا تا فاروق کونسا درجہ باقی رہا جو کہ رشید احمد صاحب کو نہ دیا گیا۔ تمام مرثیہ ہی قابلِ دید ہے اس میں یہ شعر بھی ہے۔

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا ۔۔۔ اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم!

اس شعر میں مولوی صاحب نے حضرت روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے مُرشد سے مقابلہ کا چیلنج دیا ہے کہ اے عیسیٰ علیہ السلام آپ نے تو ایک کام ہی کیا یعنی مردوں کو زندہ کرنا۔ مگر میرے رشید احمد نے دو کام کیئے مردوں کو زندہ کیا اور زندہ کو مرنے نہ دیا۔ یعنی اس میں رشید احمد صاحب کو عیسیٰ علیہ السلام سے افضل بتایا۔

مولوی اشرف علی صاحب کے ایک مرید نے مولوی موصوف کو لکھا کہ میں نے خواب کی حالت میں اس طرح کلمہ پڑھا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفْ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ چاہتا تھا کہ کلمہ صحیح پڑھوں مگر یہی منہ سے نکلتا تھا پھر بیدار ہوگیا۔ تو درود شریف پڑھا۔ تو یوں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَیْدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا اَشْرَفْ عَلِیْ بیدار ہوں مگر دل بے اختیار ہے۔

اس کا جواب مولوی اشرف علی صاحب نے یہ دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ ماخوذ از رسالہ امداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵ غور کرنا چاہیئے کہ مولوی اشرف علی صاحب کا کلمہ پڑھ لو اور ان پر درود پڑھو مگر بے اختیاری زبان کا بہانہ کردو۔ سب جائز ہے۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور کہے کہ بے اختیار زبان سے نکل گیا طلاق ہو جاتی ہے۔ یہ بہانا کافی مانا گیا۔ اور اس کو پیر کے متبع سنت ہونے کی دلیل قرار دیا گیا۔ تذکرۃ الرشید صفحہ ۴۶ میں ہے کہ حاجی امداد اللہ صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی بھاوج اپنے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُن سے فرمایا کہ اُٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکاوے۔ اس کے مہمان علماء (یہی دیوبندی) ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ (چشم بدؤور)

مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی صراط مستقیم کے آخر میں اپنے مرشد سید احمد صاحب کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دستِ قدرت میں پکڑ کر امور قدسیہ سے بہت بلند اور نادر چیزیں اُن کے سامنے پیش کیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ رب تعالیٰ کا سیّد احمد صاحب کو حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا اگر چہ وہ لکھو کھہا ہی نہ ہوں ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔ اسی صراط مستقیم میں اولیاء کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اور اُن کو انبیاء کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائیوں سے کیوں کہ ان کے درمیان بھی مِنْ وَجْہٍ نبوت کا علاقہ ہے۔ اور منْ وَجْہٍ اخوت کا یعنی اولیاء اللہ میں نبوت موجود ہے معاذ اللہ کبھیئے آج تک کسی مُرید نے اپنے پیر و مُرشد کے لئے ایسی تعلیاں نہ کی ہوں گی۔ مگر ان حضرات پر فتویٰ شرک ہے نہ حکم کفر نہ یہ قبر پرست کہلائیں۔ جو کچھ عرض کیا گیا۔ نہ تو اس سے اپنی علمی لیاقت کا اظہار منظور ہے نہ اپنی قابلیت دکھانا مقصود۔ میں کیا اور میری لیاقت کیا اور قابلیت کیا۔ یہ جو کچھ ہے حضرت مرشدی واستاذی قبلۂ عالم حامی دین، ناصرِ مسلمین مولانا الحاج سیّد محمد نعیم الدّین صاحب قبلہ مراد آبادی دام ظلہم الاقدس کے در کا صدقہ ہے مقصود صرف یہ ہے کہ مسلمان اپنے دوست و دشمن کو پہچانیں، دولت ایمان کو دینی راہزنوں سے محفوظ رکھیں اور کوشش کریں کہ دنیا سے ایمان سلامت لے جاویں اور جو بھی اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس فقیر بے نوا کے لئے دعائے حسن خاتمہ کرلے۔ مولےٰ تعالیٰ اسلام کا بول بالا فرمادے۔ مسلمانوں کو راہِ مستقیم پر قائم رکھے اور اس فقیر حقیر کے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو قبول فرمادے۔ آمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الرَّءُ وْفِ الرَّحِیْمِ الْکَرِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِدنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِہٖ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

ناچیز احمد یار خان نعیمی اشرفی اوجھانوی بدایونی سرپرست مدرسہ غوثیہ نعیمیہ گجرات مغربی پاکستان ۶ ذیقعدہ روز ایمان ساز روز دوشنبہ مبارک ۱۳۶۱ھ

اس کتاب کو لکھ چکنے کے بعد حضور امیر ملت قبلہ عالم محدث علی پوری دام ظلہم کا گرامی نامہ تشریف لاکر باعثِ عزت افزائی ہوا۔ جس میں ایک ایمان افروز نہایت باریک علمی نکتہ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور مجھے حکم ملا کہ وہ کتاب میں لکھ دوں۔ میں نہایت فخر سے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جو لوگ حضور علیہ السلام کو اپنی طرح بشر کہتے ہیں وہ نور ایمانی سے بے بہرہ ہیں۔ حضور علیہ السلام کی شان تو بیان سے بالاتر ہے۔ جس چیز کو اُس ذات گرامی سے نسبت ہوجاوے اس کی مثل کوئی نہیں ہوسکتا وہ بے مثل ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔

یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اے نبی کی بیو یو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات بے مثل بیویاں ہیں۔ اے مسلمانو! تم بہترین اُمّت ہو۔ معلوم ہوا کہ امّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل امت ہے۔ مدینہ منورہ بے مثل شہر۔ قبر انور کی زمین بے مثل زمین، جو پانی سرکار علیہ السلام کی مبارک انگلیوں سے جاری ہوا وہ بے مثل پانی۔ حضور علیہ السلام کا پسینہ مبارک بے مثل پسینہ غرضکہ جس کو اُس ذاتِ کریم سے نسبت ہوگئی وہ بے مثل و بے نظیر ہے تو کیا وجہ ہے منسوب الیہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی یہ ساری بہار ہے وہ بے مثل نہ ہوں۔

فتاویٰ رشیدیہ
مبوّب بطرز جدید
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی
جسیم بک ڈپو پرائیوٹ لیمیٹیڈ
۳۰۱ مٹیا محل، جامع مسجد، دھلی ۶

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاویٰ رشیدیہ کامل

مبوّب بطرزِ جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

❀ ❀ ❀

ناشر

درسی کتب خانہ دھلی - ۳

رحمۃ للعالمین

سوال: ۔ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب: ۔ لفظ رحمۃ للعالمین، صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال: ۔ شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن باقی اذن من جانب اللہ ہوتا ہے یا نہیں یا بدون اجازت وحکم خداوند ذوالجلال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔

جواب: ۔ کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ترجمہ کون ہے ایسا جو شفاعت کرسکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات ذوالمجد والکبریا کی بارگاہ میں کسی کو جرأت زبان ہلانے کی بدون اجازت کے نہیں ہوسے گی فقط۔

حضور کے والدین کا اسلام

سوال: ۔ ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔

جواب: ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

مزارات اولیاء سے فیض

سوال: ۔ مزارات اولیاء رحمہم اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس صورت سے

جواب: ۔ مزارات اولیاء سے کاملین کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب جاننے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استعداد فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر و شرک کا دروازہ کھولنا ہے فقط۔

اولیاء کی کرامات

سوال: ۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

ہست قدرت اولیاء را از الٰہ　　تیر جستہ باز گرداند ز راہ[1]

[1] اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ نکلے ہوئے تیر کو راستے سے پھیر دیتے ہیں۔

پڑھیں اور فیصلہ کریں!!!

پیارے محترم مسلمان بھائیو!

اس پُر فتن دور میں دولت ایمان کی حفاظت کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ ایمان کا چور شیطان مختلف صورتوں میں ایمان ضائع کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ اگر آپ اپنے ایمان کی حفاظت کا جذبہ رکھتے ہیں تو مندرجہ ذیل گستاخانہ عقائد و نظریات کو غور سے پڑھیں اور اپنے ضمیر سے پوچھیں۔ کہ کیا ہمیں اس طرح کے عقائد رکھنے والوں کو مسلمان سمجھنا چاہیئے؟ کیا وہ ہمارے دینی رہنما اور امام بننے کے قابل ہیں؟؟؟

گستاخانہ عقائد

گستاخی نمبر 1 **اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔** العیاذ باللہ

(رسالہ یکروزی ص 18 مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

گستاخی نمبر 2 **نماز میں نبی ﷺ کا خیال بیل گدھے کے خیال سے بُرا ہے۔** العیاذ باللہ

(نماز میں شیخ یا اس جیسے بزرگوں خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں۔ کی طرف اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔

(صراط مستقیم مولوی اسماعیل دہلوی ص 118، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام، لاہور)

گستاخی نمبر 3 **نبی مر کر مٹی میں مل گیا۔** العیاذ باللہ

(جھوٹی حدیث گھڑی کہ) نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی ص 61 مطبع فاروقی، دہلی)

گستاخی نمبر 4 **ختم نبوت کا انکار** العیاذ باللہ

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی بھی پیدا ہو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی، ص ۳۴ طبع دار الاشاعت کراچی)

کافر نہیں ہیں ہندو! ۔ دیوبند (ہندی اخبار کی سرخی)

हिन्दुस्तान, गुरुवार 26 फरवरी 2009, लखनऊ

...क्षा बल
में संघर्ष
...ल

...र सुरक्षा बलों के
... लोग घायल हो
पुलिसकर्मी और
...है। प्रदर्शनकारी
...ों के मारे जाने
...रक्षा बलों ने
...आने से रोकने

काफिर नहीं हैं हिन्दू: देवबंद

देवबंद। दारुल उलूम देवबंद में हदीस के सीनियर उस्ताद एवं जमीयत उलेमा-ए-हिन्द के राष्ट्रीय अध्यक्ष मौलाना अरशद मदनी ने बुधवार को कहा कि हिन्दू काफिर नहीं है।

मौलाना मदनी ने कहा कि काफिर अरबी का लफ्ज है जो अरब में चलता है। हिन्दुस्तान में हिन्दू और मुसलमान बोला जाता है। लोकसभा चुनाव आते देख कुछ फिरकापरस्त ताकतें समाज को बाँटने की साजिश में लग गई हैं, लेकिन हम किसी को इसकी इजाजत नहीं देंगे। मौलाना मदनी प्रख्यात स्वतंत्रता सेनानी मौलाना हुसैन अहमद मदनी के पुत्र हैं। (एजेंसी)

हर साल नौ खरब की फसल खा जाते हैं कीट

मुंबई। विश्व की टॉप रेटिंग एजेंसी केअर ने कहा है कि भारत में हर साल पैदा होने वाली फसल का 18 प्रतिशत हिस्सा कीड़ों के कारण नष्ट हो जाता है। इससे हर साल लगभग 90 हजार करोड़ रुपए का नुकसान होता है। रिपोर्ट में कहा गया है कि कीटनाशकों के इस्तेमाल से फसलों को होने वाले नुकसान को रोका जा सकता है। इससे किसानों को आर्थिक रूप से फायदा होने के साथ ही भूमि का क्षरण भी रुकता है। (प्रेट्र)

हर उम्र में, हर मौसम में

روبینہ اور اظہار کو گھر کا تحفہ

ممبئی، 25 فروری (یو این آئی) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ اشوک چوہان نے باندرہ کے غریب نگر کے رہنے والے ان دونوں بچوں اظہر اور روبینہ کو گھر فراہم کرنے کی منظوری دے دی جو آسکر ایوارڈ یافتہ فلم سلم ڈاگ ملینیئر میں کام کرچکے ہیں۔ یہ اعلان ممبئی کانگریس کے صدر کرپا شنکر سنگھ نے کیا۔ انہوں نے کل مسٹر چوہان سے ملاقات کی۔ سٹی کانگریس کے ذرائع کے مطابق یہ منظوری وزیر اعلیٰ کے دو فیصد کوٹے سے دی گئی ہے۔ مسٹر چوہان نے دونوں بچوں اظہر اور روبینہ کے لئے ایک ایک گھر کی منظوری دی ہے۔ دونوں بچے آسکر ایوارڈ کی تقریب میں شرکت کے لئے لاس انجلس گئے ہوئے تھے۔

'کافر' لفظ کو ہندو مذہب کے ساتھ جوڑنا مناسب نہیں: مولانا ارشد مدنی

دیوبند، 25 فروری (یو این آئی) ہندو کافر نہیں، اس استدلال کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے کہا ہے کہ کافر عربی کا لفظ ہے اور ہندو مذہب کے ساتھ اسے جوڑنا مناسب نہیں۔ وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے لیڈروں کے اس مطالبے پر کہ ہندوستان کو دارالامن قرار دیا جائے، مولانا مدنی نے کہا کہ جب انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی انگریزی حکومت قائم کی تھی، اس وقت 1803 میں دہلی کے مولانا شاہ عبدالعزیز نے ہندوستان کو 'دارالحرب' قرار دینے کا فتویٰ جاری کرتے ہوئے انگریزی حکومت کے خاتمے کے لئے مسلمانوں سے جہاد کرنے کے لئے کہا تھا۔ مگر 1947 میں ملک کے آزاد ہونے کے ساتھ ہی ہندوستان 'دارالامن' بن گیا۔ اب اس کے بارے میں علماء کو کوئی فتویٰ جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا مدنی نے، جو مشہور عالم دین اور مجاہد آزادی مولانا حسین احمد مدنی کے بیٹے ہیں، کہا ہے کہ لوک سبھا انتخابات نزدیک آتے ہی کچھ فرقہ پرست عناصر معاشرہ میں انتشار پھیلانے کی سازش میں مصروف ہوگئے ہیں لیکن ہم انہیں اس میں کامیاب ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔ وہ یو این آئی سے بات کر رہے تھے۔ دارالعلوم کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمان نے بھی واضح کردیا کہ ہندوستان 'دارالامن' ہے، جہاں ہندو اور مسلمان امن اور بھائی چارے کے ساتھ بڑے سکون کے ساتھ ہیں۔

گورنر نے گروجی کی سفارشات کو رد کیا

رانچی، 25 فروری (سید عالم / ایس این بی) گورنر سید سبط رضی نے گھاٹ کوری آئرن اور بائنس سے متعلق شیبو سورین حکومت کی

سامنے والا تراشہ دیوبندیوں کے اخبار ''اخبار المدارس'' کا ہے جس میں ہر سال گیارہ ربیع الاول کو دن اور وقت مقرر کر کے محفل حسن قرات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے آپ ہر سال دن اور وقت مقرر کرنے پر بدعت کے مرتکب ہوئے۔

اس کے بعد آپ جو پروگرام کرتے ہیں وہ ''شب میلاد النبی'' میں کرتے ہیں اور میلاد منانا آپ کے نزدیک شرک ہے لہذا آپ پر کیا فتویٰ لگے گا؟

جب گیارہ ربیع الاول کی رات آپ کے نزدیک محفل نعت منعقد کرنا بدعت ہے تو پھر محفل حسن قرات کیسے جائز ہے؟

آپ کہتے ہیں کہ شب میلاد النبی کبھی صحابہ کرام نے محفل نعت کا انعقاد کیا؟

لہذا ہم بھی آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا کبھی صحابہ کرام نے شب میلاد النبی محفل حسن قرات کا انعقاد کیا؟

محفل نعت کو بدعت کہنے والے محفل حسن قرات کا انعقاد کر رہے ہیں

چالیس ہزار مدارس دینیه کے طلبه کا ترجمان

ہفت روزہ AKHBAR-UL-MADARIS اخبار المدارس کراچی

چیف ایڈیٹر: مفتی محمد نعیم

ایڈیٹر: سیف اللہ ربانی

جلد 1 | 07 تا 13 اپریل 2005ء بمطابق 27 صفر تا 03 ربیع الاول 1426ھ | قیمت 3 روپے | شمارہ 40

الجامعة البنورية العالمية

کے زیر انتظام

سالانہ بین الاقوامی عظیم الشان

محفل حسن قراۃ

11 ربیع الاول 1426ھ بعد نماز مغرب

یہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے
خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء
مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی

دیو کے بندوں کی ایک اور گستاخی

نعوز باللہ

حضور علیہ اسلام پر بہتان

آپ علیہ اسلام کو نعوز باللہ اردو
علماء و دارلعلوم دیوبند کی وجہ سے آئی

دیو گندیوں نے اپنے دارلعلوم دیو گند کی دوکان چمکانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگایا اور اپنے دالعوم کی شان بڑھانے کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹا دی

ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھکر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارہ معاملہ ہوا ھم کو یہ زبان آگی . نعوز باللہ

اللہ عزوجل کی ان نجدی دیوبندی جھوٹوں پر لعنت خبیثوں کو زرا شرم نہ آئی جھوٹ بولتے ہوے اللہ عزوجل ان سور کی تھوتھنی والوں کو غارت کرے آمین

نجدیت دیوبندیت

الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد ۸

از

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

- اولیاء اللہ کے عجیب وغریب واقعات
- امثال وعبر کا بے مثال خزانہ
- مسائل تصوف مثل وحدۃ الوجود اور اس جیسے زندگی کے سینکڑوں مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں حکیمانہ حل۔
- یہ دس جلدوں کا مجموعہ پانچ ہزار نادر ملفوظات پر مشتمل ہے۔

ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

سائل زیادہ یاد بھی نہین مین خود دوسرے علماء سے مسائل پوچھکر عمل کرتا ہون - یہان پر مفتی صاحب ہین
اُن سے مسائل پوچھئے یا کہین اور کسی جگہ کے علماء سے - عرض کیا کہ کچھ تجوید کے متعلق پوچھ سکتا ہون
فرمایا کہ یہ قاری کا کام ہے قاری سے پوچھا جائے - مین قاری بھی نہین - اور یہ جو کچھ مین کہہ رہا ہون جھوٹ
نہین - نہ میں تواضع کرتا ہون نہ تکبر کرتا ہون - میرا مذہب تو یہ ہے کہ مسلمانون کے سامنے سچ بولنا
چاہئے - پھر اسکو خواہ کوئی تواضع سمجھے یا تکبر - مین تو صرف ایک کام کا ہون اُسکو بھی نہین چھپاتا اس سی بھی
ایکو میرے سچ اور جھوٹ کا پتہ چل جائیگا وہ یہ ہے کہ میرے پاس آکر خاموش بیٹھے رہین جو مین
کہون وہ سنا کرین - نہ دوبارہ پوچھین نہ تکذیب کریں نہ تصدیق کرین جو بات دل کو لگے اور اُس میں
اپنی آخرت کا نفع سمجھین عمل کرلین ورنہ اختیار رہے اور یہ جو مین اسوقت کہہ رہا ہون یہ بھی سچ ہے اسکو
بھی چاہے کوئی تکبر سمجھے - اور خاموش بیٹھے رہنے کی جو مین نے صورت تجویز کی ہے یہ اس طریق مین
بڑی نافع چیز ہے - زیادہ قیل وقال سے طبیعت مُردہ ہوجاتی ہے درمیان مین دیوارین کھڑی ہوجاتی
ہین - اور یہ خاموش رہنے کی قید اُسوقت تک ہے جبتک کہ طریق سے اور مصلح سے مناسبت نہ
پیدا ہو - اور مناسبت کے بعد تو بولنا زیادہ نافع ہے - چنانچہ جن سے بے تکلفی اور مناسبت ہے وہ بولتے ہین
وہ مجھے ملتے ہین مین اُنکو جانتا ہون - اگر بولنے کو اور مسائل پوچھنے کو جی چاہتا ہے تو ایسی مناسبت
پیدا کرو - اور بے تکلف بناؤ -

(ملفوظ) ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر کوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکھے تو وہ حضور ہی ہونگے - شیطان تو حضور کی شکل میں آ نہین سکتا - فرمایا کہ واقعی شیطان
حضور کی شکل مین نہیں آسکتا اور نہ کسی اور نبی کے شکل مین شیطان متشکل ہوسکتا ہے - عرض کیا
اگر صحابہ مین سے کسیکو خواب مین دیکھے مثلاً حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یا حضرت
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان حضرات کی صورت مین شیطان آسکتا ہے - فرمایا مشہور
قول پر سوائے انبیاء علیہم السلام کے سب کی شکل مین آسکتا ہے -

(ملفوظ) ایک سلسلہ گفتگو مین فرمایا کہ آجکل فہم کی بڑی ہی قلت ہے - ایک صاحب کی حماقت ملاحظہ ہو
آخر کہانتک تاویلات کرون کوئی حد بھی ہے مجھکو بدنام کیا جاتا ہے کہ بدخلق ہے - ان خوش اخلاقون
کی حرکات کو کوئی نہین دیکھتا - ظالم کے تو ہر قول وفعل کی تاویل کی جاتی ہے اور مظلوم کے کسی قول فعل

بڑی اچھی چیز ہے اُن بیچاروں نے اپنا حال چھپانا چاہا مگر اُنہوں نے پردہ ہی فاش کر دیا کہنے لگے کہ تمہارے قلب میں ایک عورت کی شبیہ ہے اُسکی ناک ایسی ہے اور آنکھیں ایسی ہیں اور بال ایسے ہیں غرض تمام حُلیہ بیان کر دیا اُسوقت وہ درویش بہت نادم ہوے اور اقرار کیا کہ بیشک آپ سچ فرماتے ہیں ابتداء جوانی میں مجھے ایک عورت سے عشق ہو گیا ہر وقت اُسکے دھیان میں رہنے سے اُسکی شبیہ میرے قلب میں آگئی ہے اب جب کبھی طبیعت بیقرار ہوتی ہے تو آنکھ بند کرکے اُسکو دیکھ لیتا ہوں کچھ سکون ہو جاتا اور طبیعت ٹھیر جاتی ہے مولوی امیر شاہ خان صاحب یہ قصہ بیان کرکے منتظر رہے کہ حضرت کچھ ارشاد فرماوینگے مگر حضرت امام ربانی قدس سرہ نے کچھ بھی جواب نہ دیا سنکر خاموش ہو گئے جب کئی مرتبہ مولوی صاحب نے بات کا اعادہ کیا تب حضرت نے ارشاد فرمایا "بھائی یہ کچھ زیادہ غلبہ نہیں ہے کیونکہ اُنکو آنکھیں بند کرنے اور قلب کی طرف متوجہ ہونیکی نوبت پہونچتی تھی میرا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ برسوں یہ تعلق رہا ہے کہ بغیر آپکے مشورہ کے میری نشست و برخاست نہیں ہوئی حالانکہ حاجی صاحب مکہ میں تھے اور اسکے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہی تعلق برسوں رہا ہے اسکے بعد" اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے کچھ نفرمایا اور دیر تک ساکت و سرنگون رہے مطلب ظاہر ہے کہ حق تعالے شانہ کی اجازت کے بغیر نہ حرکت ہوتی ہے نہ سکون

امام ربانی قدس سرہ کو حق تعالیٰ نے جو کمالات عطا فرمائے تھے حقیقت میں وہ ایسے [illegible] حقیقت میں اُنکا سمجھنا بھی مشکل ہے۔ سارے کمالات کا مجموعہ آپ میں یہ کمال تھا کہ آپ مثل عام مومنین کے سرتاپا عبدیت ایک بندۂ مومن تھے نہ آپ پر اضطراب تھا نہ بیخودی نہ سکر تھا نہ تحیر نہ ولولہ تھا نہ عاشقانہ شور اور بیتابانہ اشتیاق بس ایک اتباع شریعت مصطفویہ کا ہر دم خیال تھا اسی دُھن میں آپ مستغرق تھے اور اسی شغل میں ہر لحظہ مشغوف تا بلجائی پیغمبر کے پھیلائے ہوے طریقہ مرضیہ کو آپنے ایسے مضبوط ہاتھوں سے تھاما تھا کہ دیندار متشرع اور محب سنت شخص سے محبت کرنا اور بد دین فاجر اور مخالف سنت بدعتی کو مبغوض سمجھنا آپکا فطری اور طبعی اقتضا بنگیا تھا آپکا رُوان رُوان پکار رہا تھا کہ ؎

من دشمنِ آنست را دشمنم جو دشمنت باشد کسے		جز آنکہ با دیوے بود یا غول یا دیوانہ

دن کی چلکتی شعاعوں اور رات کی سنسان گھڑیوں میں جسکی آپکو تلاش رہتی تھی وہ صرف ایک رضائے محبوب تھی جسکا حصول آپنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عادات و عبادات میں اتباع کرنے پر موقوف سمجھ لیا تھا۔

بڑی اچھی چیز ہے اُن بیچارون نے اپنا حال چھپانا چاہا مگر اُنہون نے پردہ ہی فاش کر دیا کہنے لگے کہ تمہارے قلب
مین ایک عورت کی شبیہ ہے اُسکی ناک ایسی ہے اور آنکھین ایسی ہین اور بال ایسے ہین غرض تمام حلیہ بیان
کر دیا اُسوقت وہ درویش بہت نادم ہوے اور اقرار کیا کہ بیشک آپ سچ فرماتے ہین ابتداء جوانی
مین مجھے ایک عورت سے عشق ہو گیا ہر وقت اُسکے دھیان مین رہنے سے اُسکی شبیہ میرے قلب مین آگئی
ہے اب جب کبھی طبیعت بیقرار ہوتی ہے تو آنکھ بند کرکے اُسکو دیکھ لیتا ہون کچھ سکون ہو جاتا اور طبیعت
ٹھیر جاتی ہے مولوی امیر شاہ خان صاحب یہ قصہ بیان کرکے منتظر رہے کہ حضرت کچھ ارشاد فرماوینگے مگر
حضرت امام ربانی قدس سرہ نے کچھ بھی جواب نہ دیا سنکر خاموش ہو گئے جب کئی مرتبہ مولوی صاحب نے بات کہی
تب حضرت نے ارشاد فرمایا "بھائی یہ کچھ زیادہ غلبہ نہین ہے کیونکہ اُنکو آنکھین بند کرنے اور قلب کی طرف
متوجہ ہونیکی نوبت پہونچتی تھی میرا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ برسون یہ تعلق رہا ہے کہ
بغیر آپکے مشورہ کے میری نشست و برخاست نہین ہوئی حالانکہ حاجی صاحب مکہ مین تھے اور اسکے بعد جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہی تعلق برسون رہا ہے اسکے بعد۔ اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے کچھ نہ فرمایا
اور دیر تک ساکت و سرنگون رہے مطلب ظاہر ہے کہ حقتعالے شانہ کی اجازت کے بغیر نہ حرکت ہوتی ہے نہ سکون
امام ربانی قدس سرہ کو حقیقۃ الٰہی [illegible]
اُنکا سمجھنا بھی مشکل ہے۔ سارے کمالات کا مجموعہ آپ مین یہ کمال تھا کہ آپ مثل عام مومنین کے سرتاپا
عبدیت ایک بندہ مومن تھے نہ آپ پر اضطراب تھا نہ بیخودی نہ سکر تھا نہ تحیر نہ ولہ تھا نہ عاشقانہ شور
اور بیتابانہ اشتیاق بس ایک اتباع شریعت مصطفویہ کا ہر دم خیال تھا اسی دھن مین آپ مستغرق تھے
اور اسی شغل مین ہر لحظہ مشغوف تھا البحائی پیغمبر کے پھیلائے ہوے طریقہ مرضیہ کو آپنے ایسے مضبوط ہاتھون
سے تھاما تھا کہ دیندار متشرع اور محب سنت شخص سے محبت کرنا اور بددین فاجر اور مخالف سنت بدعتی
کو مبغوض سمجھنا آپکا فطری اور طبعی اقتضا بنگیا تھا آپکا رُوان رُوان پکار رہا تھا کہ ؎

من دشمنت را دشمنم چون دشمنت باشم کسے ۔۔ جز آنکہ با دیوے بود یا غول یا دیوانہ

دن کی چلچلاتی شعاعون اور رات کی سنسان گھڑیون مین جسکی آپکو تلاش رہتی تھی وہ صرف
ایک رضائے محبوب تھی جسکا حصول آپنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عادات و عبادات
مین اتباع کرنے پر موقوف سمجھ لیا تھا۔

ابوالقاسم مولانا رفیق دلاوری

رئیسِ قادیان

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے مستند حالات

جلد دوم

تالیف :

ابوالقاسم مولانا رفیق دلاوریؒ

باب ا

قادیانی مطلق العنانی پر علماء لدھیانہ کا احتجاج

قادیان کے الہامی صاحب کچھ دفعۃً مسیح نہیں بن بیٹھے تھے بلکہ جوں جوں مریدوں میں قبول دعویٰ کی صلاحیت پیدا ہوتی گئی' یہ بھی بتدریج اپنے لیے نت نئے روحانی منصب تجویز کرتے گئے۔ سب سے پہلے انہوں نے دعوائے مجددیت کے ساتھ اپنی عظمت کا ڈھول پیٹنا شروع کیا۔ چونکہ مجددیت علماء امت ہی کا منصب ہے۔ حاملین شریعت میں سے کسی نے اس دعویٰ کی تکذیب نہ کی اور اگر قادیانی صاحب اسی دعویٰ پر اکتفا کر کے رجوع خلق کی کوششوں میں مصروف رہتے تو کسی کو مخالفت کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن انہوں نے اپنی مدح سرائی کے ساتھ ہی مسلمانوں میں الحاد و زندقہ کے جراثیم بھی پھیلانے شروع کر دیے۔ اس لیے ان وارثان علوم نبوت کے لیے مخالفت سے چارہ نہ رہا جن پر قادیانی فساد عقیدہ کا حال کھل چکا تھا۔

مجدد قادیان ایک عالم دین کی نظر میں

قادیانی صاحب ۱۳۰۱ھ میں اپنے دہلوی خسر کے پاس لدھیانہ گئے اور پہنچتے ہی اپنی مجددیت کا نغمہ چھیڑ دیا۔ میر عباس علی صوفی' منشی احمد جان مع مریداں' مولوی محمد حسن' مولوی شاہ دین' مولوی نور محمد مہتمم مدرسہ حقانی اور مولوی عبدالقادر وغیرہ علماء نے اس دعوے کو تسلیم کر کے ہر طرح سے امداد پر کمر باندھی۔ شاہزادہ صفدر بیگ کے مکان پر مدرسہ اسلامیہ کے اہتمام کے متعلق ایک جلسہ تھا۔ اس میں منشی احمد جان' مولوی شاہ دین' اور مولوی عبدالقادر صاحبان نے بیان کیا کہ "کل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لدھیانہ تشریف لائیں گے" اور ان کی مدح و ستائش میں سخت مبالغہ کرتے ہوئے کہا کہ "جو شخص ان پر ایمان لائے گا وہ گویا اول المسلمین ہوگا"۔ یہ سن کر ایک اور عالم دین مولوی عبداللہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ گو اہل مجلس پر میرا بیان شاق گزرے گا لیکن اس وقت جو بات حق تعالیٰ نے میرے دل میں القاء فرمائی ہے اس کے ظاہر کیے بغیر میری

طبیعت کا اضطراب دور نہیں ہو سکتا۔ بات یہ ہے کہ "مرزائے قادیان جس کو تم اس درجہ بڑھا چڑھا رہے ہو وہ انتہا درجہ کا ملحد اور زندیق شخص ہے"۔ منشی احمد جان بولے کہ "میرا پہلے ہی خیال تھا کہ کسی نہ کسی مولوی صاحب یا صوفی صاحب کے دل میں مرزا صاحب کی طرف سے ضرور حسد پیدا ہوگا"۔

جلسہ برخاست ہونے کے بعد مولوی عبداللہ کے بھائی مولوی محمد صاحب نے' جو مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی سابق صدر مرکزی مجلس احرار اسلام لاہور کے جد امجد یعنی دادا صاحب اور مولوی زکریا صاحب کے والد تھے' اپنے بھائی مولوی عبداللہ سے کہا کہ جب تک کوئی قطعی دلیل موجود نہ ہو' کسی شخص کے خلاف زبان طعن نہ کھولنی چاہیے۔ مولوی عبداللہ مرحوم نے فرمایا کہ "میں نے اپنی طبیعت کو بہت روکا لیکن آخر الامر خدائے برتر نے اس موقع پر یہ الفاظ میرے منہ سے نکلوا دیے اور میں یقین کرتا ہوں کہ یہ الہام خداوندی ہے"۔ مولوی عبداللہ اس روز بہت مغموم رہے' بلکہ رات کو کھانا بھی نہ کھایا۔ مولوی صاحب نے اس رات قادیانی کے متعلق دو متقی آدمیوں سے استخارہ کرایا اور خود بھی استخارہ پڑھ کر سو گئے۔

مولوی عبداللہ کا خواب

مولوی عبداللہ مرحوم نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بلند مکان پر اپنے بھائی مولوی محمد اور خواجہ احسن شاہ کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ دور سے تین آدمی دھوتیاں باندھے آتے دکھائی دیے۔ جب نزدیک پہنچے تو تینوں میں سے جو آگے تھا اس نے دھوتی کھول کر اس کو تہ بند کی طرح باندھ لیا۔ خواب ہی میں غیب سے آواز آئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی یہی ہے۔ اسی وقت خواب سے بیدار ہوئے۔ دل کی پراگندگی یک لخت دور ہوئی اور یقین ہو گیا کہ یہ شخص اسلامی پیرایہ میں مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ دوسرے دن خواب کے مطابق قادیانی صاحب دو ہندوؤں کی رفاقت میں لدھیانہ وارد ہوئے۔ دوسرے دو پرہیزگار آدمیوں نے جو استخارہ کیا تھا ان میں سے ایک نے دیکھا کہ مرزا غلام احمد ایک بے علم آدمی ہے۔ دوسرے نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک برہنہ عورت کو گود میں لے کر اس کے بدن پر ہاتھ پھیر رہا ہے جس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دنیا جمع کرنے کے درپے ہے' اسے دین کی طرف

اصلاً التفات نہیں۔ (فتاوائے قادریہ' مرتبہ مولوی محمد صاحب لدھیانوی' مطبوعہ مطبع قیصر ہند' لدھیانہ' صفحہ ۱۔ ۳)

مولوی محمد صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ اس بات کا ثبوت کہ مرزا غلام احمد مال حرام اپنے کھانے پینے میں صرف کرتا ہے اور اس کی زندگی کا ماحصل زر اندوزی ہے' کتاب "براہین احمدیہ" کی تجارت ہے۔ اس کتاب کے تین چار حصے چند اجزاء میں طبع کر کے دس دس اور پچیس پچیس روپیہ میں فروخت کیے حالانکہ ان تین چار حصوں کی قیمت دو تین روپیہ سے کسی طرح زائد نہیں ہو سکتی اور وعدہ یہ کیا کہ یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہوگی۔ باقی جلدیں وقتاً" فوقتاً" طبع ہو کر خریداروں کو پہنچتی رہیں گی۔ جب جل دے کر روپیہ وصول کر لیا تو باقی ماندہ کتاب کا طبع کرانا یک لخت موقوف کر دیا کیونکہ جن لوگوں سے پیشگی رقمیں وصول کر لی تھیں ان کو اب نئی قیمت وصول کیے بغیر کتابیں بھیجنا گویا ایک تاوان تھا اس لیے باقی ماندہ کتاب کی جگہ نئی نئی تالیفات شائع کر کے روپیہ بٹورنا شروع کر دیا۔ (فتاوائے قادریہ' صفحہ ۳)۔

فتوائے تکفیر کی اشاعت

جس روز قادیانی صاحب لدھیانہ میں قدوم فرما ہوئے' مولوی محمد' مولوی عبداللہ اور مولوی اسمٰعیل صاحبان نے کتاب براہین کا نظر غائر سے مطالعہ کیا۔ اس میں کلمات کفریہ کی بڑی کثرت و فراوانی پائی۔ اس کے بعد شہر میں اعلان کر دیا کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق اور خارج از اسلام ہے اور فتوے چھپوا کر گرد و نواح کے شہروں میں روانہ کیے کہ یہ شخص مرتد ہے۔ آئندہ کوئی شخص اس کی کتاب نہ خریدے۔ (فتاوائے قادریہ' ص ۳)۔

باب ۲

فتوائے تکفیر کی مخالفت

جب کسی شخص کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا جاتا ہے تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ

وہ شخص مباح الدم ہے۔ اسے کسی مسلمہ عورت سے نکاح کرنے کا حق نہیں اور وہ مرنے کے بعد مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جا سکتا۔ اسی بنا پر علمائے امت حتی الامکان کلمہ گوؤں کی تکفیر سے سخت احتیاط برتتے رہے ہیں۔ جب لدھیانہ کے تین مولوی صاحبوں کا فتوائے تکفیر علمائے دیار و امصار کے پاس پہنچا تو بعضوں نے تکفیر کی رائے کو صحیح تسلیم نہ کیا کیونکہ براہین کے الہامات ان کی نظر سے نہیں گزرے تھے اور جن علماء نے کتاب کا سرسری نظر سے مطالعہ کیا تھا انہوں نے الہامات کو خود ستائی اور پروپیگنڈا بازی پر محمول کر کے یا کسی تاویل کے ماتحت نظرانداز کر دیا تھا۔

مولانا گنگوہی کا مکتوب

جن حضرات نے فتوائے تکفیر سے اختلاف کیا ان میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب چشتی گنگوہی جو ان دنوں علمائے حنفیہ میں نہایت ممتاز حیثیت رکھتے تھے اور اطراف و اکناف ملک کے حنفی شائقین علم حدیث اس فن کی تکمیل کے لیے ان کے چشمہ فیض پر پہنچ کر تشنگی سعادت سے سیراب ہو رہے تھے سب سے پیش پیش تھے۔ انہوں نے علمائے لدھیانہ کے فتوائے تکفیر کی مخالفت میں ایک مقالہ لکھ کر قادیانی صاحب کو ایک مرد صالح قرار دیا اور اس کو حضرات مکفرین کے پاس لدھیانہ روانہ کیا۔ اور اس مضمون کی ایک نقل مولوی شاہ دین لدھیانوی اور مولوی عبدالقادر لدھیانوی کے پاس بھی روانہ فرمائی جو مولانا ممدوح کے مرید تھے۔ مولوی شاہ دین نے یہ تحریر سر بازار لوگوں کو سنا دی۔ اس سے وہ افراد جو مرزا صاحب کو مہدو مان چکے تھے اور ان سے حسن اعتقاد رکھتے تھے بہت خوش ہوئے۔ مولوی عبداللہ صاحب لدھیانوی کو معلوم ہوا کہ مولانا رشید احمد صاحب نے ایک مرتد شخص کو مرد صالح لکھ دیا ہے تو انہیں سخت تعجب ہوا۔ تاہم مولوی عبدالعزیز نے جمعہ کے دن مولانا رشید احمد کی تحریر کے مدلل جواب دیے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی کی اس تحریر کے ضروری اقتباسات درج کیے جاتے ہیں جس میں مرزا صاحب کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے کی مخالفت کی گئی تھی۔

مولانا ممدوح نے لکھا کہ گو کتاب "براہین احمدیہ" کے بعض اقوال میں کچھ خلجان سا ہوتا ہے مگر تھوڑی سی تاویل سے اس کی تصحیح ممکن ہے۔ لہٰذا آپ جیسے اہل علم سے بہت

بُلغة الحَیران
فی ربط
آیاتِ الفُرقان
رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علیؒ
مکتبہ اخوت

لکم منہ نذیر و بشیر جملہ معترضہ بیان کیا گیا ہے واسطے بیان کرنے حال رسول صلعم کے کہ سب دعوی من جانب اللہ ہے۔ اور میں محض بشیر ہوں مومنوں کے واسطے اور نذیر ہوں قولہ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ معنی یہ ہے استغفروا ربکم خاصۃ وتوبوا الی اللہ خاصۃ یعنی طلب مغفرت محض اللہ ہی سے کرو اور رجوع بھی اللہ ہی کی طرف کرو قولہ یمتعکم متاعا حسنا کا معنی بھی یہ ہوگا کہ خاص وہی متاع دہندہ ہے کیونکہ کلام پاک کا قاعدہ ہے کہ پہلے جب کلام میں حصر کیجاتی ہے تو بعد اس کے سب کلام حصر ہوتی ہے پس الا تعبدوا الا اللہ میں حصر ہوا تو بعد اس کے سب میں حصر ہوگا ویؤت کل ذی فضل فضلہ فضلہ کی ضمیر کا مرجع ذی فضل ہے یعنی دے گا ہر صاحب فضل کو فضل اس کا۔ قولہ وان تولوا فانی اخاف علیکم عذاب یوم کبیر تولوا کے صیغہ میں اختلاف ہے مدارک والے نے کہا ہے کہ صیغہ مضارع کا ہے اور ایک تاء محذوف کی گئی ہے اور خازن والے نے کہا ہے کہ تاء حذف کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صیغہ ماضی معلوم کا ہے لیکن اس وقت جزا شرط پر مرتب نہ ہوگی باعتبار معنی کے فعل محذوف کرنا پڑیگا معنی یہ ہوگا اگر اعراض کیا انہوں نے پس تم کہدو کہ میں خوف کرتا ہوں تم پر عذاب کبیر سے کیونکہ تم کو تمہارے معبود عذاب سے نہ بچا سکیں گے جیسا کہ فما اغنت عنہم آلہتہم سے معلوم ہوتا ہے الا انہم یثنون صدورہم یعنی ٹیڑھے کرتے ہیں سینوں کو۔ قولہ لیستخفوا منہ اصل میں الیستخفوا ہے یعنی ہمزہ استفہام کا محذوف ہے اور ماقبل کی علت نہیں ہے کیونکہ ٹیڑھے ہونے سے ان کی غرض پوشیدہ ہونا نہ تھا بلکہ مقصود ان کا باتیں پوشیدہ کرنی تھیں یہ علیحدہ استفہام ہے معنی یہ ہے کہ آیا پوشیدہ ہوتے ہیں خدا سے استفہام واسطے تعجب کے کیا گیا ہے۔ الا حین یستغشون ثیابہم یعلم ما یسرون یہ کلام متعلق ہے الا تعبدوا الا اللہ کے ساتھ یعنی اس خاص وقت میں تمہاری ظاہر اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور علیم بذات الصدور ہے اسی کی عبادت کرو اور اسی سے طلب مغفرت کرو اور رجوع بھی خاص اسی کی طرف کرو۔ اور معنی الا علی اللہ رزقہا کا یہ کہ تمام کا رازق اللہ ہے اور یہ معنی نہیں کہ اس پر واجب ہے کیونکہ اللہ پر کوئی شئے واجب نہیں ہے تاکہ مذہب حکما کا ثابت ہو۔ کل فی کتاب مبین یہ علیحدہ جملہ ہے ماقبل کے ساتھ متعلق نہیں تاکہ یہ لازم آئے کہ تمام باتیں اولا کتاب میں لکھی ہوئی ہیں جیسا کہ اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے۔ بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ تمہارے تمام اعمال لکھ رہے ہیں فرشتے۔ حاصل مقام کا یہ ہے کہ اہل سنت وجماعت قائل ہیں کہ سب کچھ پہلے لکھا ہوا ہے اور اسی کے مطابق دنیا میں امور ہو رہے ہیں۔ لہذا اس مذہب پر اعتراضات قویہ معتزلہ کے آتے ہیں یعنی پس لازم آگیا کہ بندہ کو عذاب دینے کی وجہ کیا ہوئی گناہوں سے اور خود مختار بھی نہ رہا کیونکہ اوپر اس تقدیر کے خود مختار ہونے کا معنی نہیں معلوم ہوتا کہ کیا ہے اسی واسطے مسامرہ والے اس کا جواب نہ دیا اور کہا کہ یہ نہایت سخت اشکال ہے اور تفسیر کبیر والے نے کہا کہ اس کے واسطے بہت حیلے کئے ہیں لیکن کوئی معتد بہ جواب نہ دیا جس سے تسلی اور یقین آجائے دوسرا یہ ہے کہ باری تعالی اس تقدیر پر مختار نہ رہا۔ کیونکہ اس تقدیر پر مجبور ہونے کا معنی کیا ہے۔ بلکہ لازم آتا ہے کہ مختار نہ رہے جیسا کہ حکما کہتے ہیں۔ اور معتزلہ کہتے ہیں کہ پہلے ذرہ بذرہ لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ جو چاہا تھا لکھا تھا سب چیز موجود کا عالم ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کا بھی عالم ہے۔ اور جس چیز کا ابھی ارادہ بھی نہیں کیا اس کا عالم نہیں ہے کیونکہ اصل میں وہ شئے ہی نہیں ہے۔ اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں۔ اور اللہ کو

پہلے اس سے کوئی علم ہی نہیں کر لیا کرتے تھے بلکہ اللہ کو انکے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم اللہ الذین وغیرہ بھی
بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں مگر بعض مقام قرآن جو انکے مطابق نہیں بنتے ان کا معنی صحیح کرتے ہیں اور
اہل سنت جماعت والے معنی علم کا ظاہر رکھتے ہیں ان مخالف آیات سے قولہ وکان عرشہ علی الماء۔ معنی کان کا ماضی والا نہیں ہے
تاکہ یہ معنی ہوجائے کہ تھا عرش اللہ کا پانی پر [illegible] پہلے تو پانی پر تھا۔ بلکہ معنی یہ ہے کہ عرش اللہ کا فی الحال بھی
پانی پر ہے کما یفہم من حدیث البخاری [illegible] فی اشتاء باب الزکوۃ اور یہ کنایہ ہے عدم احتیاج اللہ
تعالی کا یعنی اللہ تعالی کسی طرف محتاج نہیں ہے کیونکہ عرش یا تو مردہ کا ہوتا ہے یا کسی دیگر ہیشیا۔ کا جو کہ صاحب ثقل ہوں۔ ان کا پانی پر
ہونا نہیں ہوسکتا پس یہ کنایہ ہے عدم احتیاج سے قولہ ولئن قلت انکم الشکوہ ہے کفار کا کہ دیکھو کفار جواب میں کیسی بڑی بات
کہتے ہیں الا سحر مبین معنی سحر کے تین ہیں ایک کذب دوسرا جادو تیسرا باطل اور اس جگہ بقرینہ سیاق کے معنی کذب والا مناسب
ہوتا ہے یعنی یہ بات رسول اللہ والے کذب ہے یہ تمام منقول ہے تفسیر ابن عباسؓ سے۔ قولہ الی امۃ معدودۃ اس جگہ معنی امت
معدودہ کا ظاہر ہو سبب نہیں بن سکتا لیکن جاننا چاہیے کہ معنی امت مدت ہے یعنی جماعت من الاوقات پس اب معنی امت کا جماعت
من الاوقات ہوگا۔ ما یحبسہ ما استفہامیہ ہے یعنی کس چیز نے عذاب کو بند کیا ہے اس بات کو کفار کہتے ہیں لیئوس کفور
معنی لیئوس کا ناامید ہے اور کفور کا معنی نہایت ناامید ہے یعنی کفار اپنی اصنام سے نہایت ناامید ہوتے ہیں جو وقت رحمت دور
ہوجائے اور ان سے رحمت دور کیجائے سمجھ لیتے ہیں کہ ان سے کچھ نہیں ہوسکتا فلعلک تارک الا تیسرا استفہام ہے یعنی تم اپنی پوری
تبلیغ کرتے جاؤ وھم فیہا لا یبخسون معنی لا یبخسون کا لا ینقصون ہے یعنی من الرزاق تائیدہ فی سورۃ بنی اسرائیل۔ من کان یرید
العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء سے کہ وما کان عطاء ربک محظورا یعنی جو دنیا میں رزق طلب کرے اور حیوۃ دنیا طلب کرے
تو اس کو ہم دنیا میں جو کچھ چاہتے ہیں دیدیتے ہیں۔ اور رزق کو بند نہیں کرتے لیکن آخرت میں فی النار کرینگے۔ افمن کان علی بینۃ
من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتاب موسی اماما ورحمۃ یہ چوتھا مسئلہ ہے۔ اور بینہ سے مراد عقل ہے اور
معنی یتلو کا لاحق ہوتا ہے اور شاہد سے مراد قرآن ہے اور منہ کی ضمیر کا مرجع اللہ ہے معنی یہ ہوگا۔ آیا جس شخص کو عقل دیا گیا ہے سمجھنے
کے لئے اور لاحق ہوا عقل کے بعد قرآن بھی اللہ کی جانب سے اور پہلے اس کے کتاب توراۃ موسیٰ کی بھی اس کی مصدق آگئی ہو جو کہ پیشوا اور
رحمت ہے دیکھئے آیا پھر بھی جائے شبہ کی رہتی ہے اس کے واسطے پس اماما ورحمۃ کے بعد ایبقی لہ موضع شبہۃ محذوف ہوگا
اور اس دعوی اور مسئلے میں ولکن اکثر الناس لا یؤمنون یعنی عذا نہیں مانتے اولئک یعرضون سے مراد قیامت کا دن ہے ویقول
الاشہاد ھؤلاء الذین کذبوا مراد اشہاد سے جو کہ اس جگہ حاضر ہونگے یعنی ملائک یا رسول اور الذین کذبوا سے مراد کفار ہیں معنی یہ
ہوگا اس وقت کفار پیش کئے جائیں گے رب کے سامنے اس وقت ملائک یا رسول کہیں گے کہ آیا یہ ہیں جو کہ تکذیب کرتے تھے رب
کے اور الا لعنۃ اللہ علی الظالمین یہ ادخال الٰہی ہے اشہاد کی کلام نہیں ہے یعنی یہ علیحدہ قاعدہ باری تعالیٰ نے فرمایا ہے
اخبتوا الی ربہم معنی یہ ہے کہ عاجزی کی ہے انہوں نے طرف رب اپنے کے مثل الفریقین معنی یہ ہے اسے صفۃ الفریقین

علامہ سرفراز کی بارگاہِ فاروقی میں گستاخی

جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے آپ کی ابھی وفات نہیں ہوئی اتنے میں حضرت ابو بکر تشریف لائے اور فرمانے لگے اے عمر سوچ تو لو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے نبی آپ بھی فوت ہونے والے ہیں اور یہ مخالف بھی مرنے والے ہیں۔ نیز فرماتا ہے ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر کو دوامی زندگی نہیں بخشی۔ اگر آپ فوت ہو جائیں تو آپ کے مخالف بھی دنیا چھوڑ ہی دیں گے۔ پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

اے لوگو! اگر محمد ﷺ تمہارے الہٰ تھے تو بے شک تمہارا الہٰ فوت ہو گیا ہے اور اگر تمہارا الہٰ وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو بیشک وہ الہٰ ہمیشہ رہے گا ، کبھی نہیں مرے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

(سورہ آلِ عمران ، آیت نمبر ۱۴۴)

کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہی تھے ان سے پہلے بھی رسل دنیا سے جا چکے۔

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ نہ مرنا اور ہمیشہ زندہ رہنا صرف الہٰ کا خاصہ ہے۔اس صفت میں اگر کوئی شخص حضرت محمد ﷺ کو بھی خدا کا شریک بنائے تو وہ بھی مشرک ہوجائے گا۔حضرت ابوبکر کی نظرِ بصیرت اور دوررس نگاہ اس کو تاڑ گئی کہ لوگوں کے اس طرح کہنے سے توحید پر ضرب کاری لگتی ہے اور خاصہٴ خداوندی میں آپ کو شریک کرنا لازم آتا ہے۔بالفاظِ دیگر آپ کو الہٰ بنانا پڑتا ہے۔اس لیے بروقت انہوں نے اس عقیدہ کا قلع قمع کردیا اور امت کو ایک بڑے فتنے سے بچالیا۔

(گلدستہ توحید ، صفحہ ۴۶۔۴۷)

رسول معظم ﷺ تو فرمادیں :

الی لست اخشیٰ علیکم ان تشرکوا بعدی و لکن اخشیٰ علیکم الدنیا ان تنافسوا فیھا

(متفق علیہ ، باب وفات النبی ﷺ)

میں تم پر اپنے بعد مشرک ہوجانے کا خوف وخطر اور اندیشہ نہیں رکھتا لیکن مجھے یہ فکر دامنگیر ہے کہ تم دنیا کے مال و دولت اور زیبائش و آرائش میں رغبت کرنے لگو گے۔

لیکن مولوی صاحب کو تابعین اور تبع تابعین ہی نہیں خود صحابہ کرام علیہم الرضوان اس دلدل میں پھنسے نظر آرہے ہیں اور بالخصوص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو آپ ﷺ نے دین کی سربلندی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا اور عرض کیا :

اللّٰھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مشکوۃ ، باب الفضائل)

ارشاد فاروقی کا صحیح محمل

بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خیال فرمایا کہ نبی ﷺ پر اسی طرح کی مدہوشی طاری ہوئی ہے اور حالت جذب وسکر جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تجلی الٰہی کے موقعہ پر سر طور طاری ہوئی تھی اور ابھی منافقین وغیرہ کا صفایا نہیں ہوا تھا لہذا امیدوار تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے خاتمہ تک کم از کم ضرور برقرار رکھے گا اور منافقین چونکہ اہل اسلام کو پریشان کرنے کے لیے مختلف بائیں بناتے رہتے تھے تو یہ بھی خیال فرمایا کہ وہ اس افواہ کے ذریعے اہل اسلام کو بددل اور پراگندہ خاطر کریں گے اور تازہ تازہ حلقۂ اسلام میں داخل ہونے والوں کے لیے برگشتہ ہوجانے کا اندیشہ بھی موجود تھا جیسے

کہ احد کی جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی جھوٹی افواہ پر اکثر صحابہ کرام میں بددلی اور ضعف وناتوانی کی لہر دوڑ گئی اور منافقین نے کہنا شروع کردیا :

لو کان نبیاً ما قتل کما اخربه (ابن جریر وابن ابی حاتم)

اگر یہ نبی ہوتے تو قتل نہ ہوتے۔

اور بعض نے یہ منادی کردی کہ :

قد قتل محمد فالحقوا بدینکم الاوّل

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قتل ہوچکے لہٰذا اپنے پہلے دین کی طرف مائل ہوجاؤ۔ وغیرذلک من الاقوال

(تفسیر درمنثور ، جلد ثانی ، صفحہ ۸۰ ۔ ۸۱)

تو اس وقت بھی خبرِ وفات پر اسی قسم کی صورتِ حال بلکہ اس سے بھی بڑھ کر منافقین کی طرف سے وسوسہ اندازی کا اندیشہ تھا اور خبر وفات کا وثوق بھی نہیں تھا لہٰذا آپ نے سخت رویہ اپنایا اور اس خبر کو سختی سے دبایا

لیکن حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے تحقیق فرمائی اور اس تحقیق میں ان کے لیے کوئی رکاوٹ بھی نہیں تھی کیونکہ ان کی اپنی صاحبزادی محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ہی یہ واقعہ ہائلہ اور حادث فاجعہ واقع ہوا تھا اور اس کے بعد لوگوں کو صحیح صورتِ حال سے آگاہ کرنا بھی ضروری سمجھا اور دین اسلام پر ثابت قدم رکھنے کے لیے اور منافقین کی چال اور مکر کو بے اثر کرنے کے لیے اور یہ بتلانے کے لیے کہ سنتِ الٰہیہ پہلے سے یہی ہے کہ کوئی رسول ہمیشہ اپنی امت میں نہیں رہا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے وفات و وصال اور موت و انتقال کے جواز و امکان کو پہلے ہی جنگ احد کے موقعہ پر یہ آیاتِ کریمہ نازل فرما کر واضح کر دیا تھا تو آپ نے بتلا دیا کہ اس جواز و امکان نے اب فعلیت اور وقوع و تحقیق کی صورت اختیار کر لی ہے لہٰذا اپنے دین اور مذہب، ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہو۔ اس میں کسی قسم کی لغزش اور کمزوری کو راہ نہ دو کیونکہ نبی مکرم ﷺ تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ دکھلانے ، کتاب اللہ کی تعلیم دینے اور دستورِ حیات اور منشورِ زیست و دینے کے لیے تشریف لائے تھے اور وہ دین مکمل طور پر تمہارے پاس موجود ہے ، لہٰذا اس کو مضبوطی سے سینے کے ساتھ لگاؤ۔

و من ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئاً

(سورہ آل عمران ، آیت نمبر ۱۴۴)

اور اگر کوئی برگشتہ ہو بھی گیا تو وہ اپنا ہی نقصان کریگا۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے!

و سیجزی اللہ اشکرین (سورہ آل عمران ، آیت ۱۴۴)

اور دین پر ثابت قدم رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر عطا فرمائیگا۔

علامہ شبیر احمد عثمانی نے فرمایا :

اس آیت کریمہ میں اشارہ نکلتا ہے کہ آنخضرت کی وفات پر بعضے لوگ دین سے پھر جائیں گے اور جو قائم رہیں گے ان کو بڑا ثواب ملے گا اسی طرح ہوا کہ بہت لوگ آنخضرت کے وصال شریف کے بعد مرتد ہو گئے۔ حضرت صدیق اکبر نے ان کو مسلمان کیا اور بعض مارے گئے۔ (صفحہ ۱۱۸)

نیز جو لفظ اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہے تھے اسی قسم کے الفاظ حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت کہے تھے جب شطان نے آوازہ دیا کہ محمد (ﷺ) قتل ہو گئے ہیں حتی کہ بعض صحابہ کرام نے ہتھیار پھینک دیئے اور کہا اب لڑنے اور جنگ کرنے کا کیا فائدہ تو انہوں نے دلیری اور جرات دلاتے ہوئے کہا :

یاقوم ان کان قتل محمد فان رب محمد لم یقتل و ما تصنعون بالحیوۃ بعد رسول اللہ ﷺ فقاتلوا علی ما قاتل علیه رسول اللہ و موتوا علی مامات علیه رسول اللہ

ﷺ ۔

(معالم ، جلد ۱ ، صفحہ ۳۵۸ / وکذافی درمنثور ، جلد۲ ، صفحہ ۸۰)

اے میری قوم اگر محمد ﷺ قتل ہو گئے ہیں تو ربِ محمد جلّ جلالہ و ﷺ تو قتل نہیں ہوا۔ رسول معظم ﷺ کی شہادت کے بعد زندہ رہنے کا کیا فائدہ ؟ تو بھی جہاد کرو اسی دین کے لیے جس کے لیے آپ نے جہاد و قتال کیا اور تمہاری موت بھی اسی دین پر ہونی چاہیے جس پر نبی ﷺ نے زندگی قربان کی۔

الغرض جس طرح حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد دینِ اسلام پر ثابت قدمی کی ترغیب دینا تھا اور بزدلی اور بدحوصلگی سے بچانا پیشِ نظر تھا۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی مقصد تھا نہ وہ جو علامہ صاحب نے کشید کیا اور دور کی کوڑی لائے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان تراشا اور افتراء پردازی سے کام لیا۔

اللہ رب العزت ایسے جہنم کے کتوں سے محفوظ رکھے جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر شرک کی تہمت لگاتے ہیں۔ آمین

تعطیر المنام میں ہے:ومن رأى من الرجال أحداً من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم وكان أعزب تزوج امرأة صالحة ....اور جس مرد نے ازواج النبی ﷺ میں سے کسی ایک کی (خواب میں) زیارت کی اور وہ کنوارا ہو تو اُس کی کسی نیک عورت سے شادی ہوگی۔

وضاحت یہ ہے کہ :امہات المومنین اب جنت میں ہیں تو دیکھنے والا بھی دیکھنے کے وقت جنت میں ہے اور جنت میں کوئی بے زوج نہیں (مسلم:۵۰۶۲:وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَب)، پس اُس بے زوج کی جنتی عورت سے شادی ہو جائے گی۔

دیوبندی نے (وکان اعزب) کا ترجمہ ہی نہیں کیا کیونکہ تھانوی کنوارا نہ تھا، پہلے ہی شادی شدہ تھا:

ومن رأى من الرجال أحداً من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم وكان أعزب تزوج امرأة صالحة .	اور جس کسی شخص نے خواب میں ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو دیکھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ صالحہ عورت سے شادی کرے گا

اگر (وکان اعزب) کا ترجمہ (دراں حالیکہ وہ بے زوج ہو) کرتے تو خیانت سے بچ سکتے تھے۔مگر اپنے مقصد سے اور زیادہ دور ہو جاتے۔منظور نعمانی نے بھی یہ عبارت اسی طرح خیانت کے ساتھ پیش کی تھی اور (وکان اعزب) کا ترجمہ ہضم کر گیا تھا(فتح بریلی کا دل کش نظارہ،ص ۸۱۔فتوحات نعمانیہ:۲۱۵)

تھانوی صاحب نے ۱۳۳۲ھ میں بہشتی زیور کے آخری حصے میں جب مردانہ ''عضو میں درازی اور فربہی لانے والا'' نسخہ لکھا اور فرج کو تنگ وخشک کرنے کا ''مجفف رطوبت ومضیق'' نسخہ لکھا (بہشتی زیور، ج ۱۱ ص ۱۲۹) تو سیکسی SEXY لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھ گئی حتیٰ کہ عزیز الحسن مجذوب کو یہاں تک خارش ہوئی کہ اُس نے تھانوی سے یہاں تک کہہ ڈالا کہ:''میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا حضور (تھانوی) کے نکاح میں''۔......تھانوی نے کہا: ''...... ثواب ملے گا''۔(اشرف السوانح ۲:۲۸)۔.......رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں تھانوی نے اپنے ایک بھانجے کی بیوہ، نوعمر، (بہشتی زیور پڑھ کر مذکورہ نسخوں کا عملی مظاہرہ دیکھنے کی شوقین) شاگردنی سے شادی رچانے کے لئے ایک کشف شائع کیا:

ہو۔ جواب اچھی طرح سوچ سمجھ کر دینا۔

۲۔ جہاں تک خوبصورت چیزوں کو چومنے کا تعلق ہے تو وہ عام مخصوص ہے، اور وہ تمام خوبصورت چیزیں مراد ہیں جن کا چومنا شرعاً اُس بزرگ کے لئے ناجائز نہ تھا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ عام مخصوص کیا ہوتا ہے؟

۳۔ جہاں تک خوبصورت چہرے دیکھنے کا تعلق ہے تو دیکھنے دیکھنے میں فرق ہے۔ حدیث پاک میں النظر الیٰ الوجه الحسن کو بصارت افزا بتا کر ترغیب دی گئی ہے۔ کیا محبوب الٰہی کا دیکھنا اس حدیث کے مطابق نہیں مانا جا سکتا؟ یہ اعتراض دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ بخاری اور شورش کاشمیری کے پیر پر ہے، تو یہ بھی تم نے اپنے آپ پر اعتراض کیا ہے؟

۴۔ جہاں تک رقص کرنے کا تعلق ہے تو اشرفعلی تھانوی نے اسے کئی صحابہ کرام سے بموجودگی رسول اللہ ﷺ ثابت مانا ہے (بوادرالنوادر)۔ کیا جناب کو اس حدیث کا علم ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا ہم پیش کر دیں؟ مزید یہ کہ یہ اعتراض دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ بخاری اور شورش کاشمیری کے پیر پر ہے، تو یہ بھی تم نے اپنے آپ پر اعتراض کیا ہے؟ ؎ کیا کیا نہ کیا خود کو چھپانے کے واسطے عریانیوں کو اوڑھ لیا شال کی طرح

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جناب کے اِن مطاعن میں کوئی وزن نہیں بلکہ یہ تم نے اپنے آپ پر ہی اعتراض کئے ہیں، ...... بہر حال تم نے نانوتوی گنگوہی تعلقات کو غیر ازدواجی ثابت نہ کیا، نہ ہی ازدواجی مشابہت کی تردید کر سکے۔ ...... تمہاری بوکھلاہٹ بھی تمہارے عنوان سے ہی واضح ہے جس میں رشید احمد گنگوہی کو رشید احمد لدھیانوی بنا دیا گیا ہے۔ کیا لدھیانوی سے بھی نانوتوی کا وہی (مثل ازدواجی) تعلق تھا جو گنگوہی سے تھا؟

ہمارے یہ مہربان اپنی مخصوص زبان سے اور دروغ ہائے صریح بیان کرنے سے باز نہ آئے تو پھر انہیں بتایا جائے گا کہ کنجریوں کے فعل زنا کو خدا کا فعل قرار دینے والا کون تھا؟ مقعد میں انگلی پھروا کر حقائق و معارف بیان کرنے والا کس کا ماموں تھا؟ مرد کی بیوی بننے کا شوق رکھنے والے مرد کو مژدہ ثواب کس نے سنایا تھا؟ تھانوی کی (نوجوان اور بیوہ) پردادی کو رات کے وقت مٹھائی کون لا دیتا تھا اور کیوں لا دیتا تھا؟ ایک نامرد کی بیوی نے دو عدد تھانویوں کو جنم کیسے دیا؟ یہ سب کچھ اور مزید کئی چشم کشا انکشافات کے لئے قارئین اب اگلی ٹرن کا انتظار فرمائیں۔ دیکھتے کیوں ہو شکیب اتنی بلندی کی طرف نہ اٹھایا کرو سر کو کہ یہ دستار گرے

سعید قادری کا مسلک کتابوں کے بعد تبدیل ہوا یا نہیں؟......سعید قادری دین فطرت پر پیدا ہوا، پھر وہ دیوبندی بنا اور اہل سنت کے خلاف کتابیں لکھتا رہا۔ پھر وہ سنی بنا اور اہل سنت کے خلاف کتابیں لکھنا چھوڑ گیا۔ اُس کی سابقہ کتابیں چھاپنے والے اُس سے اب کوئی کتاب مزید نہ لکھوا سکے تو سابقہ کتابوں کو نئے ناموں سے چھاپنے لگے۔ سنی بن کر بعد میں اُس نے کئی خطابات کئے۔ اب اُس نے ایک اور مشغلہ اختیار کیا شاید اُسی کی وجہ سے یا کسی ترغیب وترہیب کی وجہ سے وہ بیچارا خاموش ہے۔ آپ دیوبندی اگر واقعی اُس کے پاس تین ماہ پہلے چشتیاں گئے ہیں تو (لیٹر پیڈ یا عظیم الشان جلسے) کا جو معیار ہمارے لئے مقرر کرتے ہیں اُسی معیار پر خود ہی عمل کیوں نہ کرلیا؟ اُس کے لیٹر پیڈ سے ہمارے خلاف کوئی تازہ بیان ہی لکھوالاتے یا خود ہی کوئی عظیم الشان جلسہ برپا کر کے ہمارے خلاف اُس کا خطاب ہی کرا دیتے۔ مگر جس طرح نجدی خود بے اصل یا بد اصل ہوتے ہیں، اسی طرح ان کے بیانات بھی بے اصل یا بد اصل ہوتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں صالحین کی صورۃ میں تمثل شیطان کا ذکر ہے، تاہم صدیقین جو نائب انبیاء ہوتے ہیں اُن کی تصریح نہیں ہے، جب کہ تھانوی نے ابوبکر و عمر کی صورت میں شیطان کے متمثل ہونے کی تصریح کی ہے۔ (دیوبندی مجیب تھانوی کی آگے پیچھے کی کئی سطریں نقل کرنے اور خیانت و تحریف کی راگنی الاپنے کے باوجود بھی اس اعترافی تصریح سے تھانوی کی جان نہ چھڑا سکا)......یاد رہے کہ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ (قبلہ) کعبہ اور حضرت ابوبکرؓ (صدیق) کی صورت میں بھی شیطان متمثل نہیں ہوسکتا۔ کنز العمال: **41484**۔من رآنی فی المنام فقد رآنی ، فان الشیطان لا یتمثل بی ، ومن رأی أبا بکر الصدیق فی المنام فقد رآہ ، فان الشیطان لا یتمثل بہ (الخطیب والدیلمی - عن حذیفۃ)......مجمع الزوائد: عن أبی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی حقا فان الشیطان لا یتمثل بی ولا بالکعبۃ. (رواہ الطبرانی)۔ وقس علی ھذا۔ پس ہر نبی اور ہر صدیق کی صورت پر شیطان کو قدرتِ تمثل نہیں ہے۔ تفسیر حقی میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر تام قطبِ وجود (صدیقِ وقت) کو بھی مستثنیٰ لکھا ہے (روح البیان، سورۃ الاعراف: ۱۹۸)۔ تحفہ نصائح میں کعبہ کے حکم میں شمس و قمر کو بھی ملحق کیا گیا ہے ورنہ عباداتِ موقت بے اعتبار ہو جائیں:

سعید قادری کا مسلک کتابوں کے بعد تبدیل ہوا یا نہیں؟...... سعید قادری دین فطرت پر پیدا ہوا، پھر وہ دیوبندی بنا اور اہل سنت کے خلاف کتابیں لکھتا رہا۔ پھر وہ سنی بنا اور اہل سنت کے خلاف کتابیں لکھنا چھوڑ گیا۔ اُس کی سابقہ کتابیں چھاپنے والے اُس سے اب کوئی کتاب مزید نہ لکھوا سکے تو سابقہ کتابوں کو نئے ناموں سے چھاپنے لگے۔ سنی بن کر بعد میں اُس نے کئی خطابات کئے۔ اب اُس نے ایک اور مشغلہ اختیار کیا شاید اُسی کی وجہ سے یا کسی ترغیب و ترہیب کی وجہ سے وہ بیچارا خاموش ہے۔ آپ دیوبندی اگر واقعی اُس کے پاس تین ماہ پہلے چشتیاں گئے ہیں تو (لیٹر پیڈ یا عظیم الشان جلسے) کا جو معیار ہمارے لئے مقرر کرتے ہیں اُسی معیار پر خود ہی عمل کیوں نہ کر لیا؟ اُس کے لیٹر پیڈ سے ہمارے خلاف کوئی تازہ بیان ہی لکھوا لاتے یا خود ہی کوئی عظیم الشان جلسہ برپا کر کے ہمارے خلاف اُس کا خطاب ہی کرا دیتے۔ مگر جس طرح نجدی خود بے اصل یا بد اصل ہوتے ہیں، اسی طرح ان کے بیانات بھی بے اصل یا بد اصل ہوتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں صالحین کی صورۃ میں تمثل شیطان کا ذکر ہے، تاہم صدیقین جو نائب انبیاء ہوتے ہیں اُن کی تصریح نہیں ہے، جب کہ تھانوی نے ابوبکر و عمر کی صورت میں شیطان کے متمثل ہونے کی تصریح کی ہے۔ (دیوبندی مجیب تھانوی کی آگے پیچھے کی کئی سطریں نقل کرنے اور خیانت و تحریف کی راگنی الاپنے کے باوجود بھی اس اعترافی تصریح سے تھانوی کی جان نہ چھڑا سکا)...... یاد رہے کہ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ (قبلہ) کعبہ اور حضرت ابوبکرؓ (صدیق) کی صورت میں بھی شیطان متمثل نہیں ہو سکتا۔ کنز العمال: **41484**۔ من رآنی فی المنام فقد رآنی، فان الشیطان لا یتمثل بی، ومن رأی أبا بکر الصدیق فی المنام فقد رآہ، فان الشیطان لا یتمثل بہ (الخطیب والدیلمی - عن حذیفۃ)...... مجمع الزوائد: عن أبی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأنی فی المنام فقد رأنی حقا فان الشیطان لا یتمثل بی و لا بالکعبۃ. (رواہ الطبرانی)۔ وقس علی ھذا۔ پس ہر نبی اور ہر صدیق کی صورت پر شیطان کو قدرتِ تمثل نہیں ہے۔ تفسیر حقی میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر تام قطبِ وجود (صدیقِ وقت) کو بھی مستثنیٰ لکھا ہے (روح البیان، سورۃ الاعراف: ۱۹۸)۔ تحفہ نصائح میں کعبہ کے حکم میں شمس و قمر کو بھی ملحق کیا گیا ہے ورنہ عباداتِ موقت بے اعتبار ہو جائیں:

......اب سمجھا جاسکتا ہے کہ نانوتوی کونسے خدا کی گود میں بیٹھا کرتا تھا۔ اور یہ کہ نانوتوی ایک ''گودا'' (عادی گودنشین) تھا۔......اور آج کل طارق جمیل صاحب بھی ''گودا'' (گودنشین) بننے کی دعا کرتے ہیں۔

۷۔نانوتوی جی تو بچوں کا کمر بند بھی کھول دیا کرتے تھے (ارواح ثلاثہ، حکایت :۲۷۵)۔بچوں کا کمر بند کھول کر وہ کیا دیکھنے کی عادت پوری کرتے تھے؟ چھوٹے بچوں کے کمر بند کھولنا بانی دارالعلوم دیوبند کی سنت ہے، جنہوں نے اپنے بچوں کے کمر بند نہ کھلوانے ہوں وہ اپنے بچوں کو دیوبندی مدارس میں نہ بھیجیں۔

۸۔نانوتوی جی نے اپنی اِس بیماری کو دبے لفظوں میں یوں بیان کیا:......''میں بے حیا ہوں''......(سوانح قاسمی، ۱:۳۹۹)۔تھانوی جی نے اسی لئے دیوبندیوں کو تھوڑا بے شرم بننے کی اجازت دیتے ہوئے کہا: ''زیادہ بے شرم بننے کی ضرورت نہیں'' (بہشتی زیور، ۹:۴۸)۔یاد رہے کہ دیوبندیوں کی حرکتیں دیکھتے ہوئے تھانوی جی نے گاجر مولی کے متعلق کہا کہ یہ خراب غذائیں ہیں۔ (بہشتی زیور، ۹:۶)۔گاجر مولی نے کن کن ہندوستانی حوروں یعنی دیوبندیوں کو خراب کیا؟

۹۔محمود الحسن نے نانوتوی گنگوہی تعلقات کو واشگاف لفظوں میں یوں بیان کیا:

ے ان میں جو ربط ہے ہم نے تو نہ دیکھا نہ سنا دونوں دلدادہ ہیں اور دلبر و جاناں دونوں

قربِ جسمانی پہ ہے اُن کے تعلق کا مدار ـــــ(قصیدہ مدحیہ ص:۲۔۳)

کیا اب بھی کوئی کسر رہ گئی ہے؟ ے نانوتوی دلہن بنے تو گنگوہ کا دولہا دیوبندی مناظر کو مبارک یہ عروسی

۱۰۔تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے:......''حضرت امام ربانی (گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم......'' (کتاب تذکرۃ الرشید، ۱:۳۴۷)......رفیق جانی اور رفیق حیات میں یہاں پر جو فرق ہو وہ بیان کرو؟

یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ قاسم نانوتوی دراصل رشید احمد گنگوہی کا ایک ''گودا'' (گودنشین) تھا۔

دیوبندیوں کے طعنوں کے مختصر جواب:

۱۔گدھی سے بدفعلی کو ہم حقیقت نہیں سمجھتے بلکہ عالم خیال اور دکھلاوا سمجھتے ہیں، مگر تم دیوبندی اُس بات کو حقیقت واقعی بھی قرار دیتے ہو اور تذکرہ غوثیہ اور طبقات شعرانی کی تعریفیں بھی کرتے ہو۔ تو تمہارے نزدیک حقیقت میں گدھی سے بدفعلی کرنے والے بھی ولی اللہ ہوئے یا نہیں؟۔یہ اعتراض بے وقوفی کی وجہ سے تم اپنے آپ پر کرتے

نانوتوی اور گنگوہی کے باہمی تعلق کا مدار، مثلِ زوجین، قربِ جسمانی پر تھا؟

۱۔قاسم نانوتوی دلہن بنی اور رشید گنگوہی دولہا بنا۔خواب (تذکرۃ الرشید،۲:۲۸۹......۱:۲۴۵) اور نانوتوی کو اپنی دلہن بنانا گنگوہی کا ایک دیرینہ خواب تھا۔ ے نانوتوی دلہن بنے تو گنگوہ کا دولہا دیوبندی مناظر کو مبارک یہ عروی

۲۔گنگوہی جی نے کسی نابلسی یا ابن سیرین سے خواب کی تعبیر بھی پوچھنے کی ضرورت نہ رہنے دی اور خود ہی تعبیر کر دی کہ:''سو جس طرح زن و شوہر کو ایک دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اُسی طرح مجھے اُن سے اور اُنہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے''۔(تذکرۃ الرشید،۲:۲۸۹)۔ ے نانوتوی دلہن بنے تو گنگوہ کا دولہا دیوبندی مناظر کو مبارک یہ عروی

۳۔مزید قاسم نانوتوی کی نسوانیت اور اپنی رجولیت اور قوامیت کا اقرار کرتے ہوئے گنگوہی جی نے فرمایا:''آخر اُن کے بچوں کی تربیت کرتا ہی ہوں''۔(تذکرۃ الرشید،۲:۲۸۹......۱:۲۴۵)۔

۴۔گنگوہی جی نے وضاحت کردی کہ جس طرح کا فائدہ شوہر کو صرف اپنی بیوی سے اور بیوی کو صرف اپنے شوہر سے ہی پہنچتا ہے، اُسی طرح کا فائدہ ہم دونوں کو بھی ایک دوسرے سے پہنچا ہے۔......اِس سے زیادہ کھل کر جناب گنگوہی صاحب اور کیا اظہار فرما سکتے تھے؟اور اُنہوں نے کونسی بات پیچھے چھوڑی جو تعبیر طلب ہو اور جس کے لئے ابن سیرین یا علامہ نابلسی کے سنگِ در پر جبہ سائی کرنی پڑے۔

۵۔رہی سہی کسر گنگوہی جی نے دن دہاڑے نانوتوی جی کو اِس طرح ساتھ لٹا کر پوری کردی کہ خود نانوتوی کو ہی شرم آگئی اور اُس نے شرماتے ہوئے کہہ دیا کہ:......''میاں !!! کیا کر رہے ہو؟ یہ لوگ کیا کہیں گے؟''......یعنی ایسا کام تنہائی میں کیا کرو، جب لوگ موجود ہوں تو پھر نہیں۔مگر خواب میں میاں بیوی بننے کے بعد اب میاں کو کون روک سکتا تھا۔فرمایا:......''لوگ کہیں گے۔کہنے دو''......(ارواحِ ثلاثہ، حکایت:۳۰۵)۔کیا بیداری کی اِس قابلِ اعتراض حالت کی بھی علامہ نابلسی اور ابن سیرین نے کوئی تعبیر فرمائی ہے؟......کیا گنگوہی جی کی اپنی تعبیر کی مزید تائید نہیں ہے؟ ے گنگوہی سے نانوتوی کا ربط بدن تھا وہ ساتھ لیٹتا تھا جیسی زال کی طرح

۶۔نانوتوی جی نے خواب دیکھا کہ وہ خدا کی گود میں بیٹھا ہے(سوانح قاسمی،۱:۱۳۲)۔مگر خدا تو گود سے پاک ہے ،یہ عقدہ مرثیہ گنگوہی سے کھلا کہ رشید گنگوہی کو بھی ایک حلقہ میں خدا سمجھا گیا ہے، محمود الحسن نے کہا:

تمہاری تربتِ انور کو دے کر طور سے تشبیہ کہوں ہوں بار بار اَرِنی میری دیکھی بھی نادانی۔

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

★

از ــــــ

شورش کاشمیری

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

★

از ــــــ

شورش کاشمیری

دینا اور پھر اُس تشبیہ پر اپنی من پسند تعبیر کی عمارت استوار کرنا......اور کم سن عورت ہاتھ لگے گی جیسی حامیانہ زبان استعمال کرنا......اور وہی قصہ یہاں ہے کہ کر رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنی طرح کشف تراش اور خواب گھڑنے والا بتانا (گستاخی) ضرب (گستاخی) ضرب (گستاخی) ہے۔......بیوی کو اپنی ماں کا درجہ دینے والے کی بیوی اُس پر حرام ہو جاتی ہے اور اپنی ماں کو تشبیھی طور پر اپنی بیوی جاننے والا بے غیرت تو دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے جھوٹے خواب ایجاد کرنا ہرگز جائز نہیں اور ناپسندیدہ خواب دیکھ کر تعوذ باللہ کی تعلیم دی گئی ہے اور اُن کو آگے بیان کرنے سے روکا گیا ہے۔......پھر جو لوگ بیداری میں گستاخانہ عبارات لکھ چکے اور تائب نہ ہوئے تو اُن کے گستاخانہ خوابوں کی کوئی درست تعبیر اُن کے لئے کیونکر سودمند ہو سکتی ہے جب اُن کے خواب و خیال ایک جیسے ہی نظر آئیں؟

دیوبند کے کسی مولوی سے یہ کہہ کر تو یہ دیکھئے کہ:

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا　　　ساری صورت جناب کی سی تھی

پھر آپ لاکھ عمدہ تعبیر پیش کریں کہ اِس سے آپ کا اہل حق ہونا ثابت ہوتا ہے ورنہ وہ دھوکہ دینے کیلئے آپ کی صورت میں نہ آتا۔......دیوبندی صاحب یہ اچھی تعبیر سُن کر بھی اس خواب کو اپنی گستاخی ہی کہیں گے......

تو کیا گستاخانہ عبارات کے ساتھ ان کی بھڑاس نہیں نکلی تھی کہ گستاخانہ خواب بھی شائع کرتے ہیں۔حالانکہ ناپسندیدہ خواب آگے بیان نہ کرنے کی تعلیم ہے چہ جائیکہ من گھڑت خواب کبھی کشف کہہ کر اور کبھی خواب کہہ کر اپنی بدباطنی کا پرچار کیا جائے۔

بنتِ ام زرع کے متعلق ام المومنین کے الفاظ (ملء کسائها) کی جو شرح شارحینِ حدیث نے کی، وہی ان متنازعہ اشعار میں مذکور ہے اور اشعار تشبیب قصیدہ کے اندر ہیں۔پھر حدائق بخشش حصہ سوم کی ترتیب کا ذمہ دار مرتب ہے، اُس نے بھی (علیحدہ) کی سرخی لگائی، پھر اُس نے توبہ بھی شائع کی۔اللہ تو توبہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے، مگر دیوبندیوں کو نہ تو خود توبہ کرنا پسند ہے، نہ ہی دوسرے توبہ کرنے والے پسند ہیں۔

ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔انہوں نے مجھ سے کہا۔میرا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آئے گی۔اس مناسبت سے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔وہی قصہ یہاں ہے۔(رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ)

پندرہ سال بعد الافاضات الیومیہ میں ۲ رمضان ۱۳۵۰ھ کو لکھوایا کہ:

میں نے یہ ایک خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی،وہی نسبت ان کو ہے۔

پندرہ سال پہلے وہ کشف تھا،اور صاحبِ کشف بھی کوئی اور تھا......مگر پندرہ سال بعد وہ خواب بن گیا اور صاحبِ خواب خود اشرفعلی تھانوی ہی بن گیا۔......۲۱ محرم ۱۳۵۴ھ کو مناظرہ بریلی میں منظور نعمانی نے مولانا سردار احمد صاحب کی تردید کرتے ہوئے کہا:

''ایک جھوٹ تو آپ نے یہ بولا کہ خود مولانا اشرفعلی صاحب نے وہ خواب دیکھا،حالانکہ یہ آپ کا خالص جھوٹ ہے،وہ خواب کسی دوسرے شخص کا ہے''(فتح بریلی کا دلکش نظارہ:۸۰۔فتوحات نعمانیہ:۶۱۵)

اب نعمانی جی کون بتائے کہ اگر یہ جھوٹ ہے تو اِس جھوٹ کے موجد بھی جناب تھانوی جی ہیں......بہر حال کشف کی کہانی کو سچ مانیں تو خواب کی کہانی جھوٹ بنتی ہے اور اگر خواب کی کہانی کو سچ سمجھیں تو پھر کشف کا ڈھونگ کیوں رچایا گیا تھا؟......وجہ صرف محبوبہ کا وصل وحصول تھا۔......چنانچہ الافاضات الیومیہ میں (عشق،مُشک تے کھنگ خشک کی طرح یہ) حقیقت بھی کھل گئی اور مذکورہ مقام پر خود تھانوی نے ہی کہہ ڈالا کہ:

''جی چاہتا تھا کہ ایسی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے......اُن کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے کوئی صورت نہ تھی''۔

بہر حال اپنی محبوبہ سے ملنے کے لئے جھوٹے خواب گھڑنا اور اُس کو ام المومنین عائشہ صدیقہ سے تشبیہ

www.express.com.pk

DAILY EXPRESS

MONDAY, APRIL 28, 2008

اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، رحیم یار خان، سکھر اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد قومی روزنامہ

جلد 6 شمارہ 251 | پیر 21 ربیع الثانی 1429ھ 28 اپریل 2008ء 15 بیساکھ 2065ب فون: 76-6782371 صفحات 16 قیمت 7 روپے

www.express.com.pk

DAILY EXPRESS

MONDAY, APRIL 28, 2008

اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، رحیم یار خان، سکھر اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد قومی روزنامہ

جلد 6 شمارہ 251 | پیر 21 ربیع الثانی 1429ھ 28 اپریل 2008ء 15 بیساکھ 2065ب فون: 76-6782371 صفحات 16 قیمت 7 روپے

روزنامہ ایکسپریس ملتان، پیر 28 اپریل 2008ء

بقیہ نمبر 1

اور ایک ہزار برطانوی امیر ترین لوگ چار سو ارب پونڈ (آٹھ سو ارب ڈالر) کی مجموعی دولت کے مالک ہیں۔ برطانیہ کے پہلے 175 امیر ترین لوگوں میں 40 کا تعلق دوسرے ملکوں سے ہیں اور انہوں نے برطانیہ کے اچھے معاشی حالات کی وجہ سے برطانیہ میں مستقل سکونت اختیار کر رکھی ہے۔ برطانیہ کے دس امیر ترین لوگوں میں دو بھارتی نژاد جبکہ دو کا تعلق روس سے ہے۔ بھارتی نژاد لکشمی متل نے ایک مرتبہ پھر برطانیہ کے امیر ترین شخص ہونے کا اعزاز برقرار رکھا ہے۔ سٹیل کی صنعت سے وابستہ لکشمی متل کی دولت 27.7 ارب پونڈ ہے جو پچھلے سال کے مقابلے میں آٹھ ارب پونڈ زیادہ ہے۔ برطانیہ کے دوسرے امیر ترین شخص روسی نژاد ابراہموچ ہیں۔ ابراہموچ برطانیہ کے مشہور فٹبال کلب چیلسی کے مالک اور روس میں تیل کی صنعت میں بڑے حصہ دار ہیں۔ ابراہموچ گیارہ ارب پونڈ کے اثاثوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔ برطانوی ڈیوک آف ویسٹ منسٹر

بقیہ نمبر 9

ہو گیا، برفباری سے متاثرہ باڑی ازسر نو نصب اور ہوائی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

بقیہ نمبر 10

گائے ذبح کرنا یا اس کا گوشت کھانا غیر اسلامی ہے لہذا مسلمان گائے ذبح کرنے اس کا گوشت کھانا یا گائے کی کھالوں کی تجارت کرنے سے باز رہیں۔ بھارتی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند کے دارالافتا کے سربراہ مفتی حبیب الرحمٰن نے مظفر نگر کے ایک رہائشی حاجی محمد اسرار کی طرف سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں دیا فتوے میں انہوں نے مزید کہا کہ گائے کا گوشت کھانے والے بھینسوں بکرے اور چکن یا مچھلی کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ شریعت قانون کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دیتی۔

بقیہ نمبر 11

چار باتوں کا جواب مع اضافی تشریحِ شعر:

<u>پہلی بات</u>: گستاخِ رسول ہمارے نزدیک پہلے ہی بے نکاح ہیں تو وہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں اپنی موجود یا ناموجود بیوی کو تین طلاق دیں یا نہ دیں، ہمارے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ پھر جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو، وہ باطل ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے: ما بال رجال یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ کل شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل۔ کیا حال ہوگا اُن لوگوں کا جو ایسی شرطیں لگائیں گے جو قرآن میں نہیں، ہر وہ شرط جو قرآن میں نہ ہو باطل ہے۔ کیا اگر مضمون نگار بے زوج ہو تو اِس شرط کے بعد جو مرضی بکتا رہے۔

جب دعویٰ کا "ثبوت" دیا جا رہا ہو تو صاحبِ دعویٰ سے "قسم" کا مطالبہ نہیں کیا جاتا، بے نکاح دیوبندی نے اپنی جہالت سے سہ طلاق کی قسم کے ساتھ کلام کیا ہے۔ ورنہ ان کے یہاں پہلے ہی حرام کی کونسی کمی ہے؟

ہاں! کتاب اللہ کی رو سے جھوٹے پر اللہ کی لعنت بھیجی جاتی ہے۔ دیوبندی چاہتا تو یہ شرط لگا سکتا تھا مگر پتہ نہیں اُس کو یہ شرط کیوں اچھی نہ لگی۔...... بہر حال اِس سلسلے میں جوابا میرا ایمان یہ ہے کہ میرا ایک بھی حوالہ غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کرلوں گا۔

اشارات فریدی ملفوظات ہیں، جو خواجہ صاحب کی ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر سے ٹکراتے ہیں۔ جامع

ملفوظات مولوی رکن دین پر جعلسازی کا الزام ہے، مولوی غلام احمد اختر قادیانی کی دوستی اور سازش سے ملفوظات میں فرضی خطوط داخل کئے گئے۔ اور اسی طرح مرزا قادیانی کے نکاح خواں (نذیر حسین دہلوی) ہر مرزا کو مردِ صالح کہنے والے (رشید احمد گنگوہی)، مرزا کی طرح آیت خاتم النبیین کے اجماعی معنی کو ٹھکرا کر نئے معنی پیش کرنے والے (قاسم نانوتوی) اور دیگر وہابیہ کی تعریف میں بھی وہ باتیں داخل کی گئی ہیں جو خواجہ صاحب کی تحریر سے متصادم ہونے کی وجہ سے الحاقی اور جعلی اور موضوع ہیں۔ چنانچہ خواجہ صاحب نے فوائدِ فریدیہ میں دوزخی فرقوں میں وہابیہ اور مرزائیہ کے بھی نام لکھے ہیں، اسی طرح مناظرہ بہاولپور میں اسماعیل دہلوی، رشید گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل انبیٹھوی کی عبارات سامنے آئیں تو خواجہ صاحب نے اُن کو اہلِ سنت سے خارج کہا تھا (تقدیس الوکیل، تذکرۃ الخلیل)۔ اِن تحریروں کے ہوتے ہوئے اشاراتِ فریدی ملفوظات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

البتہ دیوبندیوں کو یہ کتاب معتبر اِس لئے نظر آتی ہے کہ اس میں ان کی کئی باطل باتوں کو سہارا مل سکتا ہے، پھر ان کے امیرِ شریعت عطاءاللہ شاہ بخاری نے خواجہ صاحب کی شان میں سواطع الالہام میں لکھا ہے کہ:

؎ ہر کہ بدگفت خواجہ مارا ہست او بے گماں یزید پلید (تجلیاتِ صفدر، ج ۱، ص ۵۴۸)

یعنی جس نے ہمارے خواجہ غلام فرید کو برا کہا تو وہ برا کہنے والا شخص یقیناً ہمارے دور کا یزید پلید ہے۔ اب اگر اشاراتِ فریدی کو ہماری طرح غیر معتبر مانو تو آپ کی مرضی اور اگر مکمل کتاب اشاراتِ فریدی کو معتبر مان کر خواجہ صاحب کو برا کہہ کر یزید پلید بنو تو آپ کی مرضی۔ ع ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جاتے ہیں۔

دوسری بات: الحق المبین میں علامہ صاحب نے دیوبندیوں سے اصولی اختلاف ذکر کیا ہے، جس سے دیوبندیوں کی تکفیر و تضلیل لازم آتی ہے۔ ان تکفیر و تضلیل والی عبارات کے بعد بھی باقی سب کچھ حق نہیں ہے کیونکہ تکفیر و تضلیل کے نیچے تفسیق کا درجہ موجود ہے، نہ کہ سب حق کا درجہ۔ پھر مذکورہ عبارات چھوڑنے یا ignore کرنے سے دیوبند مسلک حق نہیں ہو جائے گا، بلکہ ان عبارات پر کفر و ضلالت کا شرعی حکم لگانے سے اور ان کے قائلین پر بھی شرعی حکم لگانے کے بعد پیچھے جو بچے گا وہ دیوبندی مسلک ہی نہیں ہو گا وہ سنی حنفی مسلک رہ جائے گا اور اُس کے حق ہونے کے ہم اب بھی قائل ہیں۔

تیسری بات: جی دیوبند سے منسوب صرف وہی لوگ کافر و گمراہ ہیں جو گستاخانہ عبارات کے قائل

ہیں، بے خبر و غافل پر کوئی فتویٰ نہیں، بلکہ اُن کو ہم اصطلاحی معنوں میں دیوبندی ہی نہیں سمجھتے۔ چنانچہ الحق المبین کی ابتدا میں ہی لکھا ہے کہ: ''اگرچہ وہابی دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے۔ اور جس کے سر برآوردہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبانِ خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں......'' اور اس سے پہلے پیشِ لفظ میں آپ نے لکھا ہے: ''کوئی مکتبہ خیال ہو ہمیں کسی سے عناد نہیں، البتہ منکرینِ کمالاتِ نبوت اور منقصینِ شانِ رسالت سے ہمیں طبعی تنفر ہے''۔

<u>چوتھی بات</u>: جو بھی کفریہ عبارات کو غیر اسلامی نہیں کہتا اُس پر لزومِ کفر عائد ہوتا ہے، اگرچہ کوئی ہو۔ اور اگر کوئی اتمامِ حجت ہو چکنے کے بعد بھی کفریہ عبارات کو غیر اسلامی نہیں کہتا تو وہ التزامِ کفر کر چکا، وہ کافر ہے۔ و ما علینا الا البلاغ المبین۔

☆☆

حدائق بخشش کا شعر:

؎ کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

شعر کی کچھ وضاحت تو میں پہلے عرض کر چکا ہوں، مزید وضاحت حاضر ہے۔ بخاری شریف (کتاب الفتن، باب اذا قال عند قوم شیئا ثم خرج فقال بخلافه) میں حدیث ہے: إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی او عرب والو! تم جانتے ہو کہ تم تو ذلت و قلت و ضلالت کے حال میں تھے اور اللہ نے تمہیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اس حال سے نکالا۔ یعنی

؎ تھے قلت و ذلت میں اے عربیو تم یہ کثرت یہ عزت کسی کی عطا ہے۔

اس سبب کثرت و عزت پر بیشمار درود و سلام ہوں، سلام کے زیرِ بحث شعر میں کثرت و عزت سے مراد وہی صاحبِ کثرت و عزت ہیں ﷺ۔ سرکار ﷺ نے خود ہی فرمایا ہے: جعل الذلة والصغار علیٰ من خالف امری (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب ما قیل فی الرماح) یعنی ذلت و رسوائی کا تعلق اُس سے ہے جو میرے حکم کا مخالف

ہے۔باقی کفار کے مظالم وتذلیل برداشت کرنا بظاہر ذلت نظر آتا ہے مگر حقیقت میں عزت وغلبہ مسلمانوں کا ہی رہا کہ مظالم برداشت کئے مگر کفار کی بات نہ مانی اور حق کو مغلوب نہ ہونے دیا، صلح حدیبیہ میں بھی مسلمان بظاہر مغلوب نظر آتے تھے مگر حقیقت میں فاتح اور غالب وعزیز مسلمان ہی تھے۔الغرض ہر حقیقی عزت میرے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کرم میں رکھ دی گئی۔آپ عینِ عزت ہیں، منبع عزت ہیں۔عنداللہ اکرم علی الاطلاق ہیں۔

اللہ کے یہاں، اللہ کی شان کے سامنے، اللہ کے روبرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عزت والے سے زیادہ عزت والے ہیں، بلکہ ہر عزت والے کو عزت ملنے کا سبب ووسیلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء واولیاء وملائکہ کونشانہ بنا کر عنداللہ چمار (ذلیل ترین) سے بھی زیادہ ذلیل کہنے والے دراصل اُسی پرانی آواز کی صدائے بازگشت ہیں جس کا ذکر قرآن میں ہے کہ :یَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ۔(المنافقون:۸) کہتے ہیں کہ مدینہ جا کر "اعز" (معزز ترین لوگ) نکال دیں گے "اذل" (ذلیل ترین لوگوں) کو۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے لئے منافقوں نے ذلیل کی SUPERLATIVE FORM (تفضیلِ کل) کی صورت استعمال کی اور تقویۃ الایمان کا مصنف اور ہم نوا بھی چمار (ذلیل ترین) سے بھی ذلیل کے لفظ بول رہے ہیں۔اللہ ایسے گستاخ لوگوں کو دنیا وآخرت میں چمار سے بھی ذلیل کرے۔آمین۔اپنے اپنے ایمان اور ذوق کی بات ہے ،امام احمد رضا نے فرمایا ہے :

؎ زہے عزت و اعتلائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

؎ عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

؎ وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

بیاناتِ جمیل
تقاریر کا حسین مجموعہ
مرتب
اول
مکتبہ رحمانیہ

عتاب میں محبت:

آپ ﷺ نے منافقین کو اجازت دے دی تبوک کی لڑائی میں۔ اللہ تعالی کو پسند نہیں آیا تو اللہ تعالی نے پوچھا: کیوں اجازت دی؟ یہ پوچھا کیوں اجازت دی۔ لیکن آپ ﷺ کا اللہ کے ہاں مقام کیا ہے؟ اس میں تھوڑا سا عتاب تھا۔ کیوں اجازت دی؟ لیکن اس خوبصورت طریقے سے اللہ تعالی نے خطاب فرمایا کہ پہلے معافی کا اعلان فرما دیا:

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ

"اللہ نے آپ (ﷺ) کو معاف کر دیا۔ پر یہ بتاؤ ان کو اجازت کیوں

دی تھی؟''

سبحان اللہ! کیا عجیب ہے۔ اللہ اکبر! جرم آپ کا۔ آپ معاف ہیں۔ اللہ نے آپ (ﷺ) کو معاف کردیا۔ پر یہ بتاؤ کہ انہیں اجازت کیوں دی؟ لِمَ اَذِنتَ لَھُم اگر کسی بات پہ اللہ نے عتاب بھی کیا تو اس محبت کے ساتھ کیا کہ پہلے اعلان ہو رہا ہے کہ ہم نے آپ (ﷺ) کو معاف کیا۔

دیگر انبیاء (علیہم السلام) پر آپ (ﷺ) کی برتری:

ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہے ہیں:

لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ۔

''یا اللہ! مجھے ذلیل نہ کرنا' قیامت کے دن۔''

چند آیات مبارکہ موازنہ کے لئے پیشِ خدمت ہیں

آیت نمبر 1

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ.

(سورۃ الفتح آیت: ۱، ۲)

ترجمہ...... اشرف علی تھانوی دیوبندی:

"بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔"

ترجمہ...... محمود الحسن دیوبندی

"ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔"

ترجمہ...... وحید الزمان اہل حدیث

"(اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہے) ہم نے تجھ کو کھلم کھلا فتح دی فتح اس لئے (کہ تو اللہ کا شکر کرے اور) اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے"

ترجمہ...... ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی، وہابی

"اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرادی تا کہ تم اس فتح کے شکریہ میں دین حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ

کوشش کرو اور خدا اس کے صلہ میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کروے۔" (معاذ اللہ)

ترجمہ...... اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

"بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔"

مسلمانو! غور فرمایئے! دیوبندیوں اور نجدی وہابی مولویوں کے تراجم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بھی گناہ گار تھے اور آئندہ بھی گناہوں کی امید تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ایک سند دینا پڑی کہ ہم نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے۔ (معاذ اللہ)

جبکہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں انہیں گناہ گار سمجھنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

جیسا کہ شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۵۱ میں ہے:

"تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے، کفر اور بری باتوں سے پاک ہیں۔"

خزانۃ الروایات قلمی نسخہ صفحہ ۴۴۳ پر ہے:

"جس کسی نے صفت یا شان میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس بال شریف کی بھی بے ادبی یا توہین کی وہ

nafseislam WWW.NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

کافر ہو گیا۔"

اسی خزانۃ الروایات میں ہے:

"اگر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم درویش تھے یا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میلے تھے یا کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن بڑھے ہوئے تھے تو مطلقاً کافر ہو گیا۔ جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا میلا ہے اور اس سے عیب مقصود ہو تو بطور کفر قتل کر دیا جائے۔"

اے مسلمانو! یاد رکھو کہ مشکوٰۃ باب الوسوسہ میں ہے کہ:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو شیطان چھو بھی نہیں سکا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرین یعنی ساتھ رہنے والا شیطان تو مسلمان ہی ہو گیا اس لئے یہ حضرات شیطانی وسوسہ سے بھی محفوظ ہیں اور نفسِ امارہ سے بھی پاک ہیں"۔

بلکہ یہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے جن غلاموں پر نگاہِ کرم فرما دیں وہ بھی شیطان سے محفوظ رہتے ہیں اور شیطان اُن سے ڈر کر بھاگتا ہے۔

جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ:

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جس راستہ سے گزرتے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہو گا

اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے جبکہ سورہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتح کی اس آیت مبارکہ میں ''لک'' میں ''ل'' سبب کے معنی میں آیا ہے اس لئے امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن ''کنزالایمان'' ہی بہترین ترجمہ ہے۔

دیوبندی وہابی مولویوں کے ترجمہ کی یہی غلطی انگریزی ترجموں میں منتقل ہوتی گئی ہے جیسا کہ قرآن مجید کے ایک انگریز مترجم (اے ۔جے آربری)A.J.Arberry نے اپنے ترجمہ میں اس آیت کا ترجمہ اس طرح سے کیا ہے۔

"Surely We have give thee (you) a manifest victory that God may forgive thee (you)tah former and the Latters sins."

ایک اور انگریز مترجم MARMANDUKE PITCHAL کا ترجمہ بھی دیکھئے:

(1) LO!We have given thee (O. Muhmmad) a signal victory.

(2) That Allah may for give thee of taht sin,that which is Pastand that which is to come.

WWW.NAFSEISLAM.COM

غور کیجئے!......آہ!

انگریزی تراجم کو دیکھ کر دل دہل کر رہ گیا ہے۔ آنکھیں اگر خون کے آنسو روئیں

تب بھی کم ہے کہ انگریزی تراجم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ (نعوذ باللہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گناہ گار تھے، اور مزید گناہوں کی امید تھی۔ (معاذ اللہ)

غور کیجئے......آہ!

ابنِ عبدالوہاب نجدی کے پیروکار یعنی نجدی وہابی، اہلحدیث، علمائے دیوبند اور رائے ونڈ کی تبلیغی جماعت والوں کی بدعقیدگی اور گستاخیوں نے نئے نئے انگریز محققین اور دوسرے غیر مسلموں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں زبان درازی اور گستاخیوں کا موقع دے دیا ہے۔ آگے مزید ملاحظہ فرمائیں اور دیوبندیوں، وہابیوں کی گستاخیوں کو دیکھ کر محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آنسو بہائیں۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

اسے سنت کے مطابق قرار دینا غضب الٰہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے اور اس سے توبہ کرنا فرض ہے۔

(رسالہ امداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص: ۳۵ از اشرف علی تھانوی)

دیوبندی مولوی نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پل صراط پر سے گرنے سے بچالیا

۶......رشید احمد گنگوہی کے شاگرد رشید حسین علی دیوبندی "بلغۃ الحیران مبشرات" میں لکھتے ہیں:

"کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گر رہے ہیں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا اور گرنے سے بچالیا۔ (معاذ اللہ)

(بلغۃ الحیران مبشرات ص: ۸. دلائل السلوک ص:۱۹۶)

كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ

الحمد للہ کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب مستطاب مجموعہ لاجواب
تفسیر کلام مجید و شرح قرآن حکیم بطرز جدید و وجہ لطیف و انیق المسمیٰ

بُلغة الحیران فی ربط آیات الفرقان

از زبدۃ المفسرین، عمدۃ المحدثین، رئیس الفقہاء، الصوفی الصافی، مولانا حسین علی عفی عنہ الحنفی المجددی
تلمیذ ارشد مولانا رشید احمد القطب الگنگوہی قدس سرہ و مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ
بانی مظاہر العلوم سہارن پور

(مولوی حسین علی صاحب پلیڈر نے حمایت اسلام پریس لاہور میں باہتمام شیخ حسن الدین پرنٹر چھپوا کر دان بھچراں ضلع میانوالی سے شائع کیا)

تعداد ۱۵۰۰

اب، فقد سید اجازہ الشاہ ابوسعید اجازہ الشاہ عبد العزیز اجازہ الشاہ ولی اللہ الدہلوی قال ولی اللہ الدہلوی قرأت القرآن کلہ علی محمد فاضل السندی قال تلوتہ علی الشیخ القراء عبد الخالق قال قرأت علی الشیخ البقری والبقری تلا علی الشیخ عبد الرحمن الیمنی قرء علی والدہ الشیخ شحاذہ الیمنی قرء علی الشیخ ابی نصر الطبلاوی قرء علی الشیخ الاسلام ذکریا تلاوتہ علی برہان القلقع ورضوان ابی نعیم العقبی قرء علی سنبا علی محمد بن علی بن محمد بن علی بن یوسف الجزری صاحب کتاب النشر قال الجزری قرأت القرآن علی ابی العباس احمد بن الحسین قال قرأتہ علی والدی قرأ علی ابی محمد القاسم قال قرأت علی احمد بن علی ومحمد بن سعید ومحمد بن ایوب قال کلہم قرأت علی علی بن خلف البطلی قرء علی سلیمان بن نجاح قال قرأت علی مؤلف التیسیر ابی عبد اللہ الدانی قرء علی طاہر بن غلبون قرأ علی علی بن محمد المقری قرء علی احمد بن سہل قرء علی عبید بن الصباح قرء علی حفص قرء علی عاصم واخذ عاصم القرآن عن عبید بن حبیب وعن زر بن حبیش اما عبید بن حبیب فعن عثمان بن عفان وعلی ابن ابی طالب وابی بن کعب وزید بن ثابت وابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واخذ زر عن عثمان بن عفان وابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و سادواتنا معہم اجمعین۔

مبشرات

رأیت سیدی محمد عثمان اعطانی تفسیر القرآن صغیر الحجم نقلت اہو تفسیر جمیع القرآن قال نعم ورأیت انی اعطیت التفسیر من الرب تعالی ورأیت انہ علیہ الصلوۃ والسلام اخذنی فی حجرہ وادخل لسانہ المبارک فی فمی والقی لعابہ فی فمی ورأیت ان علیاً رضی اللہ تعالی عنہ یامرنی بتصنیف تفسیر القرآن ورأیت ان اللہ ...... تبارک وتعالی یقول لی غفرت لک ولمن اتبعک رأیت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عانقنی وذہب بی فی معانقتہ علی الصراط الی جل منہ رأیت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب لی ...... ختم علیہ بیدہ المبارک وکان معہ اکثر الاکابر دعوت عند بیت اللہ الحرام ثم جئت عند رسول اللہ علیہ وسلم فقلت الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فعانقنی صلی اللہ علیہ وسلم واعطانی اللطائف واللہ اکبر ورأیت انہ یسقط فامسکتہ وامنعتہ عن السقوط فعبرت فی ذلک الوقت ان المراد اقامتہ دینہ ...... وامحو الشرک قیل لی من یخالفک فی التوحید ہم دجالون کذابون وقعدت عند مزار الامام الربانی فقال لی فی المکاشفۃ بیان مسئلۃ التوحید اعلی درجۃ من السلوک ورأیت الانبیاء کلہم من آدم الی نبینا صلی اللہ علیہم والسلام کلہم ینادون باعلی نداء ان من دعا غیر اللہ تعالی معتقداً انہ علیم وسمیع فہو کافر۔

تصحیح

کار تصحیح مقابلہ [illegible] حرفاً حرفاً [illegible] بحضور [illegible] حضرت العلامہ مولانا مولوی نور احمد [illegible] مولانا مولوی جناب حافظ محمد صادق صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع پٹھیاں لاہور۔

اہتمام بخت ہو اللہ المستعان

گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بریلویوں کی گستاخانہ عبارتوں کے خلاف خاموش احتجاج

مرتبہ: حافظ محمد اقبال

شائع کردہ
اسلامک اکیڈمی
۱۹۔ چارٹن ٹیریس آف اپر بروک سٹریٹ۔ مانچسٹر

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ ولہم عذاب الیم

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو

ایذا پہنچاتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں خدا کی لعنت (پ۲۲)

گستاخِ رسول ﷺ کون؟

علمائے دیوبند کے لئے ایک لمحہ فکریہ

خاکپائے سرکار اجمیر شریف

حافظ محمد اقبال چشتی صابری

انجمن خدام الحرمین ــــ مانچسٹر، یو، کے

41-UPPER LLOYED STREET MANCHESTER-14

گستاخ رسول کون ہے؟

الحمد للہ العلی الکبیر المتعال والصلوٰۃ والسلام علی النبی الخاتم
صاحب خیر المقال و علی الآل ارباب الکمال والاصحاب ذوی المجد والنال

امابعد :

اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مقتدا اور رہبر بن کر تشریف لائے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں کُل اولادِ آدم کا سردار ہوں، آپ کسی کے تابع اور مقتدی نہیں تھے، مگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کا عقیدہ تھا کہ حضور میرے مقتدی تھے۔

حضورؐ میرے مقتدی تھے اور میں انکا امام (مولانا احمد رضا)

مولانا احمد رضا خاں صاحب فرماتے ہیں :

جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اُترا۔ مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے جاتے ہیں

تقویۃ الایمان

معہ مختصر سوانح حیات
حضرت مولانا سید
احمد شہید و مولانا
شاہ اسماعیل شہید

حارق الاشرار

فاروقی کتب خانہ محلہ قدیر آباد ملتان

ہدیہ مجلد دو روپے بلا جلد ایک روپیہ آٹھ آنے

اخلاق پرنٹنگ پریس ملتان

تے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو۔ مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں نہیں بتایا۔ سو ہرگز نہ بنے۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیر دن رات بیٹھا رہتا ہو تو اس کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنی چاہیے۔

أَخْرَجَ أَبُوْدَاوُدَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا۔

مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں کہ جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر فرمایا مجھ کو "بھلا خیال تو کر جو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو" کہا میں نے نہیں۔ تو فرمایا مت کرو۔

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تو کب سجدہ کے لائق ہوں۔ سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی:۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی

واپس تشریف لے گئے۔ صبح کو بیدار بخت کے والد کو شبہ ہوا کہ کہیں خواب تو نہ تھا مگر چٹائی پر دیکھا تو خون کے قطرے موجود تھے۔ یہ وہ قطرے تھے جو بیدار بخت کے چہرے سے گرتے ہوئے ان کے والد نے دیکھے تھے۔ ان قطروں کے دیکھنے سے وہ سمجھے کہ یہ بیداری کا واقعہ ہے۔ اس قصہ کی خبر مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی کے والد ماجد مولانا مملوک علی صاحب نے سنی تو وہ اس قصہ کی تحقیق کے لئے نانوتہ سے دیوبند تشریف لائے اور بیدار بخت کے والد صاحب سے اس قصہ کو سنا۔ مولانا محمد یعقوب صاحب کے والد نے مولانا محمد یعقوب سے کہا اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا اور بیدار بخت کے والد بھی بزرگ اور تہجد گذار تھے۔ اس حکایت کے سب راوی عالم اور بزرگ ہیں بجز میرے۔

ملفوظ ۴۷۳: فرمایا بے پروائی کو لوگ دین کے خلاف نہیں سمجھتے حالانکہ بے پروائی جڑ ہے مفاسد کی۔

ملفوظ ۴۷۴: فرمایا عورتوں سے کبھی مناظرہ نہ کرے جو ان سے مناظرہ کرے گا ان کی کج فہمی کی وجہ سے اس کو ضرور غصہ آوے گا۔

ملفوظ ۴۷۵: فرمایا مولانا محمد یعقوب صاحب نے بڑی پاکیزہ بات فرمائی کہ انبیاء علیہم السلام مثل حکماء کے ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے جو اعمال کی خاصیتیں بیان کی ہیں یہ ایسی ہیں کہ جیسے اطباء نے ادویہ کے خواص بیان کئے ہیں کہ مثلاً گل بنفشہ میں یہ خاصیت ہے اور فلاں دوا کا یہ اثر ہے سو ظاہر ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اگر اس کے ساتھ کوئی مضاد چیز بھی استعمال کیا جاوے تب بھی وہی اثر ظاہر ہوگا بلکہ اس خاصیت کا ظہور مقید ہوتا ہے بعض شروط کے ساتھ۔ اگر وہ شروط پائی جاتی ہیں تو وہ خاصیت ظاہر ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح سے انبیاء علیہم السلام نے جو اعمال کی خاصیتیں بیان فرمائی ہیں جیسے ارشاد فرمایا کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ۔ تو ہر مقام پر گو ان خواص کے ظاہر ہونے کو کسی شرط کے ساتھ مقید نہ فرمایا مگر کلیات سے

اس نہی کی اس تعلیل سے واضح ہے انہ یفعل مایشاء ولا مکرہ لہ فان اللہ تعالیٰ لا یتعاظمہ شئ اعطاہ ورنہ مطلق تشقیق دوسری احادیث میں صراحۃً وارد ہے۔ چنانچہ ایک دعاء میں ہے احینی ما علمت الحیاۃ خیرالی وتوفنی اذا علمت الوفاۃ خیرالی رواہ النسائی اور دوسری دعاء میں ہے واذا اردت بقوم فتنۃ فتوفنی غیر مفتون رواہ الترمذی۔ ظاہر ہے یہ تقییدات تشقیق کو مستلزم ہیں بس دعاء استخارہ میں تشقیق کا شبہ بے اصل ہو گیا کیونکہ یہاں منشا تشقیق کا وہ نہیں جو علت ہے نہی کی۔ تو اب تائید ثانی قول منقول من الطبقات کی حاجت نہیں رہی۔ دوسرے مؤیدات کافی ہیں۔

استدراک ضروری:۔ اس کی ایک خاص تحقیق۔ النور صفر ۱۳۶۰ھ میں تحت عنوان ترجیح الراجح فصل سی و پنجم شائع ہوئی ہے اسکو بھی ملاحظہ فرما لیا جاوے۔

ملفوظ ۱۴۵: مولانا اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کے قافلہ میں ایک شخص شہید ہو گئے تھے جن کا نام بیدار بخت تھا وہ دیوبند کے رہنے والے تھے۔ ان کی شہادت کی خبر آچکی تھی۔ اُن بیدار بخت کے والد حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات کو تہجد کی نماز کے لئے اُٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی اور پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوایا۔ دروازہ کھولا دیکھا تو ان کے لڑکے بیدار بخت ہیں۔ یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ اُن کے متعلق تو معلوم ہو چکا تھا کہ شہید ہو چکے ہیں یہ کیسے آگئے۔ بیدار بخت نے کہا کہ جلدی کوئی فرش وغیرہ بچھائیے۔ مولانا اسمٰعیل صاحب اور سید صاحب یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ اُن کے والد نے فوراً ایک بڑی چٹائی جو نئی خریدی تھی بچھا دی۔ ایک مجمع اس فرش پر آ بیٹھا۔ بیدار بخت سے اُن کے والد نے کہا۔ تمہارے کہاں تلوار لگی تھی انہوں نے اپنا ڈھاٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اپنے باپ کو دکھلایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔ اُن کے باپ نے کہا کہ باندھ لو مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ تھوڑی دیر بعد یہ سب حضرات

دیوبندی گستاخ رسول ہیں

دیوبندیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور نبی کریم ﷺ پر جھوٹ گھڑا اور حدیث کا مفہوم گھڑ کر حضور ﷺ کی طرف منسوب کردیا کہ "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان)

دیوبندی ثابت کریں کہ حدیث میں کون سے الفاظ ہیں جن کا معنی یہ بنتا ہے کہ

"یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"

اگر یہ الفاظ حدیث میں نہیں ہیں تو اپنے عقیدہ پر غور کریں۔

دوسری طرف ان ہی مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دیوبند میں اپنے جسم کے ساتھ آئے۔ (افاضات الیومیہ)

قسط نمبر ۲۹

قال اللہ تعالیٰ قولوا للناس حسنا الآیہ

چوں نص مزبور مخبر است از مطلوبیت کلمات حسنہ

تکلماً بالمطابقۃ و استماعاً و اشاعۃ بالالتزام و کراسۂ

الافاضات الیومیہ

من

الافادات القومیہ

حصہ دہم کا ملحق

کہ حصہ ایست از ملفوظات سراج الملۃ حکیم الامۃ مولانا محمد اشرف علی

صاحب قدس اللہ سرہ مصداقی بود از ہمچنیں کلمات حسنہ بناءً علیہ

احقر ظہور الحسن ناظم مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

اشاعت کرد

(کتبہ منشی عبدالعزیز خوشنویس خورجی)

قسط نمبر ۲۵

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا الآیۃ

چوں نص مزبور مخبر است از مطلوبیت کلمات حسنہ تکلماً بالطابقۃ و استماعاً و اشاعۃً بالالتزام و کر اسئہ

اَلْاِفَاضَاتُ الْیَوْمِیَہ

مِنَ

اَلْاِفَادَاتِ الْقَوْمِیَہ

حصہ ہشتم جزو اوّل

کہ حصہ الیست از ملفوظات سراج الملۃ و حکیم الامۃ مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ مصداق بود از چنیں کلمات حسنہ بناءً علیہ

مقبول حسن ناظم مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون اشاعت کرد

ہے۔ زیادہ قیل وقال سے طبیعت مُردہ ہو جاتی ہے۔ درمیان میں دیواریں کھڑی ہو جاتی ہیں اور یہ خاموش رہنے کی قید اس وقت تک ہے جب تک کہ طریق سے اور مصلح سے مناسبت نہ پیدا ہو۔ اور مناسبت کے بعد تو بولنا زیادہ نافع ہے۔ چنانچہ جن سے بے تکلفی اور مناسبت ہے وہ بولتے ہیں۔ وہ مجھے جانتے ہیں میں انکو جانتا ہوں۔ اگر بولنے کو اور مسائل پوچھنے کو جی چاہتا ہے تو ایسی مناسبت پیدا کرو۔ اور بے تکلف بناؤ۔

۱۸۲ ملفوظ: ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر کوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہونگے۔ شیطان تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آ نہیں سکتا۔ فرمایا کہ واقعی شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں نہیں آسکتا اور نہ کسی اور نبی کی شکل میں شیطان متشکل ہو سکتا ہے۔ عرض کیا اگر صحابہ میں سے کسیکو خواب میں دیکھے مثلاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو۔ ان حضرات کی صورت میں شیطان آسکتا ہے۔ فرمایا مشہور قول پر سوائے انبیاء علیہم السلام کے سب کی شکل میں آسکتا ہے۔

۱۸۳ ملفوظ: ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آجکل فہم کی بڑی ہی قلت ہے۔ ایک صاحب کی حماقت ملاحظہ ہو۔ آخر کہاں تک تاویلات کروں کوئی حد بھی ہے۔ مجھکو بدنام کیا جاتا ہے کہ بدخلق ہے۔ ان خوش اخلاقوں کی حرکات کو کوئی نہیں دیکھتا۔ ظالم کے تو ہر قول و فعل کی تاویل کی جاتی ہے اور مظلوم کے کسی قول فعل کی تاویل نہیں ہوتی۔ ان صاحب نے ختم کے متعلق مجھ سے بنوعیۃ معمول پوچھا تھا۔ میں نے لکھ دیا کہ ایک آنہ روزانہ جو دعا ہوتی ہے یہ معمول ہے۔ اس میں یہ نفع ہے کہ جو مساکین اللہ اللہ کرنے والے یہاں پر رہتے ہیں انکی امداد ہو جاتی ہے اور اہل غرض کو دعا کرانے میں سہولت ہوتی ہے۔ آج صبح ان

ہیں۔۔۔۔کہئے کیا جواب ہے۔۔

آثار سحر کے پیدا ہیں اب رات کا جادو ٹوٹ چکا
ظلمت کے بھیانک ہاتھوں سے تنویر کا دامن چھوٹ چکا

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگانے والوں ذرا اپنے گھر کی خبر لو

مولوی عمر اچھروی صاحب آخر کس منہ سے ہم پر اس قسم کا الزام لگاتے ہیں حالانکہ ان کے اعلحضرت نے اپنے شاعری کے مجموعہ "حدائق بخشش حصہ سوم" میں حضرت ام المومنین کی جس طرح گستاخی کی ہے اس سے آج بھی ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے یہی وجہ ہے کہ بریلویوں نے اپنے اعلحضرت کو بچانے کیلئے اس دیوان کو بالکل غائب کروا دیا ہے۔۔اشعار ملاحظہ ہوں:

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار — مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت — کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

یعنی ان (حضرت عائشہؓ) کا لباس ایسا تنگ اور چست ہے اور پھر اس پر متضاد سینے کا ابھار ایسا تھا کہ آپ کا پیراہن سر سے کمر تک پھٹا جا رہا تھا قریب ہے کہ ان کی جوانی کا ابھار مرے دل کی مانند پھٹتا جا رہا ہے اور سینہ اور جسم کے لباس کی تنگی کی وجہ سے کپڑوں سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔

العیاذ باللہ۔۔ثم العیاذ باللہ۔۔ثم العیاذ باللہ

نوٹ: بعض جاہل بریلوی یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ حکیم الامتؒ نے کمسن عورت سے کیوں تعبیر دی۔۔تو اس کا جواب ہے کہ یہ اعتراض کرنا محض ضد اور میں نہ مانوں ہے۔۔اول تو ان کے اکابرین نے کہیں بھی کم سن لڑکی کی قید نہیں لگائی بلکہ مطلقا۔۔گستاخی کا کہا ہے۔۔اور اصل اعتراض نکاح میں آنے کا ہے خواہ وہ کمسن ہو یا بڑی۔۔لیکن اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح کمسنی میں ہوا تھا اس لئے حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے تعبیر کم سن سے دی۔

مشہور ہونے کے باعث ازراہِ احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کفِ لسان فرمایا، اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ کفِ لسان کا موجب ہو سکے، لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، ملاحظہ فرمایئے "الکوکبۃ الشہابیہ" مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی صفحہ ۶۲، حیرت ہے، ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ع

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

دراصل اس پروپیگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہِ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں، انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا، تاکہ عوام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے، اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے، لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمۂ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے، خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لیگی ہو یا کانگرسی، نیچری ہو یا ندوی، اس بارے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لیگی نے کلمہ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہوگئی، یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے، ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بنا پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے، چہ جائیکہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں، ہم اور

کوا کھانیوں دیوبندیوں کا انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں گستاخانہ عقیدہ

کوا کھانیوں دیوبندیوں اور انکے اکابر قاسم نانوتوی کیطرف سے

انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ اور غیر معصومیت کا بہتان معاذ اللہ

قاسم نانوتوی کی تحریرات

پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جنمیں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں

[تصفیۃ العقائد: صفحہ 22]

ہاں جس جگہ دفع فساد خود کذب پر ہی موقوف ہو جیسا کبھی اصلاح بین الناس میں ہوتا ہے تو پھر یہ تامل بیجا ہے بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے، اور انبیاء علیہ السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں

[تصفیۃ العقائد: صفحہ 24]
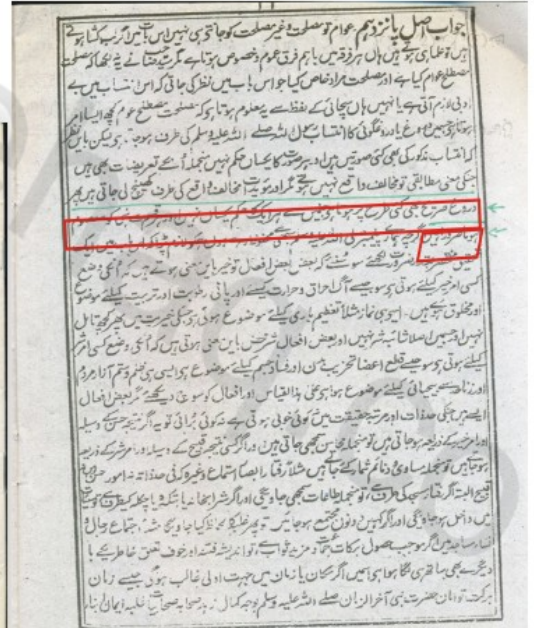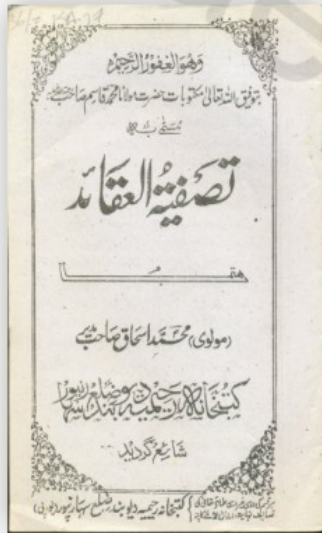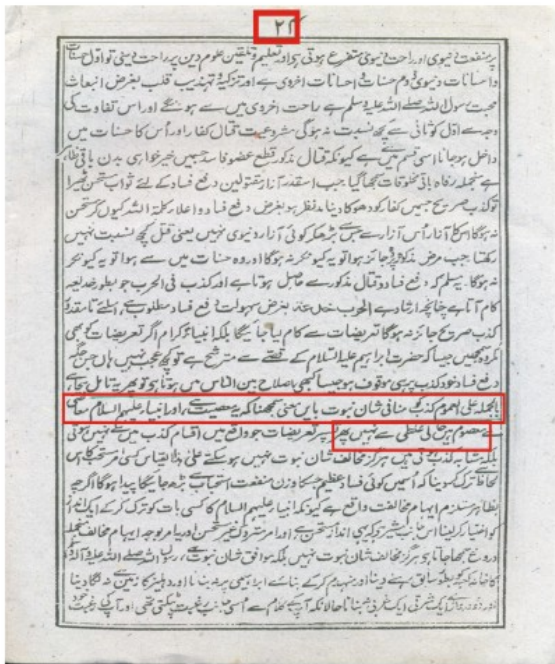
یہ باطل عقیدہ کوا کھانیوں دیوبندیوں کیلئے سراپا لمحہ فکریہ ہے ،،،، کوا کھانیوں کے اس باطل عقیدے کا پردہ چاک کرنے کیلئے ابو النعمان رضا صاحب کا بہت شکریہ

www.islamimehfil.com www.kalmaehaq.com www.nafseislam.net www.irshadulislam.com

دیوبندی بیمار امت کا حکیم اشرف علی تھانوی اپنی کتاب " بوادر النودر " کے صفحہ ۱۹۷ پر لکھتا ہے

" ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے۔ جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے "

۱۹۷ بوادر النوادر

سو اختلاف فی الواقع مسئلہ میں اختلاف نہ ہوا بلکہ ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت
بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے

اسماعیلی وہابی دیوبانڈیوں کے نزدیک نبی غلطی سے پاک نہیں یعنی معصوم نہیں
معاذاللہ عزوجل
اللہ عزوجل ہم کو ان وہابی اسمعیلی دیوبانڈیوں سے بچائے
آمین

www.islamimehfil.com www.irshad-ul-islam.com www.kalmaehaq.com
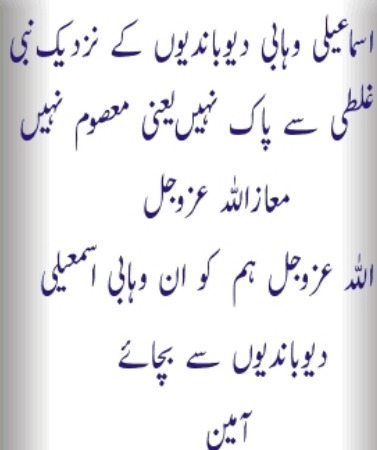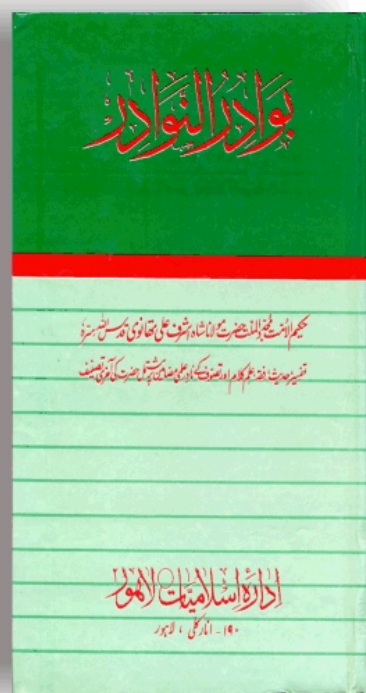
جواب سوال سوم مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہو اور اسکے
ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہو اسی بنا پر لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا
اللّٰهُ اور لو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ
ہے تو بلا قرینہ مطلق بولنا علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونیکی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ
راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی وامتی وربی کہنے سے نہی۔ اسیوجہ سے وارد ہے اس لئے
حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز
ہو تو خالق اور رازق وغیرہ بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے
عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا یعنے مالک و معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جسطرح آپ پر عالم الغیب کا
اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسیطرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے
بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالی کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی
کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالی شانہ عالم الغیب نہیں
(نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر
تو بانزا فقیروں کی تمام تر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہونگی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا
بنالیا جب چاہا بگاڑ دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب
یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ
ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے
پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا
جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور التزام نہ کیا
جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اسطرح کہ اسکی ایک فرد بھی
خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بکثرت ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے
نفی کرنا علم غیب کی آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر میں اور نفی کرنا آپ سے علم تعیین قیامت
کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے احادیث میں ہزاروں واقعات آپکے کتب رسائل ا

الله یحکم بینکم یوم القیٰمۃ
حفظ الایمان
مع
بسط البنان
مصنفۂ
حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی مد ظلہ العالی
جسکو
نیاز مند سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور نے
اپنی کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی توہین کا بے بنیاد اور جھوٹے الزام کا جواب

بعض لوگوں کی طرف سے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنے رسالہ میں ایک خواب جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا تشریف لائی تھیں کی تعبیر نیک صالحہ بیوی سے دی تھی اور یہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کی کھلی توہین ہے کیا کوئی اپنی ماں کو دیکھ کر جوری کی تعبیر نکالتا ہے۔۔؟؟ مجاہد تحریف مولوی عمر اچھروی ان الفاظ میں لوگوں کو دہائیاں دیتے ہیں:

فرمائیے جناب جو ماں کی رویا کو کمسن بیوی سے تعبیر کرے اس پر آپ کا فتوی کیا ہے جس مذہب کے مقتدیان ان خیالات باطلہ کے ہوں کہ باپ کو بھائی کہیں بلکہ اس سے بھی ذلیل اور والدہ کو بیوی سے تعبیر کریں ان کے ایمان کا حال آپ خود سمجھ لیں۔ ﴿مقیاس حنفیت ص ۲۱۹﴾

جواب

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ پر یہ اعتراض کرنا کہ اس تعبیر سے انھوں نے ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کی توہین کی ہے العیاذ باللہ سراسر فن تعبیر سے جہالت اور تعصب اور ہٹ دھرمی ہے۔قارئین کرام یہ بات ہم اپنے مضمون ''حکیم الامتؒ پر مرید کو کلمہ پڑھانے کا الزام کا جواب'' میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں کہ خواب بعض اوقات بہت ہی وحشت ناک ہوتا ہے مگر اسکی تعبیر بہت ہی عمدہ ،اسی طرح خواب کبھی بہت عمدہ ہوتا ہے مگر تعبیر بہت ہی خراب جس کی متعدد مثالیں بھی دی گئی تھیں۔اسی لئے خواب کو یا اس کی تعبیر کو ظاہری حالت پر قیاس کرنا محض جہالت اور نادانی ہے۔حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس خواب کی تعبیر دی وہ بالکل ٹھیک اور فن تعبیر کے عین کے مطابق ہے۔چنانچہ شیخ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب جو فن تعبیر کے موضوع پر ہے بنام ''تعطیر الانام فی تعبیر المنام'' میں لکھتے ہیں کہ:

و من رای رجل احدا من ازواج النبی ﷺ و کان اعزب ،تزوج امراۃ صالحۃ

﴿تعطیر الانام فی تعبیر المنام ،ص ۱۷ طبع بیروت﴾

اور جس کسی شخص نے خواب میں ازواج مطہرات میں سے کسی کو دیکھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ایک صالحہ عورت سے شادی کرے گا۔

اللہ اکبر!!! بتائیے مولوی عمر اچھروی صاحب شیخ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ پر کیا فتوی ہے جو صرف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نہیں بلکہ تمام ازواج النبی ﷺ کے متعلق لکھتے ہیں کہ اگر کسی مرد نے ان کو خواب میں دیکھا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے ہاتھ ایک صالحہ عورت آئے گی۔لیکن ان پر کوئی فتوی لگانے سے پہلے یہ یاد رکھ لیں کہ یہ وہی شیخ عبد الغنی نابلسیؒ ہیں جن کو آپ کے اعلحضرت مولوی احمد رضا خان فتاوی رضویہ جلد ۲۶ میں ''امام عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسیؒ'' لکھتے ہیں۔۔اور یہی لقب ان کو اپنی کتاب ''بریق المنار'' میں دیتے ہیں اور ان کی تعریف سے پھولے نہیں سماتے کہیں ان کو امام ممدوح اور کہیں شیخ الشیوخ لکھتے ہیں۔پس اگر معاذ اللہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ اس تعبیر سے کافر اور گستاخ ٹھرے تو شیخ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ بھی گستاخ اور کافر ہیں معاذ اللہ اور اگر وہ کافر ہیں تو آپ کے اعلحضرت ڈبل کافر ہوئے جو ایسے شخص کو امام، عارف باللہ اور نہ جانے کیا کیا لقب دے رہے

تعطير الأنام في تعبير المنام

تأليف

الشيخ عبد الغني بن إسماعيل النابلسي

المتوفى سنة ١١٤٣ هـ.

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

والأنصار وأبناء الأنصار وأبناء أبناء الأنصار، رؤيتهم في المنام تدل على التوبة والمغفرة. والمهاجرون تدل رؤيتهم على حسن اليقين والثقة بالله تعالى والخروج عن الدّنيا والزهد فيها والصدق في القول والعمل.

أبو بكر الصدّيق رضي الله عنه: تدل رؤيته على الخلافة والإمامة والتقدّم على الأقران والحظ الوافر عند ذوي الأقدار. وربما دلّت رؤيته على الإنفاق في سبيل الله تعالى بالمال والولد وعلم الحفظ والصداقة. وتدلّ رؤيته على الصدق في المقالة والشيخوخة والرأي السديد. وتدل على النّكد من جهة بعض أولاده البنين أو البنات، وعلى الخوف والاختفاء والنجاة من الشدائد، والغزو في سبيل الله، والحج والنصر على الأعداء، والعلم.

ومن رأى أبا بكر الصدّيق رضي الله عنه حيًا أكرم بالرأفة والشفقة على عباد الله، ومن رأى أنه جالس مع أبي بكر رضي الله عنه، فإنه يتبع الحق ويكون مقتدياً بالسنّة ناصحاً لأمة محمد ﷺ.

أزواج النبي ﷺ: رؤيتهن في المنام تدلّ على الأمهات، وتدلّ على الخير والبركة والأولاد وأكثرهم البنات. والمرأة إذا رأت عائشة رضي الله عنها في المنام، نالت منزلة عالية وشهرة صالحة، وحظوة عند الآباء والأزواج. وإن رأت حفصة رضي الله عنها دلّت رؤيتها على المنكر. وإن رأت خديجة رضي الله عنها، دلّت على السعادة والذرية الصالحة. ومن رأى من الرجال أحداً من أزواج النبي ﷺ وكان أعزب، تزوج امرأة صالحة. وكذلك إن رأت المرأة أحداً منهن دلّت رؤيتها على عمل صالح يكفيها.

إنسان: من رأى في المنام شخصاً واحداً من بني آدم مجهولاً لا يعرفه في اليقظة، ولا يشبهه. فربما كانت رؤيته تلك النسمة نفسه التي بها أراه الله تعالى. فإن رأى تلك النسمة تفعل خيراً ربما كان فاعله. وإن رآها في المنام تفعل شرًا كان هو مرتكبه. وإن رأى اثنين فإن كان خائفاً أمن، وإن رأى ثلاثة فإن ذلك دليل على الورع من ارتكاب المحارم ومن رأى رجلاً يعرفه دلّت رؤياه على أنه يأخذ منه أو من شبهه شيئاً. ومن رأى كأنه أخذ منه شيئاً يحبه نال منه ما يؤمله إن كان من أهل الولاية. فإن رأى كأنه أخذ منه قميصاً جديداً، فإنه يوليه. فإن أخذ منه حبلاً فإنه عهد. فإن رأى كأنه أخذ منه مالاً فإنه ييأس منه ويقع بينهما عداوة وبغضاء. والمعروف من كل آدمي، فإنه دال على نفسه أو جنسه أو شبهه أو بلده أو صناعته. فمن رأى إنساناً معروفاً انتقل ذلك الإنسان إلى رتبة عالية، أو كان ذا رتبة عالية انحط قدره، أو نزلت به آفة. فإن ذلك يدلّ على نزول الخير أو الشر به كما رأى. ويكون ذلك مثلاً بمثل أو يكون النقص فيه زيادة في عدوّه، أو الزيادة في الرائي نقصاً في عدوه. فإن لم يكن ذلك وإلا كان عائداً على من هو من جنسه أو شبهه أو هو في بلده.

أنف: الأنف في المنام، دالّ على ما يتجمل به الإنسان من مال أو والد وولد أو أخ أو زوج

تھانوی کی کفری عبارت

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنے ایک کتابچے ''حفظ الایمان'' پر لکھا ہے،

''پھر یہ کہ آپکی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا، اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی تخصیص کیا ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بکر بلکہ ہر صبی (بچے)، مجنون (پاگل)، بلکہ جمیع (سارے) حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔''

اس عبارت کا صاف صاف صریح، وہ بھی صریح متعین مطلب یہ ہے کہ تھانوی نے حضور (ﷺ) کے علم پاک کو ہر کس و ناکس، زید و عمرو بکر بلکہ بچوں، پاگلوں، بلکہ جانوروں، چوپایوں کے علم سے تشبیہ دی۔ یا حضور اقدس (ﷺ) کے علم پاک کو ان کے مساوی بتایا۔ تھانوی صاحب کے نیاز مند خود آپس میں الجھے ہوئے ہیں کہ اس عبارت میں ''ایسا'' تشبیہ کے لئے ہے یا اتنا اور اس قدر کے معنی میں ہے۔)

اب اگر لفظ ''ایسا'' کو تشبیہ کے لئے مانیں تو انہوں نے حضور اقدس (ﷺ) کے علم ارفع اعلی کو ان خسیس چیزوں کے کہتر و ادنی علم سے تشبیہ دی۔ اس میں یقیناً حتماً حضور اقدس (ﷺ) کی حتماً توہین ہے۔

اور اگر لفظ ایسا۔ کو اتنا کے معنی میں مانیں تو لازم کہ حضور اقدس (ﷺ) کے علم وافر و کثیر کو جس کی مقدار کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل بھی نہیں جان سکا۔ ان رذیل چیزوں کے برابر کر دیا۔ یہ بھی بدترین توہین ہے۔

اور اس پر فریقین کا اتفاق کہ دونوں باتوں میں حضور اقدس (ﷺ) کی انتہائی توہین وہ بھی سید الانبیاء (ﷺ) کی توہین باجماع امت کفر ہے اور توہین کرنے والا کافر۔

اس لئے بلا کسی ادنیٰ شک و شبہہ اور بغیر ذرہ برابر تردد کے واضح ہو گیا کہ تھانوی نے حضور (ﷺ) کے علم پاک کو بچوں پاگلوں، جانوروں، چوپایوں کے علم سے تشبیہ دی یا ان کے برابر بتایا۔

ایسی صورت مین دوسرے غیر متعلق لوگ بھی حفظ الایمان کی اس عبارت میں حضور اقدس (ﷺ) کی توہین بتا رہے ہیں۔ پھر بھی تھانوی کے نیازمند اور تمام دیوبندی مذہب کے پرستار اس کی بے جا، بے تکی تاویلین کر رہے ہین۔ جو حقیقت میں تاویل نہیں اس عبارت کی تبدیل و تحریف ہے۔

حفظ الایمان کی اس عبارت کے سلسلے میں جو حضرات بھی کسی قسم کے تذبذب کے شکار ہوں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ان مولانا حضرت سید پیر محمد صاحب بغدادی کو تھانوی سے کیا حسد تھا۔ کیا عداوت تھی۔؟ کہ انہوں نے اس عبارت کے خلاف فتویٰ دیا وہ بھی تھانوی کے محب خاص کے گھر میں بیٹھ کر۔ اور تھانوی کے رو در رو اس کا رد فرمایا اور صاف صاف فرمایا کہ اس عبارت سے کفر کی بو آتی ہے۔ اصل بات وہی ہے کہ یہ عبارت چینی، جاپانی، لاطینی زبان میں نہیں کہ اسے کوئی نہ سمجھے۔ ہر اردو داں جو معمولی سمجھ بوجھ رکھتا ہے وہ اسے بڑھ کر اول وہلہ میں کہدے گا، اس میں بلا شک و تردد کے حضور اقدس (ﷺ) کی کھلی توہین ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیو بندی حکیم مولوی اشرف علی تھانوی جس لغوی تعبیر سے حضور ﷺ کے علم غیب کی نفی کرتے ہیں آپنی کتاب حفظ الایمان میں وہ صراحتاً نفی ہے اس آیت مبارک کی کہ جس میں اللہ سبحان وتعالیٰ آپ ﷺ کو تمام لغویات سے بعید و عین الہامی علم جو وحی کی صورت میں عطاء کی گئی ہے۔اس پہلے کہ ہم علم غیب پر بحث کا آغاز کرے ہم یہ دیکھیں گے نبوت کیا شئے ہے اور نبی کا علم میں کیسے کہتے ہیں۔

عربی لغت میں نبوہ اُس خبر کو کہتے ہیں جو مستقبل سے منسلک ہو،اب یہ تو ظاہری بات ہے کہ ہر نبی آنے والے وقت کا تدارک رکھتا ہے کیونکہ اُسے الہامی طور پے یہ سب کچھ بتلا دیا جاتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے۔لیکن نبوت ایک خاص مقام ہے من جناب اللہ کے جب وہ آپنے کیسی خاص بندے کو اس متقصد کے لیئے چُن تھا تو اُسے عوام ناس سے ہر امور میں فضیات بخش دیتا ہے،اور یہ فضیات خاص طور پے اُسے علوم میں عطاء کرتا ہے،کیونکہ انبیاء اصلاح کاری کے لیئے عوام میں آتے ہیں اس لیئے اُنکی افضیلیت علوم میں عوام ناس سے کہیں زیادہ اعلیٰ و اشمل ہوتی کیسی بھی نبی کے مد مقابل اعلیٰ سے اعلیٰ عالم بھی نہیں آسکتا کیوں کہ نبی کا علم خاص منجاب اللہ ہے جبکہ عوام کا علم آپنی کاوشوں اور تجربات پر معین ہے جس میں وقتاً فوقتاً اصلاحات و انسفات ہوتی رہتی ہیں،یعنی بحر علوم بھی انسان کا اتنا ہی ناقص ہے جتنا کے انسان خود،اور اسکے مقابل نبی کا علم کامل استدراک کا حامل ہے جیسے کے نبوت خود ہر خلائق میں کامل ایک شخصیت ہوتی اسی طرح اُسکا علم بھی ہر مخلوق کے دائرے احاطہ کے اوپر ہوتا ہے، نبی کے علم کے دو حصے ہیں ایک علم غیب جو کامل الہامی ہے دوم علم ادراک الحسی یعنی عقل ،قلب ،نظر ،وسمع سے حاصل ،یہ علم ادراک الحسی بھی تمام عوام کے علوم سے بالا ہے کیونکہ کہ انبیاء کہ احساسات جو انکو آپنے قلب ،عقل ،نظر و سمع سے حاصل ہے وہ عوام کے احساسات سے زیادہ قوی ہے،الغرض کوئی بھی نبی کسی بھی طرح کسی بھی مخلوق سے متماثل نہیں ہوتا یعنی اُنکے برابر نہیں ہوتا بلکہ آپنے تمام تر خصوصیات کے بدولت ان پر اعلیٰ ہوتا ہے،اب ہم یہ دیکھئے گئیں کہ تھانوی آپنی کتاب حفظ الایمان میں کس طرح ان تمام باتوں کا منکر ٹھرتا ہے،جو اوپر بیان کی گئی محض ایک عبارت کے بیان سے۔پھر آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا،آگر بقول زید صحیح ہو تو درفیات طلب امر یہ ہے کہ اس علم غیب سے مراد بعض علم غیب ہے،یا کل علم غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں **تو اس میں حضور کی ہی تخصیص کیا ہے**،ایسا علم غیب تو زید عمرو بکر بلکہ ہر صبی ،مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیئے بھی حاصل ہے۔اب اگر پورے مدعے کو ایک طرف کردیں کہ اس میں لفظ ایسا یا ویسا یا اتنا یا جتنا جو بھی کچھ لینا چاتے ہیں لیں لیکن یہ خاص جملہ کافی ہے کفری احاطہ کے لیئے ،صبی ،مجنون ،حیوانات و بہائم ،کا علم لغویات میں کے دائرے میں سوائے اُسکے کہ اللہ اُن میں کیسی خاص متقصد کے لیئے کسی واحد یا اثنین کو ایسا علم عطاء کردے جو عوام کے لیئے کارگر ثابت ہو،اب زید ،عمر ،بکر ،ملکر بھی نبی کے علم استدراک الحسی کے ہم پلہ نہیں ہوسکتے ہتو انکے جیسا علم غیب چہ معنی دارد اب یہ دیکھئے کہ آیت کی نفی میں اشرف علی تھانوی کس طرح آتے ہیں و ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔سورۃ النجم،یہ صاف نص ہے کہ آپ ﷺ ھوی =لغو نہیں کہتے تھے بلکہ عین وحی ہوتی جب آپ ﷺ کلام کرتے،تخصیص کی نفی کرکے تھانوی نے عین اس آیت کی نفی کردی،تھانوی پر دو کفر آگئے ایک توہین کا ارتکاب کرکے دوم نص قرآنی کا انکار کے۔و آخر دعوانا الحمدللہ رب العالمین .آخر میں آپ سے گزارش ہے کہ آپ ثبوت دیں آپنی بات کا۔

دیوبند کے مہتمم کی قائداعظم کے بارے میں ہرزہ سرائی برداشت نہیں کرینگے: جاوید اقبال

قائداعظم کو مسلمان نہ سمجھنے والے علمائے دیوبند تحریک پاکستان کے وقت کانگرسی تھے اور مسلمانوں کو ہندو کی غلامی میں رکھنا چاہتے تھے

قائداعظم کی رہبری اور جدوجہد کی بدولت ہمیں ایک آزاد خطہ زمین ملا، انکے بعد ہمیں ایسی لیڈرشپ نہ ملی جو آگے لے کر چلتی

حسین احمد مدنی کے بارے میں علامہ اقبال کی نظم عوام کی امانت ہے: ایوان کارکنان تحریک پاکستان میں تحریک پاکستان کے کارکنوں کو تمغے دینے کی تقریب سے خطاب

قربانیاں دینے والے بزرگوں کو بھولنے والی قومیں راستے سے بھٹک جاتی ہیں، قائداعظم نے نوجوانوں کو کردار تعمیر کرنے کی تاکید کی: پیر امین الحسنات شاہ، شریف [illegible]

لاہور (خبر نگار خصوصی + نیوز رپورٹر) چیئرمین نظریہ پاکستان ٹرسٹ ڈاکٹر جاوید اقبال نے پاکستان کو اللہ کا انعام اور سر سید احمد خان، جمال الدین افغانی، علامہ اقبال اور قائداعظم کی جدوجہد اور رہبری کا ثمر قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان پر کفر کے فتوے لگانے والے یہ مت بھولیں کہ یہ "کافر مسلمان" پاکستان بنانے میں

صفحہ 8 پر بقیہ نمبر 11

قائداعظم کی ذات پر ہرزہ سرائی پاکستانیوں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے: شجاعت

ان کی عظیم قیادت میں پاکستان معرض وجود میں آیا، ہر پاکستانی کو ان کی قیادت پر فخر ہے

صدر کو تجویز پیش کی ہے کہ تمام فارموں میں فرقے کا خانہ ختم کر دیا جائے: سربراہ مسلم لیگ ق

لاہور (خبر نگار خصوصی) مسلم لیگ ق کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین نے قائداعظم کو برصغیر کے مسلمانوں کا سب سے بڑا لیڈر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی عظیم قیادت میں مسلمانوں کی عظیم تر

صفحہ 8 پر بقیہ نمبر 6

جاوید اقبال صاحب شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے بیٹے ہیں

روزنامہ نوائے وقت

قدم بوسی کی شرعی حیثیت

محمد سلیم برکاتی مصباحی، بریلوی

علمائے کرام، اساتذہ عظام والدین کریمین اور بزرگانِ دین کی قدم بوسی بلاشبہ جائز بلکہ سنت اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے لیکن بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ محض رسمی چیز ہے۔ فقہ وحدیث سے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

بکثرت احادیث کریمہ اس بات پر شاہد ہیں کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی فرمائی اور حضور نے انہیں منع نہ فرمایا جیسا کہ "حدیث وفدِ عبدالقیس" میں اس کی صراحت ہے جسے امام بخاری (۱۹۴ھ۔۲۵۶ھ) نے اپنی کتاب "الادب المفرد" میں امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں، امام بیہقی نے "سنن کبریٰ" میں اور صاحب مشکوٰۃ نے "مشکوۃ المصابیح" میں صحابیِ رسول "حضرت زارع بن عامر" رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

فجعلنا نتبادر فنقبل يدرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و "رجله" لے

(جیسے ہی ہماری نگاہیں جمالِ جہاں آرا پر پڑیں) تو ہم لوگ خدمتِ اقدس میں پہونچنے کے لیے جلدی کرنے لگے پھر ہم نے وہاں پہونچ کر حضور کے دستِ مبارک اور "قدمِ مبارک" کو بوسہ دیا۔

اساتذہ، علما اور بزرگانِ دین کی قدم بوسی کو "حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ بھی جائز کہتے اور یہی ان کا معمول بھی تھا چنانچہ اسی حدیثِ وفد عبدالقیس کی شرح کرتے ہوئے آپ اپنی کتاب "اشعۃ اللمعات" میں فرماتے ہیں:

"ازیں جا تجویز پائے بوسی معلوم شد"۔ یعنی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ "قدم بوسی" جائز ہے۔

وفدِ عبدالقیس ہی کی طرح ایک "صحابیہ" نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک اور "قدم مبارک" کو بوسہ دیا اس وقت حضرت عمر فاروق اعظم بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان صحابیہ کو اپنی "قدم بوسی" سے منع نہ فرمایا جو اس فعل کے جائز ہونے کی صریح دلیل ہے جیسا کہ امام بیہقی "نے اپنی کتاب "دلائل النبوۃ" میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا:

أن إمرأة شكت زوجها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : أتبغضيه ؟ فقالت: نعم! فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أدنيا رؤوسكما فوضع جبهتها على جبهته ثم قال ! اللهم الف بينهما و حبب أحدهما إلى صاحبه ثم لقيته المرأة بعد ذلك " فقبلت رجلية" الحديث۔ ۳؎

کہ ایک عورت نے نبی اکرم اللہ تعا علیہ و سے اپنے شوہر کے خلاف وکیا، آپ نے فرمایا: کیا تو اس سے ر ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنے سر میرے قریب کرو، پھر آپ نے عورت کی پیشانی اس کے شوہر کی پیشانی پر رکھی اور فرمایا: اے اللہ! ان دونوں میں الفت پیدا کردے اور انہیں ایک دوسرے کا محبوب بنادے پھر اس کے بعد اس عورت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو اس نے آپ کے ''قدمانِ مبارک'' کو بوسہ دیا۔

قدم بوسی کی اجازت اور سجدہ کی ممانعت

یوں ہی ایک مرتبہ ایک صحابی نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آکر آپ سے آپ کے سر اقدس اور آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دینے کی اجازت طلب کی تو حضور نے انہیں اس کی تو اجازت عطا فرمادی لیکن جب انہوں آپ کو سجدۂ تعظیمی کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے انہیں سختی سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''اگر میں کسی کو کسی کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے'' لہذا یہ حدیث سجدۂ تعظیمی کی حرمت اور قدم بوسی کے جواز پر صریح دلیل ہے اس حدیث کو ابو نعیم نے ''دلائل'' بزار نے ''مسند'' اور فقیہ ابو اللیث سمر قندی نے ''تنبیہ الغافلین'' میں ''حضرت بریدہ بن الحصیب'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں حدیث کو یوں روایت کیا:

ان رجلاً أتى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! علمنی شیئاً ازداد بہ یقیناً فقال: إذھب إلی تلک الشجرۃ فادعوھا فذھب إلیھا فقال: إن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدعوک فجاء ت حتی سلمت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال لھا: إرجعی فرجعت. قال ثم أذن لہ فقبل رأسہ و رجلیہ. (الحدیث)[۴]

کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز دیکھائیں جس سے میرے یقین میں اضافہ ہو۔ فرمایا: اس درخت کے پاس جاؤ اور اسے میرے پاس بلالاؤ پھر وہ شخص اس درخت کے پاس گیا اور اس سے کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ درخت بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوگیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا، پھر آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: واپس لوٹ جاؤ تو وہ حسب

اگر کسے پیش آمدہ گفتے کہ من حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در خواب دیدہ ام بادب نشستے وتمام قصۂ رؤیا بشنودے دوست و پائے وے بوسیدے و دامان و آستینش او را بر روئے خود فرو مالیدے۔[6]

یعنی اگر کوئی شخص شیخ احمد کے سامنے آکر کہتا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے تو آپ اس کے سامنے مودب ہو کر بیٹھ جاتے اور خواب کا پورا قصہ سنتے اور اس کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیتے پھر اس کے دامن اور آستینوں کو اپنے چہرے پر ملتے۔

قدم بوسی فقہ حنفی کی روشنی میں

غرض کہ عہد رسالت ہی سے صحابۂ کرام، تابعین عظام اور ائمہ مجتہدین وغیرہم سلف سے خلف تک تمام حضرات کا یہی موقف رہا کہ معظمان دینی کی قدم بوسی جائز و مستحسن ہے اور یہی ان حضرات کا معمول بھی رہا۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے احناف نے مسائل فقہیہ کے ضمن میں اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا اور اس کے جواز کا قول کیا جیسا کہ حضرت علاء الدین حصکفی حنفی علیہ الرحمہ " در مختار "میں رقم طراز ہیں:

طلب من عالم أو زاهد أن يدفع إليه قدمه و يمكنه من قدمه ليقبله " أجابه "۔[7]

کوئی نیاز مند اگر کسی عالم دین یا کسی پرہیزگار سے یہ خواہش ظاہر کرے کہ وہ (عالم یا زاہد) اپنا قدم اس کی طرف بڑھائے تاکہ وہ اسے بوسہ دے سکے تو "وہ عالم یا زاہد" اس نیاز مند کی اس درخواست کو قبول کرے۔

اس قدم بوسی کے جواز کی دلیل بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمہ اسی کے تحت " رد المحتار "میں یوں رقم طراز ہیں:

لما أخرجه الحاكم أن رجلا أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأذن له " فقبّل رجليه " ۔[8]

اس کی دلیل وہ حدیث ہے کہ جس کی تخریج حاکم نے فرمائی کہ ایک شخص حضور کی بارگاہ میں آیا اور آپ سے قدم بوسی کی اجازت مانگی تو آپ نے اسے اجازت عنایت فرمادی چنانچہ اس نے حضور کی قدم بوسی فرمائی۔

ان احادیث کریمہ افعال صحابہ، معمولات ائمہ اور اقوال فقہا سے روز روشن کی طرح یہ واضح ہو جاتا ہے کہ شریعت مطہرہ میں قدم بوسی ایک جائز و مستحسن امر ہے جو

اگر کسے پیش آمدہ گفتے کہ من حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در خواب دیدہ ام بادب نشستے وتمام قصہ رؤیا بشنودے دست و پائے وے بوسیدے ودامان و آستینش اورا بر روئے خود فرمالیدے۔[۶]

یعنی اگر کوئی شخص شیخ احمد کے سامنے آکر کہتا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے تو آپ اس کے سامنے مودب ہو کر بیٹھ جاتے اور خواب کا پورا قصہ سنتے اور اس کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیتے پھر اس کے دامن اور آستینوں کو اپنے چہرے پر ملتے۔

قدم بوسی فقہ حنفی کی روشنی میں

غرض کہ عہد رسالت ہی سے صحابۂ کرام، تابعین عظام اور ائمہ مجتہدین وغیرہم سلف سے خلف تک تمام حضرات کا یہی موقف رہا کہ معظمان دینی کی قدم بوسی جائز و مستحسن ہے اور یہی ان حضرات کا معمول بھی رہا۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے احناف نے مسائل فقیہہ کے ضمن میں اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا اور اس کے جواز کا قول کیا جیسا کہ حضرت علاء الدین حصکفی حنفی علیہ الرحمہ " در مختار "میں رقم طراز ہیں:

طلب من عالم أو زاهد أن يدفع إليه قدمه و يمكنه من قدمه ليقبله " أجابه "۔[۷]

کوئی نیازمند اگر کسی عالم دین یا کسی پرہیزگار سے یہ خواہش ظاہر کرے کہ وہ (عالم یا زاہد) اپنا قدم اس کی طرف بڑھائے تا کہ وہ اسے بوسہ دے سکے تو "وہ عالم یا زاہد" اس نیازمند کی اس درخواست کو قبول کرے۔

اس قدم بوسی کے جواز کی دلیل بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمہ اسی کے تحت " رد المحتار "میں یوں رقم طراز ہیں:

لما أخرجه الحاكم أن رجلا أتى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأذن له " فقبّل رجليه "۔[۸]

اس کی دلیل وہ حدیث ہے کہ جس کی تخریج حاکم نے فرمائی کہ ایک شخص حضور کی بارگاہ میں آیا اور آپ سے قدم بوسی کی اجازت مانگی تو آپ نے اسے اجازت عنایت فرمادی چنانچہ اس نے حضور کی قدم بوسی فرمائی۔

ان احادیث کریمہ افعال صحابہ، معمولات ائمہ اور اقوال فقہا سے روز روشن کی طرح یہ واضح ہو جاتا ہے کہ شریعت مطہرہ میں قدم بوسی ایک جائز و مستحسن امر ہے جو

ہمیشہ سے بزرگوں کا معمول رہا۔ اس لیے کوئی نیاز مند اگر کسی ایسے شخص کی قدم بوسی کرے جو اس کا اہل ہو تو اس پر نکیر نہیں کی جا سکتی۔ مگر فساد وہاں سے شروع ہوتا ہے جب دست بوسی یا قدم بوسی کا عام رواج پڑ جائے اور آدمی اس کا متمنی ہو کہ میری دست بوسی و قدم بوسی کی جائے اور اگر کسی نے نہ کی تو اس کی جانب سے دل میں گرد ملال بیٹھ جائے۔ اس کے برخلاف اگر کسی نے دل میں عقیدت کے بغیر، کوئی مطلب حاصل کرنے کے لیے، یا محض نمائشی طور پر، دست بوسی و قدم بوسی کر لی تو اس کے متعلق بڑی خوش فہمی پیدا ہو جائے۔

اولاً۔ انسان اپنے منصب و مقام پر مغرور نہ ہو بلکہ اپنے باطنی عیوب اور خفیہ کمزوریوں پر بھی نظر رکھے اور خدا کی ستاری، اسی طرح واقف کاروں کی پردہ داری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے چکر میں نہ پڑے۔

ثانیاً۔ دست بوسی و قدم بوسی محض نمائشی نہ ہو، نہ ہی ایسے شخص کی ہو جو اس کا اہل نہیں۔

مختصر یہ کہ قدم بوسی جائز ہے۔ مگر جائز چیز بھی اسی وقت جائز رہتی ہے جب اپنے محل میں اور اپنی حد کے اندر ہو...... واللہ الھادی

حواشی

۱: الأدب المفرد للبخاری۔ باب ٤٤٥۔ تقبیل الرجل ص: ٣٥٣ مطبوعه المکتبة الامریه سانگله مل و سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب قبلة الرجل ص:٣٥٣ ج٢ مطبوعه آفتاب عالم پریس لاهور، السنن الکبری للبیهقی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی قبلة الجسد، ص: ١٠٢ ج:٧، مطبوعه حیدر آباد دکن، مشکوة المصابیح ص:٤٠٢)

۲: اشعة اللمعات شرح مشکوة ص: ٢٥ ج:٤)

۳: دلائل النبوة للبیهقی، باب ماجاء فی دعائه لزوجین أحد هما یبغض الآخر بالالفة۔ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت۔ص: ٢٢٩ ج:٦)

۴: المستدرك للحاکم، کتاب البر والصلة، باب حق الزوج علی الزوجة، ص: ١٧٢، ج٤۔ مطبوعه دار الفکر بیروت، دلائل النبوة لأبی نعیم ص: ١٣٨ ج: ٢ مطبوعه بیروت، تنبیه الغافلین، باب حق الزوج علی زوجته ص: ٤٠٦)

۵: میزان الشریعة الکبری للامام الشعرانی، فصل فی بیان ضعف قول من نسب الامام ابا حنیفة إلی أنه یقدم القیاس ص: ٦٦۔ ٦٥ ج: ١۔ مطبوعه مصطفی البابی مصر۔

۶: اخبار الاخیار ص: ١٨٥)

۷: در مختار، کتاب الحظر والاباحة ج: ٢ ص: ١٢٤٥۔

۸: رد المحتار ص: ٢٤٥ ج:٥، مطبوعه بیروت)

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ (حدیث پاک)

روزنامہ
نوائے وقت

لاہور۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ ملتان۔ کراچی

پیر' 23 رجب المرجب 1426ھ' 29/اگست 2005ء — مسلسل اشاعت کے 65 سال

قائدؒ کے خلاف ہرزہ سرائی

بھارت میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمٰن نے بانی پاکستان بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے ان کے سیکولر ہونے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہماری نظر میں وہ مسلمان بھی نہیں تھے وہ نہ تو نماز پڑھتے تھے نہ ہی روزہ رکھتے تھے۔ انہوں نے ہندوستان کو تقسیم کرایا جبکہ دارالعلوم دیوبند نے ہمیشہ ملک کی تقسیم کی مخالفت کی۔

کانگرسی ہندوؤں کی جوتیوں میں بیٹھنے والے اور ان کے دستر خوان کا پس خوردہ کھانے والے دیوبندی مہتمم نے بانی پاکستان کے خلاف جو ہرزہ سرائی کی ہے اس سے قبل اسی دارالعلوم کے دیگر سرکردہ علماء جن میں مولانا حسین احمد مدنی مرحوم شامل ہیں کا بھی یہی وطیرہ رہا ہے۔ یہ لوگ قائداعظمؒ کا ساتھ دینے کی بجائے گاندھی، نہرو، سردار پٹیل اور ماسٹر تارا سنگھ کے ساتھ کانگرس میں شامل ہندوؤں اور سکھوں کے مددگار رہے۔ شاید یہ علماء کرام انتہا پسند ہندو قائدین کو قائداعظمؒ سے بہتر "مسلمان" سمجھتے ہوں گے حالانکہ دیوبندی مکتبہ فکر کے بعض جید علماء مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا احتشام الحق تھانوی اور مولانا ظفر احمد عثمانی نے دیگر مکاتب فکر کے جید علماء کرام اور پیران عظام کے ساتھ مل کر تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ قائداعظمؒ نے دس کروڑ مسلمانوں کو انگریز کی غلامی کے بعد ہندو کی غلامی میں جانے سے بچایا اور مسلمانوں کا ایک علیحدہ وطن پاکستان بنا کر دنیا کا نقشہ تبدیل کر دیا اور تاریخ میں مسلمانوں کی جدوجہد کا ایک نیا باب تشکیل دیا۔ علماء دیوبند نے مولانا شبیر احمد عثمانی اور ان کے دیگر ساتھیوں کو نہایت حقارت سے اپنی صفوں سے نکال دیا مگر انہیں پاکستان کے کروڑوں عوام نے اپنی پلکوں پر بٹھایا اور ان کے ہی صدقہ میں دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء کی پاکستان میں سیاست بازی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی اور آج دیوبند فکر کے فرزند مولانا فضل الرحمٰن پاکستان کے دو صوبوں میں حکمران اور پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کے لیڈر ہیں۔ ان کے والد گرامی مولانا مفتی محمود بھی ایک بار یہ فرما چکے ہیں کہ وہ خود اور ان کے اکابر پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے۔ انہوں نے پشاور میں چند برس قبل دیوبند کانفرنس بھی کرائی جس میں بھارت سے علماء کرام بھی وہاں تشریف لائے۔ اہل پاکستان کی اس فراخ دلی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کانگرس کے وظیفہ خوار مولوی جب جی چاہے مسلمانوں کے ایک ایسے عظیم المرتبت رہنما جس نے کروڑوں مسلمانوں کو آزادی اور خود مختاری کے اعزاز سے سرفراز کیا کی عزت آبرو اور کردار پر حملہ آور ہو جائیں۔ مسلمانوں کی آزادی کی مخالفت کرنے والے اور کانگرس کے ان وظیفہ خوروں کو اب تک [illegible] کی [illegible] نہیں ہوئی اور جب بھی موقع ملتا ہے یہ قائداعظم اور تحریک پاکستان کے مقاصد پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ مگر پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت میں رہنے والے مسلمان اس بات پر حیران ہیں کہ بھارت میں احمد آباد، گجرات، یو پی اور ممبئی میں جب بھی مسلمانوں کے گھر جلائے جاتے ہیں انہیں زندہ آگ میں پھینکا جاتا ہے یا مقبوضہ کشمیر میں نہتے مظلوم کشمیریوں کو روزانہ شہید کیا جاتا ہے تو ہندو کے تنخواہ دار یہ مولوی مجرمانہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور کبھی صدائے احتجاج بلند نہیں کرتے، جو علماء حق کا شیوہ نہیں۔ انہوں نے کبھی مسلمانوں کی حمایت اور مسلمانوں پر ظلم کرنے والے ہندوؤں اور سکھوں کی مخالفت نہیں کی۔ یہ لوگ محض مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے انہیں مزید فرقوں اور سیاسی گروہوں میں تقسیم کرنے پر لگے ہوئے ہیں تاکہ مسلمان ہندو کے مقابلہ میں کمزور تر ہو جائیں۔ پاکستان میں علماء کرام بالخصوص دیوبندی مکتب فکر کو اس ہرزہ سرائی کا نوٹس لینا چاہئے اور اس سے اظہار برات کرنا چاہیے تاکہ یہ تاثر پختہ نہ ہو کہ جمعیت علماء ہند سے وابستہ علماء پاکستان اور بانی پاکستان سے واقعی بغض رکھتے ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت کے اداریہ کا وہ حصہ جس میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم کا بیان پر تبصرہ ہے

جناب والا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

روزنامہ نوائے وقت کی طرح ہی ۲۷-اگست کے روزنامہ خبریں نے بھی ایسی ہی خبر دی ہے

دیوبندی مکتب فکر کا ترجمان ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نے جولائی ۲۰۰۵ء کے شمارہ میں قائداعظم کو کافراعظم (یعنی سب سے بڑا کافر) لکھ کر غلیظ گالی دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ "مسٹر جناح نے مولانا شبیر احمد عثمانی کو دھوکہ دیا جو حضرت عثمانی کو بھی جلد ہی معلوم ہو گیا اور اسی صدمہ سے وہ زیادہ دن زندہ حیات نہ رہے اور وفات پا گئے جبکہ مسٹر گاندھی نے ہندوستان کی آزادی کا وعدہ پورا کیا"۔

مزید لکھا ہے۔ کہ آپ کی اسلامی مملکت کے کافراعظم کے پاکستان میں ۔۔۔ یہ وہ تمام جو انگریز کرتے تھے وہ اب یہاں مروج ہیں۔ (صفحہ ۳۴ کالم نمبر ۲ مذکورہ) مزید برآں لکھا ہے کہ ہم جمیع علماء کرام اور خاص دیوبندی مسلک والوں نے کانگرس کی حمایت کی ہے اور ہماری دیوبندی جمعیت علماء ہند کا کانگرس سے اتحاد تھا۔

(بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔ گوجرانوالہ۔ اگست ۲۰۰۵ء صفحہ ۲۴)

ان سب حالات میں کیا ان کا تذکرہ نصاب میں کرنا درست ہے۔ وہ لوگ جو خود برملا اظہار کرتے ہیں کہ ہم تقسیم ہند کے مخالف تھے ۔ ۵۸ سال بعد بھی اپنی بات پر قائم ہیں ان کو بطور ہیرو نصاب میں پیش کرنا محسن بانی پاکستان اور نظریہ پاکستان سے غداری نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

حاشیہ حکایت (۳۰۴) افسوس ایسی جماعت کو معاندین بے ادب کہتے
ہیں کہ اگر اس پر افراطِ فی الادب ہونے کا شبہ کیا جاتا تو گنجائش تھی جس کا جواب
بھی بغلبہ حال سے دیتے اور ایسا غلبہ اخیر میں اعتدال سے مغلوب ہو جاتا ہو (ش ت)

حکایت (۳۰۵) حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ عم محترم مولانا
حبیب الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہما نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ
میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کے مرید و شاگرد سب جمع تھے
اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے۔ کہ حضرت گنگوہیؒ نے
حضرت نانوتویؒ سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت
نانوتویؒ کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت
لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور مولاناؒ کی طرف کو کروٹ لیکر
اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا۔ جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا
کرتا ہے۔ مولاناؒ ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت
نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔

حاشیہ حکایت (۳۰۵) اس سے زیادہ خودداری کی فنا کی نظیر کیا ہوگی
کہ ... ایسا کر سکتے ہیں ... سے زیادہ گراں ہے۔ اور مولانا گنگوہی کا یہ عمل

شاہانِ دہلی یا اسلافِ دیوبند

ملقب بہ

اَرواحِ ثلٰثہ

یا

حِکایاتِ اَولیا

مرتبہ

حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب کسولوی

بحواشی مفیدہ

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی

وقار علی

ناشر: مکتبہ تھانوی دیوبند (یو.پی)
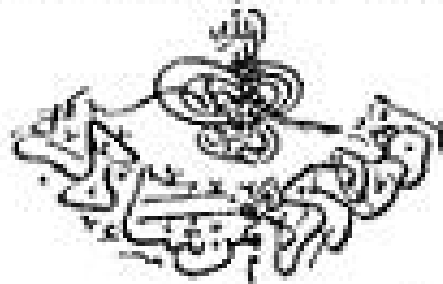
بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انار کلی ○ لاہور

"حضرت (گنگوہی) نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔" (ارواحِ ثلاثہ' ص ۲۶۶' مطبوعہ دارالاشاعت' کراچی)

چناں چہ ان کا "حق" ملاحظہ ہو۔ یہی گنگوہی صاحب فرماتے ہیں "(ہندوؤں کے پیشوا) رام اور کنھیا اچھے لوگ تھے' پچھلوں نے کیا کا کیا بنادیا۔" (ص ۲۸۷' تذکرۃ الرشید' ج ۲)

مزید ملاحظہ ہو' فرماتے ہیں "اکثر بزرگ پوشیدہ ہو کر خلقت کو راہِ ہدایت پر لاتے ہیں' اسی طرح بابانانک (سکھوں کے پیشوا) بھی مسلمان تھے اور پوشیدہ ہو کر ہدایت کرتے تھے۔" (تذکرۃ الرشید' ص ۲۳۸ ج ۲)

یہی گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ "مدرسہ دیوبند اللہ کا ہے۔" (ارواحِ ثلاثہ' ص ۲۸۱)

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جس کے قلب میں ذکر کا اثر آجائے گا وہ شخص اہل بصیرت کے نزدیک صاحب حال ہوگا مگر اثر جو اس کے بدن پر ظاہر ہوتا ہے جس کو اہل ظاہر حال کہتے ہیں اُس کا کوئی وقت معین نہیں بعض کو ابتدا میں پیدا ہوتا ہے پھر جاتا رہتا ہے بعض کو درمیان میں ہوتا ہے آخر میں رفع ہو جاتا ہے اور بعض کو آخر میں پیدا ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے اور بعض کو درمیان میں پیدا ہوتا ہے اور نہیں جاتا اور بعض کو ابتداء سے آخر تک رہتا ہے اس پر شاہ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ کا تمثیلاً تذکرہ فرمایا اس کے بعد فرمایا اور بعض کو بالکل ہوتا ہی نہیں، کمال مقصود کے واسطے دونوں ضرور نہیں جس کو جو طریق بھی حق تعالیٰ نصیب فرمائے۔

ایک روز کسی شخص نے حال کی حقیقت دریافت کی آپ نے ارشاد فرمایا ہر شخص میں ایک قوت بہیمیت کی رکھی ہوئی ہے اور بہائم کی قوتیں مختلف ہیں اور اس بہیمیت کو تعلق اس عالم سے ہے اسی سے اس کو راحت ہے نیز ہر شخص میں روح ہے اور اُسکا تعلق عالم قدس سے ہے وہی اس کے لئے سبب راحت ہے، جس وقت روح اُس عالم کی طرف چلتی ہے اس بہیمیت کو تکلیف ہوتی ہے اُسوقت اس میں حرکت وبیقراری شروع ہوتی ہے، پس اگر یہ بہیمیت ضعیف ہے تو مغلوب ہو کر بیہوش ہو جاتی ہے اور روح اپنا کام کرتی ہے اور اگر قوی ہے تو کچھ تڑپ کر بیہوش ہو جاتی ہے، اور اگر بہت ہی قوی ہے تو روح اپنا کام کرتی رہتی ہے اور یہ ادھر تڑپتی رہتی ہے آخر میں اسی قوت کے موافق آثار پیدا ہوتے ہیں، اگر کسی شخص میں شیر کی قوت ہے تو درجۂ کمال پر پہونچ کر اُس میں شجاعت وہمت غایت درجہ بڑھ جاتی ہے اس مضمون کو شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہمعات میں مفصل لکھا ہے۔

ایک دن ارشاد فرمایا کہ جب میں مکہ معظمہ گیا وہاں ایک درویش تھے سید قاسم نقشبندی اُنکو اہل مکہ بہت مانتے تھے ایک شخص اُن کے سامنے حضرات نقشبندیہ کی توہین کیا کرتے اور وہ بیچارے ضبط فرماتے تھے۔ ایک دن غصہ میں آ کر اُس پر توجہ ڈالدی وہ شخص تڑپنے لگا مجاورین کعبہ نے جب دیکھا کہ اب یہ شخص مرجائے گا بُرا حال ہے تو شبری پر لاد رسی سے باندھ کر اُس کے مکان پر پہونچادیا، آٹھ روز تک وہ شخص تڑپا کیا آخر اُس کی ماں نے سید صاحب کی منت خوشامد کی تب آپ نے پانی پڑھ کر دیا اور فرمایا کہ تیرے بڑھاپے پر

مجھ کو ترس آتا ہے ورنہ میں کبھی نہ ہٹتا یہاں تک کہ اُس کی روح نکل جاتی۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے اُن کی تعریف فرمائی میں بھی اُن سے ملنے گیا مجھ سے نہایت محبت سے ملے اور فرمایا اس زمانہ میں اکل حلال بہت دشوار ہو گیا حالانکہ بڑی ضرورت اس کی ہے۔ میں کسی سے کچھ لیتا نہیں ہوں خود سونا بنا لیتا ہوں تم بھی سیکھ لو میں نے انکار بھی کیا مگر جب اُنہوں نے زیادہ اصرار کیا تو میں نے عرض کیا کہ حضرت اسوقت تو اس قدر مہلت نہیں کہ آپ میرے سامنے بنائیں اور میں دیکھوں اور اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ حج کو آؤں اور سونا بناتا پھروں، ایسا ہی آپ کا اصرار ہے تو نسخہ لکھا دیجئے چنانچہ اُنہوں نے نسخہ لکھا دیا اور فرمایا اگر کچھ بھول جاوے تو مجھ سے پھر دریافت کر لینا۔ میں نے آ کر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سارا قصہ ذکر کیا آپ نے فرمایا تو ہرگز مت بنائیو، بلکہ وہ نسخہ بھی اپنے دل سے بھلا دیجیو کیونکہ اس سے توکل میں فرق آویگا'' میں نے ایسا ہی کیا کہ وہ نسخہ اُسوقت تو بیگ میں لا کر رکھدیا اور یہ خیال کیا کہ ہمارے دوست حکیم جی نے کہا تھا کہ کوئی چیز ہمارے واسطے لانا بس یہ تحفہ اُن کے واسطے اچھا ملا پھر جب وطن آیا اور حکیم ضیاء الدین مرحوم ملنے آئے تو وہ کاغذ جوں کا توں ان کو دیدیا اور خود بھلا دیا اس کے بعد فرمایا کہ بھائی الحمدللہ میری کوئی حاجت بند نہیں رہتی ہے۔

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ شاہ نانک جن کو سکھ لوگ بہت مانتے ہیں حضرت بابا فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں چونکہ اہل جذب سے تھے اس وجہ سے ان کی حالت مشتبہ ہو گئی مسلمانوں نے کچھ ان کی طرف توجہ نہ کی سکھ اور دوسری قومیں کشف وکرامات دیکھ کر انکو ماننے لگے۔

ایک بار کسی خادم نے تصور شیخ کے متعلق دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ خیال دو طرح کا ہوتا ہے ایک آمد جیسے خیال ولد وغیرہ کا جو خود بخود آئے، اس طرح پیر کا تصور بوجہ محبت ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، دوسرا آورد کہ خواہ مخواہ تصور باندھا جائے سو اس کی حاجت نہیں۔

ایک روز فرمانے لگے کسی نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ میاں تیرا کوئی پیر بھی ہے؟ اُس نے کہا جی پیر تو میرے بہت سے ہیں مگر دو پیر میرے اصل ہیں ایک طوطا اور

نے ارشاد فرمایا تمہیں مولانا یعقوب صاحبؒ کے پاس جانے کی حاجت نہیں۔

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ حضرت میانجی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں ایک خان صاحب تھے ہمارے حضرت حاجی صاحب کے شامل حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی مرید بھی خان صاحب سے ملنے گئے مگر خان صاحب کو خبر نہ تھی کہ وہ کس کے مرید ہیں، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خان صاحب پوچھنے لگے کہ ''یہ کسکے مرید ہیں ان کے ساتھ تو میرے میاں کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے'' حضرت نے فرمایا یہ حافظ ضامن صاحب کے مرید ہیں اس قصہ پر بعض خدام نے حضرت امام ربانی سے عرض کیا ''تو پھر ہمارے ساتھ بھی میانجی صاحبؒ کا ہاتھ ہوگا؟'' فرمایا ہاں کیا عجب ہے آخر تم بھی تو انھیں کے مرید ہو میں تو فقط واسطہ ہوں۔

ایک بار تہذیب اخلاق کا تذکرہ تھا فرمایا حق تعالیٰ جس کے دل سے کبر نکال دے تو سب کچھ ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا میں تھانہ بھون میں تھا اور بہت سے آدمی میرے پاس بیٹھے تھے ایک خان صاحب کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بہت سیدھے آدمی تھے اُسی مجلس میں مجھ سے پوچھنے لگے کہ مولوی صاحب ٹھیک کہیو اتنے آدمی جو تمہارے پاس بیٹھے ہوئے ہیں اس سے کچھ تمہارے دل میں بڑائی تو نہیں آئی، میں نے کہا ''خان صاحب سچ کہتا ہوں اس کا کچھ بھی خیال نہیں'' خوش ہو کر خان صاحب فرمانے لگے ہاں تب ٹھیک ہے۔

ایک دن کسی شخص نے زیارت قبور کے لئے سفر کا حکم دریافت کیا کہ جائز ہے یا ناجائز؟ آپ نے فرمایا اس میں علماء کا اختلاف ہے بندہ فیصلہ نہیں کر سکتا۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب کا خیال ہوا کہ عدم جواز کا فتویٰ دیا جائے حضرت نے ارشاد فرمایا آدمی خود جس طرح چاہے عمل کرے مگر دوسروں پر کیوں تنگی کی جائے۔

ایک روز مولوی ولایت حسین صاحب نے عُشر کا مسئلہ دریافت کیا کہ مالک زمین پر بھی واجب ہے یا صرف کاشتکار یا ٹھیکہ دار پر، فرمایا اس میں امام صاحب اور امام محمد رحمہما اللہ کا اختلاف ہے اور مفتیٰ بہ دونوں قول ہیں دونوں میں سے جس پر چاہے عمل کرے مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور کے نزدیک کون قول راجح ہے؟ فرمایا امام کا مذہب

ونکہ مَآ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ تو مالک کے پاس نہیں جاتا اس کے بعد عشر کی نسبت یہ بھی فرمایا کہ بڑی برکت کی چیز ہے۔

ایک مرتبہ مولوی محمد حسن صاحب نے دریافت کیا کہ تکفیر روافض کے بارے میں کیا ئے ہے؟ فرمایا ہمارے اساتذہ تو شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے تکفیر ہی کے قائل ہیں بعضوں نے اہل کتاب کا حکم دیا ہے اور بعضوں نے مرتد کا۔ ولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کی کیا رائے ہے؟ ارشاد فرمایا میرے نزدیک تو ے علماء کافر ہیں اور جُہلا فاسق۔

ایک بار ارشاد فرمایا کہ میں تراویح پڑھا رہا تھا اور پیچھے مولوی محمد یعقوب صاحبؒ ر مولوی محمد مظہر صاحبؒ بھی تھے مجھ سے ایک جگہ غلطی ہوگئی مگر ان دونوں میں سے کسی ے بھی نہ ٹوکا ہر ایک اس خیال میں رہا کہ غلط ہوتا تو دوسرے صاحب ٹوکتے۔

مولوی ولایت حسین صاحب

جس زمانہ میں فیصلہ ہفت مسئلہ کا ہنگامہ بپا تھا ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں تو کوئی ی بھی نہیں تھی عرب سے تو اب عجیب عجیب خبریں آتی ہیں اصل یہ ہے کہ جیسا لوگوں ے کہا حضرت نے اُسے مان لیا ایک حاجی کا نام لیکر بیان کرتے تھے کہ ہم مکہ معظمہ میں ضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُسوقت کسی نے ایک استفتا پیش کیا جس میں وجوہات سفر کی بنا پر عورتوں سے سقوط حج کا بیان تھا اُس کی وجوہات سنکر حضرت بھی مہر ینے کو تیار تھے مگر ہم نے روکا اور عرض کیا کہ اس قسم کے واقعات اُن لوگوں کو پیش تے ہیں جن کو خست وبخل کی وجہ سے ضروری اخراجات میں بھی کمی کرنا مدنظر ہے اُسوقت ضرت رُکے اور مہر نہیں فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر اسوقت کوئی نہ روکتا تو ورتوں سے حج ہی ساقط ہو چکا تھا۔ مثنوی کا درس ہوتا ہے اُس میں سب طرح کے لوگ ر قسم کی باتیں ہوتی ہیں اسی میں کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے ہم نے کئی بار حضرت کو لکھا کہ سائل میں آپ گفتگو نہ فرماویں البتہ حقائق جو اُسکے اہل ہوں اُن کے سامنے بیان ئے جاویں'' اسی ضمن میں حضرت امام ربانی نے ارشاد فرمایا کہ رام اور کنہیا اچھے لوگ

تھے پچھلوں نے کیا کا کیا بنادیا۔

مولوی حکیم حیات علی صاحب نے ایک مرتبہ خواب عرض کیا کہ میں نے اپنے آپ کو بالکل ننگا دیکھا فقط ایک لنگوٹی باندھے ہوئے ہوں حضرت نے ارشاد فرمایا "بس لنگوٹی ہی کی کسر ہے"۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ سالک کے لئے دو قسم کا خواب محمود ہے یا تو اپنے آپ کو ننگا دیکھے یہ قطع تعلقات پر دال ہے یا خوب لٹکتا ہوا کرتہ دیکھے۔

کسی شخص نے دریافت کیا کہ اس زمانہ میں امام المسلمین کون ہے جس کا پہچاننا اہل اسلام کو ضروری ہے؟ ارشاد فرمایا سلطان۔

ایک دن مجلس شریف میں دین مہر کا تذکرہ تھا مولوی ولایت حسین صاحب نے کہا کہ یہاں تو لاکھ لاکھ روپے مہر کے مقرر ہوتے ہیں مگر لینے اور دینے والوں میں کسی کو لینا یا دینا مقصود نہیں ہوتا حضرت نے ارشاد فرمایا یہاں جو کچھ ہو آخرت میں تو بھگتنا پڑے گا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے شکایت کے طور پر کہا کہ "مُلّا مراد صاحب مظفر نگری یہاں حضرت کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتے دیوبند حاجی صاحب کے پاس جاتے ہیں"۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کیا مضائقہ ہے آدمی کو جہاں فائدہ معلوم ہوتا ہے وہاں جایا ہی کرتا ہے ہاں انکار نہ ہونا چاہئے۔

مولوی حیات علی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک رات آنکھ کھلی تو اُٹھتے ہوئے کسل معلوم ہوا اور یہ وسوسہ گذرا کہ خدا جانے قبول ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ اسی وسوسہ میں آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا خواب میں اعلیٰ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ایک آیت پڑھ رہے ہیں اُسی وقت آنکھ کھل گئی اس خواب کو حضرت امام ربانی کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا کہ آدمی جب خدا کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو قبول ہوتا ہی ہے۔

ایک بار آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب اول میں حج کرنے گیا تو ذی الحجہ کی رویت ہلال انتیس ذیقعدہ کو ہوئی نہیں تھی شہادت کی رو سے حج ہوا مجھے اُس شہادت رویت میں شبہ رہا اور ملال ہوا کہ اتنی تو مصیبت سفر اٹھائی اور پھر بھی حج درست نہ ہوا اتفاق سے

تیرہ تاریخ کو چاند گرہن ہوا اُسوقت مجھے یقین ہی ہو گیا کہ حج بالکل نہیں ہوا گرہن ہمیشہ چودہ یا پندرہ تاریخ میں ہوتا ہے اتفاق سے ایک دفعہ میں رامپور کہ چاند انتیس کا میں نے دیکھا اور تیرہ کو چاند گرہن ہوا اُسوقت میں نے جانا ی چاند گرہن ہوتا ہے اور میرا حج صحیح ہوا۔

دن ارشاد فرمایا کہ دہلی میں شاہ عبدالغنی صاحب کی خدمت میں جب میں پڑھا ہاں پر میرا کھانا مقرر تھا وہاں میں خود لینے جایا کرتا تھا، راستہ میں ایک مجذوب رتے تھے ہمیں پڑھنے کی طرف اس قدر مشغولی تھی کہ درویش کیا کسی چیز کی طبیعت کو التفات نہ تھا۔ ایک روز وہ مجذوب مجھ سے بولے کہ "مولوی تو کہاں ے" میں نے عرض کیا کھانا لینے، اُنہوں نے کہا میں تجھ کو دونوں وقت اسی طرف ہوں کیا راستہ دوسرا نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا دوسرا راستہ بازار میں ہو کر ہے کی چیز پر نگاہ پڑتی ہے شاید کسی چیز کو دیکھ کر طبیعت کو پریشانی ہو مجذوب نے کہا ہوتا ہے کہ تجھے خرچ کی تکلیف رہتی ہے میں تجھ کو سونا بنانا بتادوں گا تو میرے ن آئیو میں اُسوقت تو حاضری کا اقرار کر آیا مگر خانقاہ پہونچ کر پڑھنے لکھنے میں ہا دوسرے دن وہ مجذوب پھر ملے اور کہا "مولوی تو آیا نہیں" میں نے کہا کہ ے فرصت نہیں ہوتی ہے جمعہ کو آؤں گا الغرض جمعہ آیا اور اُس دن بھی کتاب نے میں مجھے یاد نہ رہا اور وہ پھر ملے پھر اُنہوں نے کہا کہ مولوی تو وعدہ کر گیا تھا میں نے عرض کیا کہ مجھ کو یاد نہیں رہا آخر دوسرے جمعہ کا وعدہ کیا اور اسی طرح بولا آخر ایک جمعہ کو وہ مجذوب خود میرے پاس خانقاہ میں آئے اور مجھے شاہ نظام ساحب کی درگاہ میں لے گئے وہاں ایک گھاس مجھے دکھائی اور مقامات بتائے کہ ں جگہ یہ گھاس ملتی ہے اور مجھ سے کہا خوب دیکھ لے میں نے اچھی طرح پہچان لی وڑی سی توڑ کر لائے اور میرے حجرہ میں آکر مجھے سامنے بٹھا کر اُس سے سونا بنایا۔ کیا اور میں بھی بنانا جان گیا وہ مجذوب مجھ سے یہ کہکر کہ اسے بیچ کر اپنے کام میں

کیا تھانوی کے دادا کا اختیار حضور ﷺ سے زیادہ تھا؟؟؟

میں نیچے دیوبندیوں کا ایک فتویٰ لگا رہا ہوں، جس میں کہا گیا ہے کہ

حضور ﷺ اپنی قبرِ مبارک میں سے کہیں آجا نہیں سکتے۔ (معاذاللہ)

لیکن دیوبندیوں کی کتاب ''اشرف السوانح'' میں اشرف علی تھانوی کے دادا کی

ایک کرامت بتائی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ وہ مرنے کے بعد بھی زندہ کی مثل گھر

میں مٹھائی لے کر آئے۔

آہ! میرے اسلامی بھائیوں کیا یہ رسولِ اکرم ﷺ کی گستاخی نہیں ہے؟؟؟

حضور ﷺ تو اپنی قبر سے باہر نہیں آسکتے لیکن ان کے مولوی قبر سے باہر آسکتے ہیں۔

(معاذاللہ)

نبی کو تو ان لوگوں نے بے اختیار کردیا۔ (معاذاللہ)

فیصلہ آپ کریں کہ کیا یہ گستاخ فرقہ حق پر ہو سکتا ہے؟؟؟؟؟

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خیار عباد اللہ الذین اذا رؤوا ذکر اللہ

رواہ الترمذی

چوں حدیث مذکور دال است بر عظمت معرفت احوال مردان محبوب

درحکم تعلقات قلوب، وحاجتے از مسلماں وقت بتشخیص بود لہٰذا بحضرت حکیم الامت مجدد الملت
قطب الارشاد شیخ المشائخ مرشد العالم مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی حنفی چشتی صابری
امدادی سلمہ اللہ علام الغیوب بنا بر مصلحت مذکورہ رسالہ ملقب بلقب تاریخی سیرت اشرف نامہ
۱۳۵۲ھ

مسمّٰی بہ

اشرف السوانح

حصۂ اول

کہ صفات ترکیبی بشریت بعضات المیلاد

بقلم محرر عزیز الحسن غفرلہ و عبدالحق فرج اللہ عنہما الکروب و ستر عنہما العیوب و غفر لہما الذنوب
برعایت اختصار در سنہ ۱۳۵۲ھ نگاشتہ شد

باہتمام سید نور الحسن تھانوی
ناشر مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر یوپی

MUNAZARA JHANG

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

منصفین کا فیصلہ

آج مورخہ [illegible] ۲۷ کو بمقام بنگلہ (قول والا) تحصیل جھنگ، مولانا حق نواز صاحب عالم دیوبندی اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب، عالم بریلوی، کے مابین مناظرہ منعقد ہوا جس کا موضوع یہ تھا۔

"دیوبندی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے بریلی کی عبارات جو اُن کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔ گستاخانہ اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں۔ جبکہ بریلوی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے دیوبند کی عبارات جو اُن کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں۔" —— مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی مکتب فکر کی جانب سے مولانا منظور احمد صاحب (چنیوٹی)، اور بریلوی مکتب فکر کی جانب سے مولانا عبدالرشید صاحب (رضوی)، نے صدر مناظرہ کے فرائض انجام دیئے۔

ہم منصفین۔ بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب (سیالوی)، بریلوی مناظر کو ان کے ٹھوس اور وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔

مورخہ [illegible] ۲۷

پروفیسر تقی الدین انجم

تقی الدین انجم

محمد منظور خان۔ ایڈووکیٹ

غلام باری ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار۔ جھنگ صدر

غلام باری [illegible]

Prof. Taqi ul Din Anjum Sahib

Govt Postgraduate College near bus stand, Jhang

Professour sahib was chief Judge of this Munazra

Ghulam Bari Sahib School Teacher

.Satellite Town, Transformer Square, Near Al Rizwan Mosque

.Ghulam Bari sahib was the second Judge of this Munazara

اهل الحدیث فی کل زمان کالصحابة فی زمانهم...... إذا رأیت صاحب حدیث فکأنی رأیت احدا من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ (المستخرج علی المستدرک، ص ۱۳۔ ۱۴، از علامہ عبدالرحیم عراقی، میزان کبریٰ شعرانی، ص ۴۹)

ہر زمانہ کے اہل الحدیث (یعنی سنتوں کے ماہر عالم + عامل + مبلغ) ایسے ہیں جیسے اپنے زمانوں میں صحابہ کرام تھے (یعنی وہ صحابہ کرام سے مشابہت رکھتے ہیں)...... جب تو نے کسی صاحبِ حدیث (یعنی سنتوں کے ماہر عالم + عامل + مبلغ) کو دیکھا تو گویا تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کی زیارت سے لطف اندوز ہوا۔

......بلکہ کنز العمال میں حدیث پاک ہے کہ: 28883۔

من زار العلماء فقد زارنی ومن جالس العلماء فقد جالسنی ومن جالسنی فکانما جالس ربی۔

یعنی جس نے خاص علماء کی زیارت کی تو اُس نے میری زیارت کی اور جو اُن علماء کے پاس بیٹھا تو وہ میرے پاس بیٹھا اور جو میرے پاس بیٹھا تو گویا وہ میرے رب کا ہم نشین ہوا

۔(یہ حدیث لباب الحدیث سیوطی اور اخبار اصبہان ابونعیم میں بھی درج ہے)...... بلکہ نبی ولی کی قبر کو بت اور مزار کو بت خانہ کہنے والے حضرات کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے اپنے پیر کی قبر کی زیارت کو بھی دیدارِ خدا قرار دیا ہے۔

جس کو ہوئے شوقِ دیدارِ خدا اُن کے مرقد کی زیارت کو وہ جا (تاریخ مشائخ چشت: ۲۳۵، زکریا کاندھلوی)

مدائح اعلیٰ حضرت میں آپ کو اپنے وقت کا صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان کہا گیا ہے تو یہ بطورِ مظہر و وارث و نائب ہے۔ آپ کے شیخ الهند والهنود مولوی محمود نے مرثیہ گنگوہی میں یوں لکھا:

وہ تھے صدیق اور فاروق، پھر کہئے عجب کیا ہے شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی (مرثیہ: ۱۲)

......عطاء اللہ بخاری کے متعلق دیوبند کے مجاہد شورش کاشمیری کا ارشاد ہے کہ

وہ قرن اول میں ہوتے تو عشرہ مبشرہ میں ہوتے (عطاء اللہ بخاری: ۲۷۷)۔

یہ تو خیر گزری کہ وہ دورِ رسالت میں نہیں تھے ورنہ یہ لوگ عشرہ مبشرہ کی دس کرسیوں میں سے ایک کرسی بخاری جی کے لئے خالی کرانے کی سر توڑ کوشش کرتے۔ پتہ نہیں اُن دس صحابہ میں سے کس صحابی کو یہ عطاء اللہ سے کم تر جانتے اور کس پر الزام تراشی کا طوفان کھڑا کرتے؟؟؟

اهل الحديث فی کل زمان کالصحابة فی زمانهم...... إذا رأیت صاحب حدیث فکأنی رأیت احدا من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ (المستخرج علی المستدرک، ص۱۳۔ ۱۴، از علامہ عبدالرحیم عراقی، میزان کبریٰ شعرانی، ص۴۹)

ہر زمانہ کے اہل الحدیث (یعنی سنتوں کے ماہر عالم + عامل + مبلغ) ایسے ہیں جیسے اپنے زمانوں میں صحابہ کرام تھے (یعنی وہ صحابہ کرام سے مشابہت رکھتے ہیں)...... جب تو نے کسی صاحبِ حدیث (یعنی سنتوں کے ماہر عالم + عامل + مبلغ) کو دیکھا تو گویا تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کی زیارت سے لطف اندوز ہوا۔

......بلکہ کنزالعمال میں حدیث پاک ہے کہ: 28883۔

من زار العلماء فقد زارنی ومن جالس العلماء فقد جالسنی ومن جالسنی فکانما جالس ربی۔

یعنی جس نے خاص علماء کی زیارت کی تو اُس نے میری زیارت کی اور جو اُن علماء کے پاس بیٹھا تو وہ میرے پاس بیٹھا اور جو میرے پاس بیٹھا تو گویا وہ میرے رب کا ہم نشین ہوا

۔(یہ حدیث لباب الحدیث سیوطی اور اخبار اصبہان ابونعیم میں بھی درج ہے)...... بلکہ نبی و ولی کی قبر کو بت اور مزار کو بت خانہ کہنے والے حضرات کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے اپنے پیر کی قبر کی زیارت کو بھی دیدارِ خدا قرار دیا ہے۔

جس کو ہوئے شوقِ دیدارِ خدا   اُن کے مرقد کی زیارت کو وہ جا   (تاریخ مشائخ چشت: ۲۳۵، زکریا کاندھلوی)

مدائح اعلیٰ حضرت میں آپ کو اپنے وقت کا صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان کہا گیا ہے تو یہ بطورِ مظہر و وارث و نائب ہے۔ آپ کے شیخ الهند والهنود مولوی محمود نے مرثیہ گنگوہی میں یوں لکھا:

وہ تھے صدیق اور فاروق، پھر کہئے عجب کیا ہے   شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی   (مرثیہ: ۱۲)

......عطاء اللہ بخاری کے متعلق دیوبند کے مجاہد شورش کاشمیری کا ارشاد ہے کہ

وہ قرنِ اول میں ہوتے تو عشرہ مبشرہ میں ہوتے (عطاء اللہ بخاری: ۲۷۷)۔

یہ تو خیر گزری کہ وہ دورِ رسالت میں نہیں تھے ورنہ یہ لوگ عشرہ مبشرہ کی دس کرسیوں میں سے ایک کرسی بخاری جی کے لئے خالی کرانے کی سر توڑ کوشش کرتے۔ پتہ نہیں اُن دس صحابہ میں سے کس صحابی کو یہ عطاء اللہ سے کم تر جانتے اور کس پر الزام تراشی کا طوفان کھڑا کرتے؟؟؟

شیطاں بصورتِ مصطفٰے قدرت ندارد نا شود نے ہمچو کعبہ او شود نے ہمچو شمس و نے قمر (تحفہ نصائح، ص ۵۴)

اخبار الاخیار میں شیخ (یعنی نائب رسول ﷺ) کو بھی متشکّٰی لکھا ہے۔ خود تھانوی نے بھی بوادر النوادر میں شیخ کو متشکّٰی مانا ہے مگر شیخین کریمین کو متشکّٰی نہ مان سکا۔ پس شیخین کریمین (یعنی ابوبکر و عمر) اُن کی پارٹی کے نزدیک شیخ نہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں شیطان کی زبان سے خدا ہونے کا دعویٰ مذکور ہے مگر یہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ کی صورت میں شیطان متمثّل ہو سکتا ہے۔ یہ دیوبندی جھوٹ ہے۔ کہاں محض دعویٰ اور کہاں اُس بے صورت کی صورت میں متمثّل ہونا۔ مگر یہ فرق اُن کو سمجھ کیسے آئے جن کے دل میں قرن الشیطان اور دماغ میں دیوبند ہو اور جو خیالات کی اُڑان اور بلند پروازی اور زبان کی گل افشانی و تیزی و طراری کے لئے تھانوی کے ماموں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں۔ فتاویٰ رضویہ پر اعتراض سے پہلے دیکھ لیں کہ علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی (م ۹۴۲ھ) کی کتاب سبل الھدیٰ والرشاد (۱۰: ۴۶۰ـ۴۶۱) میں ہے: فان قیل :عظمة الحق سبحانه وتعالى أتم من عظمة كل عظيم فكيف اعتاض على ابليس أن يظهر بصورة النبي صلى الله عليه وسلم، ثم ان ابليس اللعين قد تراء ى لكثيرين و خاطبهم بأنه الحق طلبا لاضلالهم، وقد أضل جماعة بمثل هذا -حتى ظنوا أنهم رأوا الحق وسمعوا خطابه .فالجواب من وجهين: أحدهما :أن كل عاقل يعلم أن الحق سبحانه وتعالى ليست له صورة معينة توجب الاشتباه بخلاف النبي صلى الله عليه وسلم، فانه ذو صورة معينة معلومة مشهورة.

وصایا شریف کے مرتب (مولانا حسنین رضا) کے مضمون میں کاتب (وہابی) نے عمداً تبدیلی کی اور ایک فقرہ یوں لکھا:۔ (ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا)۔ صاحب مضمون نے طباعت پر یہ سہو دیکھ کر اپنی پروف ریڈنگ میں کوتاہی سے رجوع کیا اور درست عبارت کا اعلان شائع کیا۔ (شوق کم ہو گیا) کی بجائے (لطف آ گیا) لکھنے کا کہا گیا۔ اور وہابی کاتب (جو اپنی وہابیت چھپاتا تھا) کو مطبع سے نکال دیا گیا۔ (ضمیمہ ایمان افروز وصایا، ص ۳۴ـ۳۵)۔

......امام شافعی نے فرمایا تھا:

شیطاں بصورتِ مصطفےٰ قدرت ندارد نا شود　　　نے ہمچو کعبہ او شود نے ہمچو شمس و نے قمر　(تحفہ نصائح، ص ۵۳)

اخبار الاخیار میں شیخ (یعنی نائب رسول ﷺ) کو بھی متشکّل لکھا ہے۔خود تھانوی نے بھی بوادر النوادر میں شیخ کو متشکّل مانا ہے مگر شیخین کریمین کو متشکّل نہ مان سکا۔پس شیخین کریمین (یعنی ابوبکر و عمر) اُن کی پارٹی کے نزدیک شیخ نہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں شیطان کی زبان سے خدا ہونے کا دعویٰ مذکور ہے مگر یہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ کی صورت میں شیطان متمثّل ہو سکتا ہے۔یہ دیوبندی جھوٹ ہے۔کہاں محض دعویٰ اور کہاں اُس بے صورت کی صورت میں متمثّل ہونا۔مگر یہ فرق اُن کو سمجھ کیسے آئے جن کے دل میں قرن الشیطان اور دماغ میں دیوبند ہو اور جو خیالات کی اُڑان اور بلند پروازی اور زبان کی گل افشانی و تیزی و طراری کے لئے تھانوی کے ماموں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں۔فتاویٰ رضویہ پر اعتراض سے پہلے دیکھ لیں کہ علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی (م ۹۴۲ھ) کی کتاب سبل الھدیٰ والرشاد (۱۰: ۴۶۰۔۴۶۱) میں ہے:۔فان قیل :عظمة الحق سبحانه وتعالى أتم من عظمة كل عظيم فكيف اعتاض على ابليس أن يظهر بصورة النبي صلى الله عليه وسلم، ثم ان ابليس اللعين قد تراءى لكثيرين و خاطبهم بأنه الحق طلبا لاضلالهم، وقد أضل جماعة بمثل هذا -حتى ظنوا أنهم رأوا الحق وسمعوا خطابه .فالجواب من وجهين: أحدهما :أن كل عاقل يعلم أن الحق سبحانه وتعالى ليست له صورة معينة توجب الاشتباه بخلاف النبي صلى الله عليه وسلم، فانه ذو صورة معينة معلومة مشهورة.

وصایا شریف کے مرتب (مولانا حسنین رضا) کے مضمون میں کاتب (وہابی) نے عمداً تبدیلی کی اور ایک فقرہ یوں لکھا:۔(ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا)۔صاحب مضمون نے طباعت پر یہ سہو دیکھ کر اپنی پروف ریڈنگ میں کوتاہی سے رجوع کیا اور درست عبارت کا اعلان شائع کیا۔(شوق کم ہو گیا) کی بجائے (لطف آ گیا) لکھنے کا کہا گیا۔اور وہابی کاتب (جو اپنی وہابیت چھپاتا تھا) کو مطبع سے نکال دیا گیا۔(ضمیمہ ایمان افروز وصایا، ص ۳۴۔۳۵)۔

......امام شافعی نے فرمایا تھا:

کہہ سکتا ہوں لیکن بہرحال انسان جتنا پیچیدہ ہے اتنا ہی سہل ہے۔ وہ کھلی کتاب کی طرح سمجھ میں آتا ہے ـــــ شاہ جی کے ساتھ راقم نے ملک کے بہترین اور بدترین دن گزارے ہیں اور یہ دن سالہا سال کی یکجائی رکھتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ راقم کے مشاہدہ و تجربے میں بہت سی شخصیتوں کا سونا ـــــ ملمع سے بھی کمتر قیمت کی دھات نکلا۔ لیکن جن شخصیتوں نے راقم کے افکار و سوانح کا رُخ بدل ڈالا ان میں شاہ جی ایک ایسی شخصیت تھے کہ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ قرن اول میں ہوتے تو عشرہ مبشرہ میں ہوتے۔ راقم نے اُنہیں ہر لحاظ سے ایک سچا اور کھرا انسان پایا وہ اس عہد میں قدرت کا عطیہ تھے وہ نہیں جانتے تھے کہ غیبت کیا ہوتی ہے؟ اور جھوٹ بول کر زندگی کیونکر بسر کی جاتی ہے، یہ بات پہلے بھی کہیں آچکی ہے کہ وہ دو گروہوں کے دشمن تھے۔ اولاً انگریزی حکومت اور اس کے خوشہ چینوں کے، دوم میرزائی نبوت اور اس کے اعضاء و جوارح کے۔ لیکن ان کے متعلق بھی کبھی کسی افترا و کذب کے مرتکب نہ ہوتے جو بات حقیقت ثابت ہوتی وہی بیان کرتے۔ کئی لوگ جن سے قومی گناہ سرزد نہ ہوئے تھے لیکن ان کے خیالات دوسرے تھے۔ وہ ان کے ذاتی دوست تھے۔ کوئی رفیق سفر اُن کے متعلق سخت سست کہتا تو سختی سے روک دیتے۔ بھائی! جانے دو، وہ میرا دوست ہے۔ ان کی یہ عادت نقص کی حد تک چلی گئی تھی کہ دوستوں کے عیب چھپاتے تھے۔ فرماتے بھئی اللہ تعالیٰ ستار بھی ہیں غفار بھی اور رحیم بھی، ہم ان کے بندے ہیں ہمیں سنت اللہ پر کاربند ہونا چاہیئے۔

شاہ جی دعوت و تذکیر کے باب میں متشدد نہ تھے فرماتے جن لوگوں نے قرن اول سے لے کر اب تک اسلام قبول کیا وہ محض گفتار سے متاثر نہ ہوئے تھے انہیں داعیوں کے کردار نے متاثر کیا اور وہ مسلمان ہوگئے ـــــ فرمایا اچھی تعلیم تو ہر مذہب میں مل جاتی ہے اصل مسئلہ اس تعلیم کی اساس اور تربیت پر انسانوں کے معاشرہ کا ہے۔ اسلام نے اُونچ نیچ ختم کی، غریبوں کو سرداری بخشی، ہزاروں خداؤں سے نجات دلائی۔ ایک خدا

کہہ سکتا ہوں لیکن بہرحال انسان جتنا پیچیدہ ہے اتنا ہی سہل ہے۔ وہ کھلی کتاب کی طرح سمجھ میں آتا ہے —— شاہ جی کے ساتھ راقم نے ملک کے بہترین اور بدترین دن گزارے ہیں اور یہ دن سالہاسال کی یکجائی رکھتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ راقم کے مشاہدہ و تجربے میں بہت سی شخصیتوں کا سونا —— ملمع سے بھی کمتر قیمت کی دھات نکلا لیکن جن شخصیتوں نے راقم کے افکار و سوانح کا رُخ بدل ڈالا ان میں شاہ جی ایک ایسی شخصیت تھے کہ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ قرن اوّل میں ہوتے تو عشرہ مبشرہ میں ہوتے۔ راقم نے اُنہیں ہر لحاظ سے ایک سچا اور کھرا انسان پایا وہ اس عہد میں قدرت کا عطیہ تھے وہ نہیں جانتے تھے کہ غیبت کیا ہوتی ہے؟ اور جھوٹ بول کر زندگی کیونکر بسر کی جاتی ہے، یہ بات پہلے بھی کہیں آچکی ہے کہ وہ دو گروہوں کے دشمن تھے۔ اوّلاً انگریزی حکومت اور اُس کے خوشہ چینوں کے، دوم میرزائی نبوت اور اُس کے اعضاء و جوارح کے۔ لیکن ان کے متعلق بھی کبھی کسی افتراء و کذب کے مرتکب نہ ہوتے جو بات حقیقتاً ثابت ہوتی وہی بیان کرتے۔ کئی لوگ جن سے قومی گناہ سرزد نہ ہوئے تھے لیکن ان کے خیالات دوسرے تھے۔ وہ ان کے ذاتی دوست تھے۔ کوئی رفیق سفر اُن کے متعلق سخت سست کہتا تو سختی سے روک دیتے۔ بھائی! جانے دو، وہ میرا دوست ہے۔ ان کی یہ عادت نقص کی حد تک چلی گئی تھی کہ دوستوں کے عیب چھپاتے تھے۔ فرماتے بھئی اللہ تعالیٰ ستار بھی ہیں غفار بھی اور رحیم بھی، ہم ان کے بندے ہیں ہمیں سنت اللہ پر کاربند ہونا چاہیئے۔

شاہ جی دعوت و تذکیر کے باب میں متشدد نہ تھے فرماتے جن لوگوں نے قرن اوّل سے لے کر اب تک اسلام قبول کیا وہ محض گفتار سے متاثر نہ ہوئے تھے اُنہیں داعیوں کے کردار نے متاثر کیا اور وہ مسلمان ہوگئے —— فرمایا اچھی تعلیم تو ہر مذہب میں مل جاتی ہے اصل مسئلہ اس تعلیم کی اساس اور تربیت پر انسانوں کے معاشرہ کا ہے۔ اسلام نے اُونچ نیچ ختم کی، غریبوں کو سرداری بخشی، ہزاروں خداؤں سے نجات دلائی۔ ایک خدا

دیو کے بندے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲) اشرف علی تھانوی اپنے اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''ایک دن اعلیٰ حضرت نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔'' [امداد المشتاق: ص ۲۰]

نیز دیکھئے امداد السلوک: ص ۴۰، تاریخ مشائخ چشت: ص ۲۲۸

اہل اجتماع کی مغفرت ہو گئی

صرف اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے لیئے اس خواب کے زریعے نبی ﷺ کی صریح گستاخی کی گئی ہے۔ تھانوی صاحب کے پیر صاحب کا مقام اتنا اونچا ہے کہ ان کا اور ان کے مہمانوں کا کھانا رسول اللہ ﷺ پکانے کے لیئے تشریف لاتے ہیں (استغفر اللہ)۔ ہو سکتا ہے کہ اس پر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ ایک خواب کا واقعہ ہے تو عرض ہے کہ

ایک اسلامی بھائی جو گھر میں سویا پڑا تھا۔ اس کو حضور ﷺ کی خواب زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا جو اجتماع آج ہوا اس میں شرکت کرنے والے تمام لوگوں کو بخش دیا گیا ہے۔ یہ گستاخی ہے۔

اور تمہارہ اپنے اس دیوبندی مولوی کے خواب کے متعلق کیا خیال ہے۔۔۔

حلانکہ کے اس اجتماع میں اللہ تعالی کا اور آپ ﷺ کا ذکر خیر ہوا اور اللہ تعالی سے مغفرت کی دعائیں بھی مانگی گئیں۔ اسی سبب تو سب کی مغفرت ہو گی۔ اور جس کو زیارت ہوئی اسکے متعلق تم نے خود اخذ کر لیا کے اس کی مغفرت نہیں ہوئی دیو کے بندوں اپنی طرف سے اپنی مرضی کا مفہوم مت لیا کرو۔۔۔ کچھ خدا کا خوف کرو

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھ دیو کے بندے ہوتا ہے کیا

فتنہ پھیلانے والوے نجدیوں پڑ اللہ تعالی کی لعنت

نوٹ، اگلے صفحے پڑ سکین پیج دیکھو اور اپنا منہ کالا کرو